# ترجمہ اور ترکیب سیکھیں

(حصہ دوم)

مؤلف

مفتی واصف احمد قاسمی صاحب

بانی وناظم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مالیگاؤں

۲

مکتبہ محمدیہ دیوبند، و مالیگاؤں

# ترجمہ اور ترکیب کرنا سیکھیں

حصہ دوم

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی

رکن شوری دارالعلوم دیوبند

مؤلف


مفتی واصف احمد قاسمی

مالیگانوی مہاراشٹری


ناشر


مکتبہ محمدیہ دیوبند

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | ترجمہ اور ترکیب سیکھیں (**حصہ دوم**) |
| نام مؤلف | : | مفتی واصف احمد قاسمی مالیگانوی مہاراشٹری |
| کمپوزنگ | : | محمد اسجد رزاقی 9411184818 |
| سن اشاعت | : | جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق فروری ۲۰۲۰ء |
| تعداد | : | گیارہ سو (۱۱۰۰) |
| ناشر | : | **مکتبہ مُحمَّدیہ دیوبند** |
| رابطہ نمبر | : | **9027553417** |


ملنے کے پتے

دیوبند، سہارنپور، گجرات اور مہاراشٹرا کے

تمام بڑے کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

# فہرست مضامین

# پسند فرمودہ

## حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب قاسمی مدظلہٗ العالی

### رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند

**حامداً و مصلّیاً و مسلماً امّابعد!**

مادرِ علمی ازہرالہند دارالعلوم، ایک عظیم دینی تحریک، ایک دانش گاہ اور ایک عظیم دینی تربیت گاہ ہے، جس کی کوکھ سے ہر میدان میں ملتِ اسلامیہ کی قیادت کا فریضہ انجام دیا ہے اور اب بھی اس کے جلو میں رجال کار تیار ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت تیار ہوتے رہیں گے، بہت سے ایسے ہونہار طلباء بھی ہوتے ہیں جن کی صلح وصلاحیت کی کرنیں دورانِ تعلیم ہی نمودار ہونے لگتی ہیں اور مذاکرہ وتکرار کے ساتھ ساتھ قلم وکاغذ سے بھی اُن کا رشتہ منظرِ عام پر آجاتا ہے۔

بالائے سرش زہوشمندی ☆ می تافت ستارۂ بلندی

عزیز القدر واصف احمد مالیگانوی سلّمہٗ (جو ہمارے شہر مالیگاؤں کے ایک دینی خانوادہ کے چشم وچراغ ہیں) اُنہیں باحوصلہ وباتوفیق طلبہ میں سے ہیں جو مکمل یکسوئی کے ساتھ حصولِ علم وعمل میں سرگرم ہیں، میری معلومات کے مطابق یہ مالیگاؤں شہر کا واحد سعادت مند طالبِ علم ہے کہ جس کی مکمل تعلیم وتربیت دارالعلوم دیوبند کے بابرکت ماحول میں ہوئی ہے، انھوں نے زیرِ نظر کتاب **''ترجمہ وترکیب کرنا سیکھیں حصہ دوم''** تالیف فرما کر نوآموز طلبہ وطالبات کی ایک ایک دیرینہ ضرورت کی تکمیل کردی ہے، میں نے مسودہ کو بغور دیکھا ہے جو بندہ کو پسند آیا اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف نے

خوب محنت اور لگن کے ساتھ تحقیقی باتیں پیش کی ہیں، جو موصوف کی انتھک محنت و جفاکشی کی غمازی کرتی ہے اور قابلِ احترام اساتذۂ کرام دارالعلوم دیوبند کی حوصلہ افزائی کی عدیم المثال دلیل بھی؛ الغرض عزیز موصوف ہم سب کی جانب سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت عزیزم سلمہٗ کی اِس قلمی کاوش کو خوب خوب شرف قبولیت سے نواز کر مزید ہمہ جہتی دینی و علمی خدمات انجام دینے کی توفیق وصلاحیت اور ہمت وحوصلہ عطا فرمائے، آمین یارب العالمین بجاہ سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعا گو:

محمد اسماعیل قاسمی غفرلہٗ (شہر مالیگاؤں)

# کلماتِ بابرکت

## حضرت مولانا محمد ایوب صاحب مدظلہ العالی

## استاذ دارالعلوم دیوبند

نحمدهٗ ونصلي على رسوله الكريم، أما بعد!

عزیزم واصف احمد سلمہٗ مہاراشٹری نے کتاب مسمّیٰ **"ترجمہ اور ترکیب سیکھیں حصہ دوم"** تصنیف کی، احقر نے مختلف مقامات پر نظر ڈالی، مبتدی طلبہ کے لیے ان شاء اللہ مفید ثابت ہوگی، احقر دعا گو ہے موصوف کی سعی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کا نفع عام و تام فرمائے، آمین ثم آمین

محمد ایوب عفی عنہ مظفر نگری

استاذ دارالعلوم دیوبند

# تائیدی کلمات

## حضرت مولانا مفتی مزمل حسین صاحب مظفر نگری دامت برکاتہم

### استاذ دار العلوم دیوبند

فنِ نحو سے کلمات کے معرب ومبنی ہونے اور جملے میں ان کے باہمی تعلقات کا علم ہوتا ہے، جس پر عبارت کا ترجمہ اور اعراب موقوف ہوتا ہے، عربی اور فارسی میں اس فن پر جو کام ہے وہ کافی اور وافی ہونے کے ساتھ ساتھ تنوع کا حامل ہے، لیکن اردو زبان میں ابھی اس فن کی بہت خدمت کی ضرورت ہے، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں کام جاری ہے۔

پیشِ نظر کتاب **"ترجمہ اور ترکیب کرنا سیکھیں حصہ دوم"** عزیزم مولوی واصف احمد مہاراشٹری سلمہٗ (جو نیک، محنتی اور باصلاحیت طالبِ علم ہیں) کی اسی سلسلے میں ترتیب دادہ ہے، جس میں قواعد اور اصطلاحات کے بیان کے ساتھ بطورِ خاص ترجمہ اور ترکیبِ نحوی کے سکھانے پر توجہ کو مرکوز کیا گیا ہے جس کا باعث یہ ہے کہ مدارس میں نحو پڑھنے والے طلبہ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو مذکورہ دونوں چیزوں میں کمزور ہوتی ہے۔

مختلف مقامات سے کتاب پڑھ کر جہاں آں عزیز کی کتاب کی ترتیب میں انتھک محنت اور فن سے خاصی مناسبت کا پتہ چلتا ہے، وہیں تالیف کے مقصد میں نمایاں طور پر کامیاب بھی نظر آرہے ہیں، ان شاء اللہ یہ کتاب طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور فن سے مناسبت پیدا کرنے میں خاص کردار کی حامل ہوگی۔

بعض مقامات پر احقر نے حذف وترمیم کا مشورہ بھی دیا ہے جسے آں عزیز نے بخوشی قبول کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی محنت کو قبول فرمائے اور کتاب کو مقبول ونافع بنائے۔ آمین

مزمل حسین مظفر نگری عفی عنہ
خادم تدریس دار العلوم دیوبند

# تصدیقی کلمات

## حضرت مولانا مفتی کوکب عالم صاحب مدظلہٗ العالی

استاذ دارالعلوم دیوبند

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم !

فنِ نحو کی انتہائی اہم کتاب امام سیبویہ (متوفی ۱۵۳ھ) کی ''الکتاب'' ہے اب اس کے بعد کسی دوسری اعلیٰ معیاری کتاب کی تالیف لا حاصل ہے، چناں چہ امام مازنی ۲۴۷ھ نے فرمایا: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ كِتَاباً كَبِيْراً فِيْ النَّحْوِ بَعْدَ كِتَابِ سِيْبَوَيْهِ فَلْيَسْتَحِ (جو کتابِ سیبویہ کے بعد نحو کی بڑی کتاب لکھنا چاہے اس کو شرم کرنی چاہئے)

اس لیے نحو کی انتہائی کتاب کے لیے تو کتابِ سیبویہ کافی دوائی ہے البتہ نحو کی ابتدائی کتاب تیار کرنا یہ علم کی خدمت ہے جو بڑی سعادت ہے خاص طور پر وقت کے تقاضے کو پیشِ نظر رکھ کر جو کتاب لکھی جائے۔

عزیزم مولوی **واصف احمد** سلمہٗ نے نحوی تعریفات کے ساتھ اپنی کتاب میں شرح وبسط کے ساتھ تمرین ومشق کو بطور خاص جگہ دی ہے اور ترکیب وترجمہ کرنے کا طریقہ سکھایا ہے، موصوف نے طلبہ کی اس کمزوری کو دور کرنے کی اپنی سی پوری کوشش صرف کی ہے، جس کو موصوف نے محسوس کیا، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ کے لیے نفع بخش بنائے اور موصوف کو مزید دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

کوکب عالم، ہاپوڑ
استاذ دارالعلوم دیوبند

# تأثرات

## حضرت مولانا محمد اصغر صاحب مدظلہ العالی

### رفیق شعبۂ تعلیمات، دارالعلوم دیوبند

مادرِ علمی ازہرالہند دارالعلوم دیوبند ایک سدابہار گلشن ہے، ابتدائے قیام ہی سے گلہائے رنگارنگ اس کی نورانی فضاء کو معطر کیے ہوئے ہیں، اس کی ہر شاخ پر بلبلانِ قاسمیہ نغمہ سرائی اور اپنے اساتذہ و مربیان سے وابستہ ہوکر اکتسابِ فیض میں سرگرم عمل ہیں۔

انہیں باتوفیق بلبلانِ قاسمیہ کے جھرمٹ میں عزیز القدر واصف احمد مالیگانوی سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں، جو اپنی طبعی سلامت روی اور تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیتِ باطنی اور تزکیہ نفس کے حسین امتزاج کو اپنا کر اپنی طالب علمانہ زندگی کو خوب سے خوب تر بنانے میں سرگرداں ہیں، راقم الحروف اِن کے حالات سے فی الجملہ واقف ہے اور یہ بھی اس بندۂ حقیر سے تعلق رکھتے ہیں، یہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں، اساتذۂ کرام کی خدمت ان کا طرۂ امتیاز ہے، دوست سازی اور لغویات سے انہیں طبعی نفرت ہے، میری معلومات میں یہ مالیگاؤں کا واحد طالب علم ہے جس کی مکمل تعلیم و تربیت دارالعلوم کی نورانی و روحانی فضاؤں میں ہو رہی ہے جو ان کے اوپر خاص طور پر فضلِ خداوندی اور عنایاتِ ربانی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہم دست کتاب **"ترجمہ سیکھیں حصہ دوم"** کا خالی خاکہ اور اپنی دینی و عصری اداروں کے ابتدائی طلبہ و طالبات کی ترجمہ و ترکیب کے تئیں دقت اور

پریشانیوں پر فکر مندانہ و دردمندانہ عزم و ارادہ کا اظہار کیا اور پھر کاپی پر مسودہ لکھ کر موصوف نے مجھے دکھایا، میں نے ان کی حوصلہ افزائی کر کے اسے اپنے مشفق اساتذہ کو دکھلانے اور مشورہ کرنے پر ابھارا اور پھر برابر مہمیز کرتا رہا، کتاب پر ماشاء اللہ اساتذۂ کرام دار العلوم دیوبند فیوضہم نے از اول تا آخر خصوصی طور پر ہر ممکن اور ہر زاویہ سے اصلاح فرما کر اسے قابل اعتماد بنا دیا و لائق اعتناء اور طلبہ و طالبات کے لیے نفع بخش بنا دیا۔

فجزاه الله خير الجزاء

قلبی دعاء ہے کہ اللہ رب العزت عزیز موصوف سلمہٗ کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور موصوف کو نظر بد اور عجب و پندار اور زمانے کی فتنہ سامانیوں سے محفوظ فرما کر اصلاح و صلاحیت اور فلاح دارین سے سرفراز فرمائے اور مزید ہر طرح کی علمی خدمات کے لیے قبول فرمائے۔آمین یا رب العلمین بجاه النبي الكريم اللهم وفقنا لما تحب و ترضى واجعل آخرتنا خيراً من الأولى۔

**بندۂ ناچیز:** محمد اصغر قاسمی، سہارنپوری عفا اللہ عنہ

خادم: شعبۂ تعلیمات، دار العلوم دیوبند

# حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**حامداً و مصلیاً امّا بعد!**

عربی زبان دنیا کی زندہ جاوید زبان ہے، قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی زبان میں ہیں، مسلمانوں نے ابتدائی دور سے جہاں بھی گئے ہیں اس کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کی ہے، جس کی وجہ سے بہت سے مفتوحہ علاقوں کی سرکاری زبان عربی ہوگئی اور اس ترقی یافتہ دور میں (جبکہ دنیا قریہ کی شکل اختیار کر چکی ہے) اس کی اہمیت روز افزوں ہے۔

علمائے اسلام نے ہر دور میں دینی خدمات سے سرشار ہو کر عربی زبان کے مختلف گوشوں کو مرتب و منظم اور اجاگر کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔

زیرِ نظر کتاب اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی ہے، جس میں فنِّ نحو کے قواعد کو جمع کر کے ان کے استعمال اور عربی عبارت کے ترجمے و ترکیب کا عادی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

الحمد للہ ترجمہ اور ترکیب سیکھیں حصہ اول ۶۰۰۰/ (چھ ہزار) سے زائد فروخت ہو کر اپنی افادیت ثابت کر چکا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس دوسرے حصہ کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر طلبہ و طالبات کے لیے نفع بخش بنائے اور قرآن و احادیث کے سمجھنے میں اس کو بہترین ذریعہ بنائے، آمین ثم آمین۔

واصف احمد عفی عنہ

متعلم دار العلوم / دیوبند

۲۰/۶/۱۴۴۱

# نحوی ترکیب کی ضرورت اور اس کی حیثیت

(۱) ترکیبِ نحوی فنِ نحو کی ایک شاخ ہے، مگر الگ سے کوئی مستقل فن نہیں ہے، کہ جس میں مہارت حاصل کرنا زبان وادب کے لیے شرط ہو، بلکہ نحو کے قواعد پڑھنے اور جاننے کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ جملوں کے اندر آنے والے کلمات کے باہمی رشتہ اور تعلقات کو جانا جائے اور قواعد کا اجراء کیا جائے۔

(۲) ترکیبِ نحوی کوئی مشکل چیز نہیں ہے، لیکن نحو پڑھ کر سمجھے بغیر اجزائے جملہ کے حالات وکیفیات کو جاننا اور اس کے باہمی تعلقات کو سمجھنا اور قواعد کا اجرا کرنا مشکل اور دشوار ہے کیوں کہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ ایک طالب علم نحوی مسائل کو اچھی طرح سمجھتا ہو، عربی جملوں کے معنی ومفہوم بھی اس پر بالکل واضح ہو جاتے ہوں لیکن ترکیب نحوی سے نابلد ہو۔

اس لیے ہر طلبہ وطالبات کو چاہئے کہ ترکیبِ نحوی کرنے کے لیے وہ چند چیزوں کو ذہن نشین کریں، اور ان کو یاد رکھیں۔

(۱) سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ ہر طلبہ وطالبات کو سو ۱۰۰ عوامل کی شناخت اور ان کے عمل مع تعریفات یاد ہونے چاہئے کیوں کہ جب آپ کسی عربی عبارت مثلاً ''اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ'' کی ترکیب کریں گے تو سب سے پہلے آپ اس کے اجزا کو ٹٹولیں گے، پھر اس کے بعد اگر آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اِنَّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے، تو آپ کہیں گے، اِنَّ حروفِ مشبہ بالفعل ہے اور اگر آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے، اور مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، تو ہم بآسانی ترکیب کریں گے، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زَیْداً اس کا اسم، قَائِمٌ اس کی خبر، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح دیگر عوامل مثلاً: حروفِ جارہ، افعال ناقصہ، افعال مقاربہ، افعال مدح و

ذم، افعال تعجب اور اسمائے عاملہ وغیرہ کی شناخت اور ان کے عمل مع تعریفات یاد ہونے چاہئے کیوں کہ ان کی شناخت اور عمل کے یاد کیے بغیر ترکیب نحوی کرنا مشکل اور دشوار ہے۔

(۲) اس کے بعد ہر طلبہ و طالبات کو مضاف اور مضاف الیہ، موصوف، صفت، اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ، ضمائر، منصوبات، توابع اور وہ حروف جو عمل نہیں کرتے ان سب کی شناخت اور ان کے نام مع تعریفات یاد ہونے چاہئے، کیوں کہ جب آپ کو مذکورہ چیزوں کی شناخت اور ان کے نام یاد نہیں ہوں گے، تو آپ ترکیب کرتے وقت مذکورہ چیزوں کو کیا کہیں گے، مثلاً ''هٰذَا غُلَامُ زَيْدٍ'' میں آپ کو یہ معلوم نہیں کہ هٰذَا کیا چیز ہے، اور غُلَامُ زَيْدٍ کیا چیز ہے، لیکن جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ هٰذَا اسم اشارہ ہے اور غُلَامُ زَيْدٍ مضاف اور مضاف الیہ ہیں، تو آپ بآسانی ترکیب کریں گے، هٰذَا اسم اشارہ مبتدا، غُلَامُ مضاف، زَيْدٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح مذکورہ دیگر چیزوں کی شناخت اور ان کے نام مع تعریفات یاد ہونے چاہئے کیوں کہ ان کی شناخت کے بغیر ترکیب نحوی کرنا مشکل اور دشوار ہے۔

(۳) پھر اس کے بعد ہر طلبہ و طالبات کو جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ، جملہ ظرفیہ، جملہ شرطیہ، جملہ استفہامیہ، جملہ قسمیہ، جملہ دعائیہ وغیرہ کی شناخت اور ان کے نام مع تعریفات یاد ہونے چاہئے، کیوں کہ جب آپ کو جملوں کی شناخت اور ان کے نام یاد نہیں ہوں گے، تو آپ کسی عربی عبارت مثلاً ''زَيْدٌ قَائِمٌ، ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً، إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ، أَضْرَبَ زَيْدٌ، وَاللّٰهِ إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ'' کے اجزا کو آپس میں ملا کر آخر میں کیا کہیں گے آیا یہ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ ہے، اس لیے ہر طلبہ و طالبات کو ترکیب نحوی کرنے کے لیے جملوں کی شناخت اور ان کے نام مع تعریفات یاد ہونے چاہئے۔

واصف احمد عفی عنہ

متعلم دارالعلوم دیوبند

۲۱/۶/۱۴۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مبتدا اور خبر کا بیان

**مبتدا:** جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا اور مسند الیہ کہتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ۔[1]

**خبر:** جملہ اسمیہ کے دوسرے جز کو خبر اور مسند بہ کہتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ۔

**نوٹ:** مبتدا خبر کی مزید وضاحت احقر کی کتاب "**جملوں کی شناخت کیسے کریں**" میں موجود ہے۔

**فائدہ:** مبتدا کی خبر چار طرح سے واقع ہوتی ہے:

(۱) مبتدا کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے،[2] جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ۔

(۲) مبتدا کی خبر کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے، جیسے: زَيْدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کے والد کھڑے ہیں)

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، أَبُوْهُ مرکب اضافی ہو کر مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مبتدا کی خبر کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے: زَيْدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ (زید قرآن شریف پڑھتا ہے)

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، يَقْرَأُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر اس میں پوشیدہ فاعل، الْقُرْآنَ مفعول بہ، يَقْرَأُ فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

[1] جملہ اسمیہ اس کو کہتے ہیں جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنے۔

[2] اس صورت میں مرکب اضافی، جیسے: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور مرکب توصیفی، جیسے: زَيْدٌ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ بھی داخل ہیں۔

(۴) مبتدا کی خبر کبھی شبہ جملہ ہوتی ہے، جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں موجود ہے)

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، فِي حرف جر، الدَّارِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتٌ شبہ فعل کے، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**نوٹ:** مذکورہ تمام صورتوں میں ترجمہ پہلے مبتدا کا کریں گے پھر خبر کا۔

## تمرین (۱)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

اَلْكِتَابُ نَافِعٌ، هٰذِهٖ مَكْتَبَةُ الْمَدْرَسَةِ، هٰذَا دَرْسٌ سَهْلٌ، عَائِشَةُ تَطْبَخُ الطَّعَامَ، اَلْقُرْآنُ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، أَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ، اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، اَلْقَلَمُ فِي الْمِنْضَدَةِ، واللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلٌ، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ، وَهُوَ يَخْشٰى، وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، اَلْقَلَمُ لَوْنُهُ أَسْوَدُ، أَنْتَ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ، النِّسَاءُ وَرَاءَ الْحُجُرَاتِ، الْكِتَابُ عَلَى الْمِنْضَدَةِ، النَّصْرَانِيُّ شَرٌّ مِنَ الْيَهُوْدِيِّ فِي الدَّارَيْنِ، اَلْحُجْرَةُ نَوَافِذُهَا مَفْتُوْحَةٌ.

## معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی عموم وخصوص کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ

**معرفہ:** وہ اسم ہے جو کسی معین ومخصوص چیز پر دلالت کرے، جیسے: الفَرَسُ (گھوڑا)

**نکرہ:** وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے، جیسے: فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)[۱]

**فائدہ:** معرفہ کی سات قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسمائے اشارات (۴) اسمائے موصولات (۵) معرف باللام (۶) مضاف الی المعرفہ (۷) معرفہ بندا۔

**مضمرات:** جیسے: هُوَ، هُمَا، هُمْ، أَنْتَ، أَنَا، نَحْنُ وغیرہ۔

---

[۱] معرفہ ونکرہ کا ترجمہ پہلے حصے میں پر گذر چکا ہے۔

**اعلام؛** جیسے:زَیْدٌ، بَکْرٌ، عَمْرٌو وغیرہ۔
**اسمائے اشارات؛** جیسے:هٰذَا، هٰذِهٖ، ذٰلِکَ، تِلْکَ، هٰؤُلَاءِ، اُولٰئِکَ وغیرہ۔
**اسمائے موصولات؛** جیسے:اَلَّذِيْ، اَلَّتِيْ، اَلَّذِیْنَ، اَلّٰاتِيْ وغیرہ۔
**معرف باللام؛** جیسے:اَلْکِتَابُ، اَلْقَلَمُ، اَلْوَلَدُ وغیرہ۔
**مضاف الی المعرفه:** یعنی وہ اسم جو ان پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: کِتَابُہٗ (اس کی کتاب) کِتَابُ مَاجِدٍ (ماجد کی کتاب) قَصْرُ هٰذَا الْمَلِکِ (اس بادشاہ کا محل) کِتَابُ الَّذِيْ جَاءَ (اس شخص کی کتاب جو آیا ہے) کِتَابُ الرَّجُلِ (معلوم شخص کی کتاب)
**معرفه بندا؛** جیسے:یَا رَجُلُ، یَا وَلَدُ وغیرہ۔
**نوٹ:** معرفہ کی ساتوں قسموں کا بیان مفصل طور پر حصہ اول میں گذر چکا ہے۔
**ضابطه:** والنَّکِرَةُ إِذَا أُعِیْدَتْ نَکِرَةً کَانَتِ الثَّانِیَةُ غَیْرَ الْأُوْلیٰ. (نور الأنوار، ص: ۸۵)
**ترجمه:** نکرہ کو جب دوبارہ نکرہ لایا جائے، تو دوسرا نکرہ پہلے کا غیر ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ لفظِ دوسرا سے ہوتا ہے، جیسے: ذَهَبَ رَجُلٌ إِلیٰ رَجُلٍ (ایک مرد دوسرے مرد کے پاس گیا)
**ترکیب:** ذَهَبَ فعل ماضی، رَجُلٌ فاعل، إِلیٰ حرف جار، رَجُلٍ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ذَهَبَ فعل کے، ذَهَبَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
**الضابطة:** وَالْمَعْرِفَةُ إِذَا أُعِیْدَتْ مَعْرِفَةً کَانَتِ الثَّانِیَةُ عَیْنَ الْأُوْلیٰ. (نور الانوار، ص:۸۵)
**ترجمه:** معرفہ کو جب دوبارہ معرفہ لایا جائے تو دوسرا معرفہ پہلے کا عین ہوتا ہے، اور دونوں معرفہ سے ایک ہی مراد ہوتا ہے، جیسے: فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً (بے شک سختی کے ساتھ آسانی ہے، بے شک سختی کے ساتھ آسانی ہے)
اس آیت کریمہ میں دوسرا لفظ اَلْعُسْرَ بھی معرفہ ہے اور دونوں معرفہ سے ایک ہی مراد ہے یعنی ایک سختی کے ساتھ دو آسانی ہیں۔

**نوٹ:** مذکورہ دونوں ضابطے کلی نہیں، بلکہ اکثری ہیں کیوں کہ آیت کریمہ میں ہے وھُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْکَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ. اس آیت میں دونوں کتاب معرف باللام ہونے کے باوجود دوسرے سے غیراولی مراد ہے، کیوں کہ پہلی کتاب سے مرادقرآن مجید ہےاوردوسری کتاب سے مرادتوریت اورانجیل ہیں۔

اوراللہ تعالیٰ کاقول وھُوَ الَّذِيْ فِيْ السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِيْ الْأَرْضِ إِلٰهٌ. یہاں لفظ إلٰہ دونوں جگہ نکرہ ہونے کے باوجوددوسرا سے عین اول مراد ہے، ورنہ تعددالٰہ لازم آئے گا، جوصراحۃً باطل ہے، لہٰذااس سے معلوم ہواکہ یہ دونوں ضابطے کلی نہیں بلکہ اکثری ہیں۔

## تمرین(۲)

مندرجہ ذیل جملوں کاترجمہ اورترکیب کریں۔

اِنْتَقَلَ زَيْدٌ مِنْ مَكَانٍ إِلٰى مَكَانٍ، إِعْتَذَرَ تِلْمِيْذٌ إِلٰى تِلْمِيْذٍ، رَحِمَ عَامِلٌ بِعَامِلٍ، بَغٰى مُسْلِمٌ عَلٰى مُسْلِمٍ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ، وَلاَ نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ، ذَهَبَ رَجُلٌ بِرَجُلٍ، أَثْنَتْ إِمْرَأَةٌ عَلٰى إِمْرَأَةٍ، أَرْشَدَ زَيْدٌ مَاجِداً مِنْ كِتَابٍ إِلٰى كِتَابٍ، خَصَّصْتُ شَيْئاً بِشَيْءٍ، سَافَرْتُ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ، مَرَّ تَاجِرٌ بِتَاجِرٍ، حَجْبُ نُقْصَانٍ حَجْبٌ عَنْ سَهْمٍ إِلٰى سَهْمٍ.

# مرکب اضافی کا بیان

**مرکب اضافی:** وہ مرکب ہے جومضاف اورمضاف الیہ سے مل کربنے، جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ (زیدکی کتاب)

**مضاف:** وہ اسم ہے جس کودوسرے کی طرف منسوب کیاجائے۔

**مضاف الیہ:** وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے اسم کی نسبت کی جائے، جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ میں كِتَابُ مضاف ہے کیوں کہ کتاب کی زَيْدٍ کی طرف نسبت کی گئی ہے اورزید

مضاف الیہ ہے کیوں کہ اس کی طرف کتاب کی نسبت کی گئی ہے۔

**قاعدہ:** مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، مگر مضاف کا اعراب عامل کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے کبھی رفع آتا ہے، جیسے: ذَهَبَ غُلَامُ قَاسِمٍ (قاسم کا غلام گیا)

**ترکیب:** ذَهَبَ فعل، غُلَامُ مضاف، قَاسِمٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذَهَبَ کا فاعل، ذَهَبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کبھی نصب آتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ غُلَامَ قَاسِمٍ (میں نے قاسم کے غلام کو دیکھا)

**ترکیب:** رَأَى فعل، تُ ضمیر فاعل، غُلَامَ مضاف، قَاسِمٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، رَأَى فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کبھی جر آتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِغُلَامِ قَاسِمٍ (میں قاسم کے غلام کے پاس سے گذرا)

**ترکیب:** مَرَرَ فعل، تُ ضمیر فاعل، ب حرف جر، غُلَامِ مضاف، قَاسِمٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق مَرَرَ فعل کے، مَرَرَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

# مرکب اضافی کی پہچان

عربی و فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے اور اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے اور اردو میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان ''کا، کے، کی'' آتا ہے اسی طرح ضمیروں کی اضافت میں ''میرا، میرے، میری، تیرا، تیرے، تیری، ان کا، ان کے، ان کی، ہمارا، ہمارے، ہماری وغیرہ'' آتا ہے۔

**فائدہ (۱):** اردو میں ترجمہ مضاف الیہ سے شروع کرتے ہیں اور مضاف الیہ کے ترجمہ

---

۱ اگر مضاف بجائے مفرد کے تثنیہ و جمع مذکر سالم ہو تو اضافت کرتے وقت تثنیہ اور جمع کا نون گر جائے گا، جیسے: مُعَلِّمَا الْمَدْرَسَةِ صَالِحَانِ (مدرسہ کے دو اساتذہ نیک ہیں) مُعَلِّمُوا الْمَدْرَسَةِ مَاهِرُوْنَ (مدرسہ کے بہت سے اساتذہ ماہر ہیں)

میں ''کا، کی، کے'' کا لفظ آتا ہے، لفظِ ''کا'' اس وقت آئے گا جبکہ مضاف مذکر ہو، جیسے: قَلَمُ زَيْدٍ (زید کا قلم) اور لفظِ ''کی'' اس وقت آئے گا جبکہ مضاف مؤنث ہو، جیسے: عَائِشَةُ اِبْنَـتُ مَاجِدٍ (عائشہ ماجد کی بیٹی ہے) اور لفظِ ''کے'' اس وقت آئے گا جبکہ مضاف جمع مذکر کا صیغہ ہو، جیسے: قُـلُـوْبُهُمْ (ان کے دل) اور اگر مضاف جمع مؤنث کا صیغہ ہو تو لفظ ''کی'' آئے گا، جیسے: عَلٰی أَبْصَارِهِمْ (ان کی آنکھوں پر) اور اگر مضاف الیہ ضمیر متکلم یا مخاطب کی ہو تو پھر مضاف الیہ کے ترجمے میں ''را، ری، رے'' کے الفاظ آئیں گے، جیسے: رَبُّکَ (تیرا رب) اِبْنَتِي (میری بیٹی) اَبْنَاءَ نَا (ہمارے بیٹے) اور کبھی مضاف الیہ کے ترجمہ میں ''کو'' کا لفظ آئے گا، جیسے: لاَ يَجُوْزُ لِوَلِيٍّ إِجْبَارُ الْبِكْرِ الْبَالِغَةِ الْعَاقِلَةِ (ولی کے لیے باکرہ بالغہ کو نکاح کے لیے مجبور کرنا جائز نہیں ہے)

**فائدہ (۲)**: اگر ایک عبارت میں مضاف مضاف الیہ اکٹھے آجائیں تو ترجمہ عام طور پر آخری مضاف الیہ سے شروع کریں گے اور ترجمہ کو صحیح اور بامحاورہ بنانے کے لیے کسی مضاف الیہ کے ترجمہ ''کا'' اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں ''کے'' اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں ''کی'' اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں ''کو'' کے الفاظ لائیں گے، جیسے: خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّيْ (میرے رب کی رحمت کے خزانے)

**فائدہ (۳)**: بعض الفاظ میں مضاف الیہ کے ترجمہ میں ''کا، کی، کے وغیرہ'' کے الفاظ نہیں آئیں گے، جیسے: ذُوْ، أُوْلُوْ، سَائِرٌ، أَصْحَابُ وغیرہ

ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ (قوت والا)، أُوْلُو الْأَلْبَابِ (عقل والے)، أَصْحَابُ الْجَنَّةِ (جنت والے) عَلٰی سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ (تمام مسلمانوں پر)

**فائدہ (٤)**: کچھ الفاظ ایسے ہیں ان کا ترجمہ مضاف سے شروع کریں گے، مثلاً کُلٌّ، جیسے: کُـلُّ نَـفْـسٍ (ہر نفس) تین سے لے کر دس تک عدد اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتا ہے لہذا ترجمہ مضاف سے شروع کریں گے، ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ (تین دن)

**فائدہ (۵)**: وہ نام یا عنوان جو مضاف مضاف الیہ سے مل کر بنے، جیسے: عَبْدُ اللّٰهِ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، خِيَارُ الشَّرْطِ، پھر وہ نام یا عنوان ماقبل کسی اور لفظ کے لیے مضاف الیہ بن جائے تو نام یا عنوان کے اندر تو مضاف مضاف الیہ کا ترجمہ نہیں کریں گے یعنی ''کا، کی، کے وغیرہ'' کے الفاظ نہیں لائیں گے، لیکن جب وہ نام یا عنوان ماقبل میں کسی اور لفظ کے لیے مضاف الیہ بن جائے تو وہاں مضاف مضاف الیہ کا ترجمہ لائیں گے، جیسے: كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَلَمُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، بَابُ خِيَارِ الشُّرُوْطِ، بَابُ خِيَارِ الْعَيْبِ تو اب یہاں اس طرح ترجمہ کریں گے (عبداللہ کی کتاب، عبدالرحمٰن کا قلم، خیار شرط کا باب، خیار عیب کا باب)، یوں تو ترجمہ نہیں کریں گے کہ اللہ کے بندے کی کتاب، رحمٰن کے بندے کا قلم، شرط کے خیار کا باب، عیب کے خیار کا باب؛ کیوں کہ جب کوئی لفظ نام یا عنوان بن جائے تو اس کے لفظی اور لغوی معنی نہیں کرتے۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں: (۱) اضافتِ لفظی (۲) اضافت معنوی

**اضافت لفظی**: وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ[۱] اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہو، جیسے: ضَارِبُ زَيْدٍ، مَضْرُوْبُ عَمْرٍو، حَسَنُ الْوَجْهِ

**اضافتِ لفظی کا فائدہ**: اضافت لفظی صرف تخفیف کا فائدہ دیتی ہے، یعنی اضافت کے بعد مضاف سے تنوین اور نونِ تثنیہ وجمع حذف ہو جاتا ہے، جیسے: ضَارِبُ / ضَارِبَا / ضَارِبُوْ زَيْدٍ (زید کو مارنے والا)

**اضافت معنوی**: وہ اضافت ہے جس میں اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے سوا کوئی اور اسم مضاف ہو،[۲] جیسے: كِتَابُ قَاسِمٍ وغیرہ

---

[۱] صفت کے صیغہ سے مراد اسمِ فاعل، اسم مفعول اور صفتِ مشبہ ہے۔

[۲] یعنی مضاف اسم جامد ہو، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (یا اسم مشتق ہو، جیسے: مَسْجِدُ الْقَرْيَةِ، مِفْتَاحُ الْقُفْلِ) یا مصدر ہو، جیسے: ضَرْبُ زَيْدٍ یا صیغہ صفت ہو مگر وہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے: كَرِيْمُ الْبَلَدِ، مَصَارِعُ مِصْرَ.

**فائدہ:** اضافت معنوی تین حرف جر (مِنْ، فِيْ، لَامْ) کے ساتھ مقدر ہوتی ہے۔
(۱) مِنْ کی تقدیر کے ساتھ جبکہ مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو، جیسے: خَاتَمُ فِضَّةٍ کہ اس کی اصل خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ یعنی چاندی سے بنی ہوئی انگوٹھی۔
(۲) فِيْ کی تقدیر کے ساتھ جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو، جیسے: صَلَاةُ اللَّيْلِ کہ اس کی اصل صَلَاةٌ فِيْ اللَّيْلِ ہے یعنی رات میں پڑھی جانے والی نماز۔
(۳) لام کی تقدیر کے ساتھ جبکہ اوپر کی دونوں صورتیں نہ ہوں، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ کہ اس کی اصل غُلَامٌ لِزَيْدٍ ہے یعنی زید کی ملکیت والا غلام۔

**اضافت معنوی کا فائدہ:** اضافت معنوی تعریف یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، یعنی اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جائے گا، جیسے: كِتَابُ اِبْرَاهِيْمَ اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف میں تخصیص پیدا ہو جائے گی، یعنی اب وہ خالص نکرہ نہ رہے گا، جیسے: غُلَامُ رَجُلٍ (مرد کا غلام یعنی عورت کا نہیں)

## تمرین (۳)

### مندرجہ ذیل جملوں میں مرکب اضافی کو پہچان کر ان کی ترکیب کریں۔

**لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً، يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ، وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ، سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ، طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، أَصْحَابُ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ، أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُوْنَ، ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا، كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوْسٰى فَارِغاً، فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَاناً، وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوْ الرَّحْمَةِ، فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ.**

# مرکب توصیفی کا بیان

**مرکب توصیفی:** ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی اسم کی کوئی صفت یا حالت، یا کیفیت وغیرہ بیان کی گئی ہو، جیسے: الرَّجُلُ الصَّالِحُ (نیک آدمی)

(۱) مرکب توصیفی کا پہلا جز ''موصوف'' اور دوسرا جز ''صفت'' کہلاتا ہے۔

(۲) موصوف ہمیشہ ''اسم ذات'' ۱ اور صفت عموماً ''اسم صفت'' ۲ ہوا کرتی ہے۔

(۳) صفت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفت حقیقی (۲) صفت سببی ۳

**صفت حقیقی:** وہ صفت ہے جو موصوف کی صفت بیان کرے اور صفت حقیقی دس چیزوں (رفع، نصب، جر، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث، اور معرفہ و نکرہ) میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ، رَأَيْتُ الرَّجُلَ الْعَالِمَ، مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الْعَالِمِ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْعَالِمَةُ، رَأَيْتُ فَاطِمَةَ الْعَالِمَةَ، مَرَرْتُ بِفَاطِمَةِ الْعَالِمَةِ.

**صفت سببی:** وہ صفت ہے جو موصوف کے متعلق کی صفت بیان کرے، اور صفت سببی پانچ چیزوں (رفع نصب جر اور معرفہ نکرہ) میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ الْكَرِيْمُ أَبُوْهُ، جَاءَ ا الرَّجُلَانِ الْكَرِيْمَانِ أَبُوْهُمَا، جَاءَ الرِّجَالُ الْكَرِيْمُ أَبُوْهُمْ، جَاءَ الرَّجُلُ الْكَرِيْمَةُ أُمُّهُ، جَاءَ ا الرَّجُلَانِ الْكَرِيْمَانِ أُمُّهُمَا، جَاءَ الرِّجَالُ الْكَرِيْمَةُ أُمُّهُمْ.

---

۱ اسم ذات سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شئی کے محض وجود کو بتائے، جیسے: الرَّجُلُ الصَّالِحُ میں الرَّجُلُ مرد کے محض وجود اور اس کی ذات پر دلالت کرتا ہے۔

۲ اسم صفت کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) اسم فاعل، جیسے: قَائِمٌ (۲) اسم مفعول، جیسے: مَعْلُوْمٌ (۳) صفت مشبہ، جیسے: عَلِيْمٌ (۴) اسم تفضیل، جیسے: أَعْلَمُ (۵) اسم مبالغہ، جیسے: عَلَّامٌ وَ عَلَّامَةٌ (بہت بڑا جاننے والا)

۳ ان دونوں قسموں کو صفت بحال موصوف اور صفت بحال متعلق موصوف بھی کہتے ہیں۔

**فائدہ:** صفت کی تین شکلیں ہیں: (۱) صفت مفرد (۲) صفت جملہ (۳) صفت شبہ جملہ۔

**صفت مفرد:** وہ صفت ہے جو جملہ اور شبہ جملہ نہ ہو خواہ تثنیہ ہو یا جمع، جیسے: الرَّجُلُ الصَّالِحُ، الرَّجُلَانِ الصَّالِحَانِ، الرِّجَالُ الصَّالِحُوْنَ.

**صفت جملہ:** وہ صفت ہے جو جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو، [۱] جیسے جملہ اسمیہ کی مثال: هٰذَا رَجُلٌ أَبُوْهُ صَالِحٌ (یہ ایسا مرد ہے جس کے والد نیک ہیں)

**ترکیب:** هٰذَا اسم اشارہ، رَجُلٌ موصوف، أَبُوْهُ مرکب اضافی ہو کر مبتدا، صَالِحٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ کی مثال: جَاءَ رَجُلٌ يَجْتَهِدُ فِيْ الدَّرْسِ (ایسا مرد آیا جو سبق میں محنت کرتا ہے)

**ترکیب:** جَاءَ فعل ماضی، رَجُلٌ موصوف، يَجْتَهِدُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، فِيْ الدَّرْسِ جار مجرور سے مل کر متعلق فعل مضارع کے، فعل مضارع اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، جَاءَ فعل ماضی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**صفت شبہ جملہ:** وہ صفت ہے جو ظرف یا جار مجرور پر مشتمل ہو، جیسے: فِيْ الدَّارِ

---

[۱] ایسی صورت میں موصوف کا نکرہ ہونا ضروری ہے اور اگر موصوف معرفہ ہو تو جملے سے پہلے موصوف کے مطابق اسم موصول (الذی، التی) لے آتے ہیں، نیز یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ الذي اور التي سے جو فرد یا شئ (اصل موصوف) مراد ہے اگر وہ صفت بتانے والے جملے کے فعل کا فاعل ہو تو اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو عموماً لفظوں میں ذکر نہیں کیا جاتا ہے، جیسے: السَّائِلُ الَّذِيْ يَقِفُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ (وہ سائل جو مسجد کے دروازے پر کھڑا ہے) لیکن اگر اصل موصوف فعل کا مفعول بہ ہو تو اسم موصول کے صلہ کے طور پر صفت بنانے والے جملے کے فعل کے بعد ضمیر لانا ضروری ہوتا ہے، جیسے: الشَّخْصُ الَّذِيْ قَابَلْتُهُ فِيْ الْمَسْجِدِ (وہ شخص جس سے میں نے مسجد میں ملاقات کی)

رَجُلٌ أَمَامَ الْكِتَابِ (گھر میں ایسا مرد ہے جس کے سامنے کتاب ہے) رَأَيْتُ رَجُلاً فِي الْمَسْجِدِ (میں نے ایک ایسے مرد کو دیکھا جو مسجد میں ہے)

**ترکیب:** فِي الدَّارِ جار مجرور سے مل کر خبر مقدم، رَجُلٌ موصوف، أَمَامَ الْكِتَابِ مرکب اضافی ہو کر فعل محذوف مَوْجُوْدٌ کا ظرف، مَوْجُوْدٌ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا مؤخر، خبر مقدم مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**ترکیب:** رَأَى فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، رَجُلاً موصوف، فِي الْمَسْجِدِ جار مجرور سے مل متعلق فعل محذوف ثَابِتاً کے، ثَابِتاً صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، رَأَى فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## جب صفت جملہ واقع ہو تو اس کا ترجمہ کرنے کا طریقہ

جب صفت جملہ واقع ہو، تو اس کا ترجمہ تین طرح ہوتا ہے۔

**پہلا طریقہ:** جب صفت جملہ واقع ہو، تو ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے موصوف کا ترجمہ کرتے ہیں اور بعد میں صفت کا اور موصوف کا ترجمہ کرتے وقت لفظ ایسا، اس اور وہ وغیرہ اور صفت کا ترجمہ کرتے وقت موصوف کے مطابق لفظ جو، جس کو، جس کی، جس نے، جس سے، جنہوں نے وغیرہ الفاظ لگاتے ہیں، جیسے: هُوَ رَجُلٌ يَعْمَلُ فِي الْمَصْنَعِ (وہ ایسا مرد ہے جو کارخانہ میں کام کرتا ہے) جَاءَ رَجُلٌ أَبُوْهُ صَالِحٌ (ایسا مرد آیا جس کے والد نیک ہیں) رَأَيْتُ جَمَاعَةً نَصَرَتْ رَاشِداً (میں نے ایک ایسی جماعت دیکھی جس نے راشد کی مدد کی) حَمْداً لِقَادِرٍ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ (اس قدرت والے کی تعریف جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا)

**دوسرا طریقہ:** دوسرا طریقہ بھی پہلے طریقہ جیسا ہے البتہ فرق اتنا ہے کہ موصوف کا

ترجمہ کرتے وقت لفظِ ایسا، اس اور وہ وغیرہ اور صفت کا ترجمہ کرتے وقت لفظِ جو، جس کو، جس نے، جس سے، جنہوں نے، وغیرہ نہیں لگائیں گے، جیسے: رَأَیْتُ طَائِرَۃً تَرْتَفِعُ فِيْ السَّمَاءِ (میں نے ایک ہوائی جہاز فضا میں بلند ہوتے دیکھا) بَنَتْ صَمِیْدَۃُ بَیْتاً فِيْ الْحَدِیْقَۃِ (صمیدہ نے باغ میں ایک گھر بنایا)

**تیسرا طریقہ:** تیسرا طریقہ یہ ہے کہ پہلے صفت کا ترجمہ کریں گے پھر موصوف کا اور صفت کے ترجمے کے آخر میں لفظِ والا لگائیں گے، جیسے: ھٰذَا طَالِبٌ یَجْتَھِدُ فِيْ الدَّرْسِ (یہ سبق میں محنت کرنے والا طالب علم ہے) جَاءَ نِيْ رَجُلٌ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ (میرے پاس قرآن پڑھنے والا مرد آیا)

## صفت کا فائدہ

صفت کبھی توضیح، تخصیص، تعریف، ذم اور تاکید وغیرہ کا فائدہ دیتی ہے۔

(۱) صفت جب معرفہ کے بعد واقع ہو تو، توضیح کا فائدہ دیتی ہے، توضیح کا مطلب یہ ہے کہ معرفہ (موصوف) میں پائے جانے والے عموم کو ختم کر دینا، جیسے: جَاءَ نِيْ زَیْدُ نِ الْفَاضِلُ (میرے پاس فاضل زید آیا) اس جملہ کے لفظِ زید میں عموم تھا کہ زید نام کے بہت سے لوگ آئیں، لیکن لفظِ فاضل (صفت) نے اس عموم کو ختم کر دیا، کہ فاضل زید آیا نہ کہ غیر فاضل زید۔

(۲) صفت جب نکرہ کے بعد واقع ہو، تو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، تخصیص کا مطلب یہ ہے کہ نکرہ (موصوف) میں پائے جانے والے عموم کو کم کر دینا، جیسے: جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس عالم مرد آیا) اس جملہ کے لفظِ رَجُلٌ میں عموم تھا کہ عالم مرد اور غیر عالم مرد دونوں آئے لیکن لفظ عالم (صفت) نے اس عموم کو کم کر دیا، کہ میرے پاس عالم عالم مرد آئے، غیر عالم نہیں آئے۔

(۳) صفت کبھی تعریف کے لیے آتی ہے، جیسے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (شروع

اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں)

(۴) صفت کبھی ذم وبرائی کے لیے آتی ہے، جیسے: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے)

(۵) صفت کبھی تاکید کے لیے آتی ہے، جیسے: نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ (ایک بار صور پھونکنا)

(هداية النحو، ص: ۴۸)

**فائدہ:** صفت کبھی اسم صفت کے علاوہ بھی ہوتی ہے، جیسے: تِلْكَ مَحَلَّاتٌ تِجَارِيَّةٌ (وہ تجارتی دکانیں ہیں)[۱]

## تمرین (۴)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، نَبِّهْتُ الْمُسْلِمِيْنَ الْغَافِلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا، رَأَيْتُ رَاشِداً يَتَكَلَّمُ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، اَلْجَرِيْدَةُ الَّتِيْ أَقْرَأُهَا كُلَّ يَوْمٍ، إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، مَضىٰ شَهْرٌ ثَوَابُهُ كَبِيْرٌ، جَاءَ رَجُلٌ يَحْمِلُ كِتَاباً، هٰذَا جَبَلٌ عَالِيَةٌ قِمَّتُهُ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصىٰ الْمَدِيْنَةِ يَسْعىٰ، هٰؤُلَاءِ فِتْيَاتٌ كَرِيْمٌ أَبُوْهُنَّ، مُوْمْبَاى مَدِيْنَةٌ جَمِيْلَةٌ، فِيْهَا بِنَايَاتٌ عَالِيَةٌ وَشَوَارِعُ وَاسِعَةٌ، وَمَحَلَّاتٌ تِجَارِيَّةٌ كَثِيْرَةٌ، أَبْصَرْتُ طَائِرَةً فَوْقَ شَجَرَةٍ، أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ، قُلْ أَذٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ، كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيْراً.

---

[۱] جب موصوف کی صفت غیر ذوی العقول کی جمع ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث آتی ہے، جیسے: الشَّجَرَاتُ الطَّوِيْلَةُ اور کبھی مطابقت کے لیے الطَّوِيْلَاتُ بھی کہتے ہیں۔

# مذکر و مؤنث کا بیان

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث

**مذکر:** وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ، كِتَابٌ.

**مؤنث:** وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے، جیسے: فَاطِمَةُ، عَائِشَةُ.

تانیث کی علامتیں چار ہیں: (۱) تائے مدوّرہ یعنی گول ۃ جیسے: عَائِشَةُ، فَاطِمَةُ.

(۲) الف مقصورہ جیسے: سَلْمىٰ حُبْلىٰ (حاملہ عورت)[۱]

(۳) الف ممدودہ جیسے: حَمْرَاءُ (سرخ عورت)[۲]

(۴) تائے مقدرہ یعنی وہ ۃ جو لفظوں میں موجود نہ ہو لیکن اس کو مان لیا گیا ہو، جیسے: أَرْضٌ اس کی اصل أَرْضَةٌ ہے۔

پھر ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقیقی (۲) لفظی

**مؤنث حقیقی:** مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر موجود ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ ہے۔

**مؤنث لفظی:** مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: ظُلْمَةٌ (بمعنی تاریکی) قُوَّةٌ بمعنی قوت

پھر علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی

**مؤنث قیاسی:** وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو، جیسے:

---

[۱] الف مقصورہ وہ الف ہے جو تین حرفِ اصلی کے بعد ہو اور الحاق کے لیے نہ ہو اور نہ محض زائد ہو۔

[۲] الف ممدودہ وہ الف ہے جو الف مقصورہ کے بعد ہو اور اس کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہو، دو الف کا تلفظ دشوار ہونے کی وجہ سے، جیسے: حَسْنَاءُ (خوب صورت عورت) اس کی اصل حَسْنَاا تھی۔

ضَارِبَةٌ، حُسْنیٰ، حَسْنَاءُ.

**مؤنث سماعی:** وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ تقدیراً ہو، جیسے: عَيْنٌ (آنکھ) شَمْسٌ (سورج)

## تمرین (۵)

مندرجہ ذیل جملوں میں مذکر و مؤنث کو پہچان کر ان کی ترکیب کریں۔

هِيَ بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ، هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ، أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ، قَالَ زَكَرِيَّا لِعَائِشَةَ، سَلْمَتْ صُغْرىٰ عَلیٰ سَلْمیٰ، نَدِمَتْ أَرْنَبُ حَيْثُ لَا تَنْفَعُهَا النَّدَامَةُ، هٰذِهٖ إِمْرَأَةُ زَيْدٍ، اِتَّصَلَتِ السَّفِيْنَةُ إِلیٰ الْجَزِيْرَةِ، نَصَرْتُ حَمْزَةَ ، هٰذِهٖ كَتِفٌ، اِنْكَسَرَ الْإِنَاءُ، خَرَجَتْ صَمِيْلَةُ مِنَ الصَّحْرَاءِ، مَاتَتْ شَاةٌ، وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ، وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ، لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا، ذٰلِكَ جُرْوُ كَلْبٍ، مَرَّ زَيْدٌ مِنَ الصُّلْحفَاةِ، وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ.

# واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

**واحد:** وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد) اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)

**تثنیہ:** وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد) اِمْرَأَتَانِ (دو عورتیں)

**تثنیہ بنانے کا طریقہ:** صیغۂ واحد کے آخر میں الف اور نونِ مکسور یا یاءِ ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ، اِمْرَأَتَانِ، اِمْرَأَتَيْنِ۔

**جمع:** وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد) نِسَاءٌ (بہت سی عورتیں)

**جمع بنانے کا طریقہ:** صیغۂ واحد میں کچھ تبدیلی کرنے سے بنتی ہے اور تبدیلی

کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں؛ (۲) جمع مُکَسَّر (۲) جمع سَالِم

**جمع مکسّر:** وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے،[۱] جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ اور جمع مُکَسَّر کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

**جمع سالم:** وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے،[۲] جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ اور جمع سالم کو جمع تصحیح بھی کہتے ہیں۔

پھر جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔

**جمع مذکر سالم:** وہ جمع ہے جو مذکر پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ (چند مسلمان مرد)

**جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ:** صیغۂ واحد کے آخر میں لفظِ واوٴ ماقبل مضموم اور نونِ مفتوح یا یاء ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح زیادہ کر دینے سے بنتی ہے، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

**جمع مؤنث سالم:** وہ جمع ہے جو مؤنث پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے، جیسے: مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ (چند مسلمان عورتیں)

**جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ:** صیغۂ واحد کے آخر میں لفظِ الف اور لمبی ''ت'' زیادہ کر دینے سے بنتی ہے، جیسے: مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ (بہت سی مسلمان عورتیں)

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں؛ (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

**جمع قلت:** وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے اور اس کا ترجمہ لفظِ چند، بعض،

---

[۱] سلامت نہ رہنے کا مطلب یہ ہے کہ مفرد حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر کر دیا جائے، جیسے: رِجَالٌ، کِلَابٌ، فُلْکٌ، أُسْدٌ وغیرہ۔

[۲] سلامت رہے کا مطلب یہ ہے کہ مفرد حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر نہ کیا گیا ہو؛ بلکہ جو زیادتی ہو وہ آخر میں ہو، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

کچھ، کم، کم تر، تھوڑا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے چھ اوزان ہیں: (۱) أَفْعَالٌ، جیسے: أَقْوَالٌ (چند یا بعض قول) قَوْلٌ کی جمع (۲) أَفْعُلٌ جیسے: أَكْلُبٌ (بعض یا چند کتے) كَلْبٌ کی جمع (۳) أَفْعِلَةٌ، جیسے: أَعْوِنَةٌ (چند درمیانی سال) عَوَانٌ کی جمع (۴) فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ (چند غلام) غُلَامٌ کی جمع (۵) جمع مذکر سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمُوْنَ (چند یا بعض یا تھوڑے مسلمان مرد) مُسْلِمٌ کی جمع (۶) جمع مؤنث سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ (چند یا بعض مسلم عورتیں)۔

## لفظِ چند، بعض اور کچھ کے استعمال میں فرق

**(الف)** لفظِ چند: چند کی تعداد معین ہے، یہ ۲/ سے لے کر ۹/ یا دس ۱۰/ تک کے لیے بولا جاتا ہے، اس سے مراد کم تعداد لی جاتی ہے، مثلاً: ''میں نے چند آدمیوں کی زبانی یہ خبر سنی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ: یہ خبر مجھے بہت زیادہ آدمیوں نی نہیں سنائی؛ بلکہ بہت تھوڑے آدمیوں نے سنائی، جن کی تعداد ۹/ نو، دس ۱۰/ سے زیادہ نہیں۔

**(ب)** لفظِ بعض: بعض کی تعداد معین نہیں مگر اس میں کثیر تعداد سے نسبت پائی جاتی ہے، مثلاً: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیسری عالم گیر جنگ نہیں ہوئی، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کثیر تعداد کے مقابلے نسبتاً تھوڑے سے (مثلاً: دس ۱۰/ یا پندرہ ۱۵/ فی صد، غرض آدھے سے کم) لوگوں کا خیال ہے جنگ نہ ہوگی۔

**(ج)** لفظِ کچھ: اس کی تعداد بھی معین نہیں اور اس میں کثیر تعداد سے نسبت بھی نہیں پائی جاتی، مثلاً: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تیسری عالم گیر جنگ نہیں ہوگی، یعنی یہ خیال ایک غیر واضح تھوڑی تعداد کا ہے، یہ تھوڑی تعداد دس ۱۰/ سے بھی کم ہوسکتی ہے اور لاکھ دو لاکھ بھی جس موقع پر عقل فیصلہ کرے کہ اتنی تعداد کو تھوڑا کہا جائے گا وہی تعداد اس موقع کے لیے تھوڑی ہوگی، اور اس کے لیے لفظِ کچھ کا استعمال درست ہوگا (اچھی اردو ص ۲۷)

**جمع کثرت:** وہ جمع ہے جو دس ۱۰/ یا دس ۱۰/ سے زیادہ پر بولی جائے، اور اس کا ترجمہ

لفظِ کئی، اکثر، بہت، زیادہ، زیادہ تر، بیشتر، لاتعداد، بے شمار، ان گنت وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جمع قلت کے اوزان کے علاوہ تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں[1] جیسے: (۱) فُعُلٌ جیسے: کُتُبٌ (۲) فِعْلَانٌ جیسے: اِخْوَانٌ (۳) فُعُوْلٌ جیسے: قُلُوْبٌ (۴) فُعَلَاءُ جیسے: عُلَمَاءُ اور جمع قلت کے چھ اوزان جب کہ الف، لام کے ساتھ ہوں جیسے: اَلْاَقْوَالُ، اَلْاَکْلُبُ وغیرہ[2]

# لفظِ کئی، اکثر اور بہت کے استعمال میں فرق

**(الف)** لفظِ کئی: یہ لفظ چند کی ضد ہے اور اس کی تعداد بھی دو ۲ ر سے لے کر نو ۹، دس ۱۰ ر تک معین ہے مگر جیسا اوپر مذکور ہوا ہے "چند" کا استعمال زیادہ کے مقابلے میں کمی ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے اور کئی اس کے برعکس، ایک کے مقابلے میں زیادتی ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً: میں نے کئی آدمیوں کی زبانی یہ خبر سنی اس کا مطلب ہے کہ میں نے ایک آدمی سے نہیں بلکہ ایک سے زیادہ آدمیوں سے یہ خبر سنی جن کی تعداد نو ۹، دس ۱۰ ر تک ہو سکتی ہے۔

**(ب)** لفظِ اکثر: یہ بعض کی ضد ہے جس طرح بعض میں بڑی تعداد سے نسبت اور مقابلہ پایا جاتا ہے، اسی طرح اکثر میں تھوڑی تعداد سے مثلاً: اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ جنگ نہیں ہوگی. یہاں اکثر سے مراد زیادہ تعداد ہے مگر واضح رہے کہ اکثر ہمیشہ آدھی سے زیادہ تعداد کے لیے آتا ہے. اس جملے میں اکثر کا مطلب آدھے سے زیادہ نہیں بلکہ صرف مبالغہ اور زیادتی دکھانے کے لیے بولا گیا ہے. آدھی سے زیادہ تعداد کے لیے مخصوص لفظ "بیش تر"

---

[1] لفظِ سب، سارے، ساری، تمام اور کل کلیت ظاہر کرنے کے لیے آتے ہیں، نہ کہ کثرت ظاہر کرنے کے لیے۔

[2] کبھی جمع قلت کے اوزان جمع کثرت کے لیے اور جمع کثرت کے اوزان جمع قلت کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے: ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ میں "قُرُوْءٌ" جمع کثرت کا وزن جمع قلت کے لیے استعمال ہوا ہے اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ میں "اِخْوَةٌ" جمع قلت کا وزن جمع کثرت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

ہے اس جملے میں اکثر کی جگہ بیشتر لگا دینے سے لازماً آدھے سے زیادہ لوگ مراد ہوں گے بعض اوقات یہ دونوں لفظ ملا کر بھی استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً: (۱) اکثر و بیشتر لوگ اس خیال کے حامی ہیں (۲) مجھے اکثر و بیشتر وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔

پہلے جملے میں اکثر و بیشتر کا موصوف لوگ موجود ہیں اور دوسرے میں مرتبہ یا دفعہ محذوف ہے، اگر جملے میں موصوف موجود ہو تو اکثر و بیشتر کا مطلب آدھی سے زیادہ تعداد ہوگا اور اگر محذوف ہو تو لفظ کثرتِ تعداد، چناں چہ پہلے جملے کا مطلب ہے کہ آدھے سے زیادہ لوگ اس خیال کے حامی ہیں اور دوسرے کا مطلب ہے کہ مجھے وہاں بہت سی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا۔

(ج) لفظِ بہت: بہت یا بہت سے ضد ہے کچھ کی، جس طرح کچھ کی تعداد معین نہیں اسی طرح بہت کی بھی معین نہیں، مثلاً:

(۱) میں نے سب آدمیوں کی زبانی یہ خبر سنی۔

(۲) بہت لوگ بن کر ہوا خواہِ امت ☆☆ پڑے پھرتے ہیں کرتے تحصیلِ دولت (حالی)

دونوں مثالوں میں بہت اور بہت سے کثرتِ تعداد کے لیے آئے ہیں یہ کثرت بالعموم دس/۱۰ سے زیادہ کے لیے مانی جاتی ہے اس سے بھی زیادہ تعداد کے لیے کثیر، لاتعداد بے شمار یا ان گنت کا استعمال ہوتا ہے۔ (اچھی اردو صفحہ: ۲۸)

## تمرین (۶)

مندرجہ ذیل جملوں میں واحد، تثنیہ اور جمع پہچان کر ان کی ترکیب کریں۔

سَادَةُ الْأُمَّةِ الْفُقَهَاءُ، دَوْلَةُ الْمُلُوْكِ الْعَدْلُ، اَلْمَلٰئِكَةُ عِبَادٌ مُكْرَمُوْنَ، اُنْظُرْ إِلَى الدَّجَاجَةِ كَيْفَ تَجْمَعُ فُرُوْخَهَا تَحْتَ أَجْنِحَتِهَا، سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ، هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ، خَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ، أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ، حُرِّمَ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ، اَلْعُلَمَاءُ

وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ والْمُؤْمِنَاتِ، هٰذِهٖ جَامِعَةُ الصَّالِحَاتِ، تُفْتَحُ الدَّكَاكِيْنُ الْآنَ.

# معرب اور مبنی کا بیان

**معرب:** وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْداً، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، میں زَيْدٌ اور هُوَ يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ میں يَضْرِبُ.

کلام عرب میں دو چیزیں معرب ہیں؛

(۱) اسمِ متمکن جو ترکیب میں واقع ہو یعنی عامل کے ساتھ مرکب ہو۔[۱]

(۲) فعل مضارع جو نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید سے خالی ہو۔

**اسم متمکن:** وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو، اس کا دوسرا نام اسمِ معرب ہے۔[۲]

**مبنی:** وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے، جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ، رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ.

مبنی کی دو قسمیں ہیں؛ (۱) مبنی الاصل (۲) مشابہ بالاصل

**مبنی الاصل:** وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔[۳]

---

[۱] **عامل:** وہ شی ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں رفع، نصب، جر اور جزم آتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْداً، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں جَاءَ، رَأَى اور بـا، لَمْ يَضْرِبْ، لَنْ يَضْرِبَ میں لَمْ اور لَنْ.

[۲] معرب آں باشد کہ گردد بار بار    مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

**ترجمہ:** وہ معرب وہ شی ہے کہ جو بار بار بدلتا رہے ☆ ☆ مبنی وہ شی ہے کہ جو ایک ہی جگہ برقرار رہے۔

[۳] غایۃ التحقیق ص ۱۶۹

مبنی الاصل تین چیزیں ہیں؛(۱)فعل ماضی (۲)امر حاضر معروف (۳) تمام حروف

**مشابہ بالاصل:** وہ کلمہ ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو، جیسے تنہا زید، عمرو، بکر وغیرہ، جَاءَ هٰذَا میں هٰذَا اور اس کا دوسرا نام اسم غیر متمکن ہے۔

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں؛

(۱)مضمرات (ضمیریں) (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال

(۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی

**نوٹ:** اسم غیر متمکن کی آٹھوں قسمیں **ترجمہ ترکیب سیکھیں حصہ اول** میں مفصل موجود ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

## تمرین (۷)

### مندرجہ ذیل جملوں میں معرب مبنی کو پہچان کر ان کی ترکیب کریں

يَدُ اللّٰهِ عَلىٰ الْجَمَاعَةِ، اِشْتَرىٰ زَيْدٌ الْقَلَمَ، هٰذِهٖ زَيْنَبُ، هُدِيَ إِلىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ، قُلْتُ لِأُسْتَاذِيْ أَنَا أَسْتَيْقِظُ مِنَ النَّوْمِ صَبَاحاً ثُمَّ أَذْهَبُ إِلىٰ الْمَسْجِدِ، مَكَّةُ بَلْدَةٌ مُبَارَكَةٌ، اِنْكِحُوْا مُسْلِمَاتٍ، أَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ، مَصَّ الْوَلَدُ ثَدْيَ أُمِّهٖ، لَا تَخْرُجْ مِنَ الْفَصْلِ الْآنَ، لَا تَكْتُبِ الْأَجْوِبَةَ بِالْقَلَمِ الْأَحْمَرِ، لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَصَلَ عِيْسىٰ إِلىٰ الْمَدْرَسَةِ.

# اعراب کا بیان

اعراب وہ حرکت یا حرف علت ساکن ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلے یا بدلتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْداً، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید کا آخر ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ذریعہ بدل رہا ہے، اور جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، وَمَرَرْتُ بِأَبِيْكَ میں أَبٌ کا آخر واؤ، الف اور ي کے ذریعہ بدل رہا ہے۔

کیفیت کے اعتبار سے اعراب کی دو قسمیں ہیں؛

(۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری

**اعراب لفظی:** وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْداً، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید کا اعراب لفظی ہے۔

**اعراب تقدیری:** وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو، بلکہ مان لیا گیا ہو، جیسے: جَاءَ مُوْسیٰ، رَأَيْتُ مُوْسیٰ، مَرَرْتُ مُوْسیٰ میں مُوْسیٰ کا اعراب تقدیری ہے۔

اعراب لفظی اور اعراب تقدیری میں سے ہر ایک دو دو قسمیں ہیں؛

## اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف

اعراب بالحرکت تین ہیں؛ ضمہ، فتحہ اور کسرہ، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْداً، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ.

اعراب بالحرف بھی تین ہیں؛ واؤ، الف اور ي، جیسے: جَاءَ أَبُوكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، وَمَرَرْتُ بِأَبَاكَ.

اسم متمکن کا اعراب تین قسم پر ہے؛ (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

(۱) **رفع:** ضمہ، واؤ اور الف کے ساتھ آتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَتَانِ میں زَيْدٌ، مُسْلِمُوْنَ اور امْرَأَتَانِ مرفوع ہیں۔

(۲) **نصب:** فتحہ، کسرہ، الف اور ي کے ساتھ آتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ زَيْداً وَ مُسْلِمَاتٍ وَأَخَاكَ وَمُسْلِمِيْنَ میں زَيْداً، مُسْلِمَاتٍ، أَخَاكَ اور مُسْلِمِيْنَ منصوب ہے۔

(۳) **جر:** کسرہ، فتحہ اور ي کے ساتھ آتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَ أَحْمَدَ وَمُسْلِمَيْنِ میں زَيْدٍ، أَحْمَدَ اور مُسْلِمَيْنِ مجرور ہے۔

## اسم معرب کا بیان

**اسم معرب:** وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل

موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ اور اس کا دوسرا نام اسم متمکن بھی ہے۔

اسم متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے ۱۶ رقسمیں ہیں:

(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم (۵) غیر منصرف (۶) اسمائے ستہ مکبّرہ (۷) تثنیہ (۸) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، اِثْنَينِ، اِثْنَتَينِ (۹) کِلاَ اور کِلْتَا (۱۰) جمع مذکر سالم (۱۱) عِشْرُوْنَ، عِشْرِيْنَ (۱۲) أُوْلُوْ (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۱۵) اسم منقوص (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

**مفرد منصرف صحیح:** وہ اسم ہے جو مفرد ہو تثنیہ، جمع نہ ہو، منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو اور صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، جیسے: مَاجِدٌ، وَعْدٌ، زَيْدٌ[۱]

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَآءَ نِیْ مَاجِدٌ، رَأَيْتُ مَاجِداً، مَرَرْتُ بِمَاجِدٍ.

**مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح:** وہ اسم مفرد منصرف ہے جس کے آخر میں "واوٗ" یا "یٖ" ماقبل ساکن ہو[۲] جیسے: دَلْوٌ (ڈول) اور مَدَنِيٌّ (مدینہ منورہ کا رہنے والا)

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ دَلْوٌ وَمَدَنِيٌّ، رَأَيْتُ دَلْوًا وَمَدَنِيًّا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ وَمَدَنِيٍّ.

---

[۱] نحویوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہوتا ہے کہ جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ خواہ فاء کلمہ میں حرف علت ہو، جیسے: وَعْدٌ خواہ عین کلمہ میں حرف علت ہو جیسے: زَيْدٌ تو یہ بھی صحیح ہیں۔

[۲] "جاری" اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی دوڑنے والا "مَجْرىٰ" اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی دوڑنے کی جگہ، جاری مجرائے صحیح کے معنی دوڑنے کی جگہ میں دوڑنے والا، یعنی صحیح کا قائم مقام جاری مجرائے صحیح کو قائم مقام صحیح بھی کہتے ہیں؛ اس لیے کہ یہ تعلیل کو قبول نہیں کرتا ہے جس طرح صحیح تعلیل کو قبول نہیں کرتا اور جو اعراب صحیح پر آتا ہے وہی اعراب اس پر بھی آتا ہے۔

**جمع مکسر منصرف:** وہ جمع مکسر ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اور منصرف ہو، جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد)

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَآءَ نِیْ رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ.

**جمع مؤنث سالم:** وہ جمع ہے جو مؤنث پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں الف اور لمبی ''ت'' زیادہ کردی گئی ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی و جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

**غیر منصرف:** اس کی تعریف ص۴۲/ پر موجود ہے۔

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

**اسمائے ستہ مکبرہ:** وہ چھ اسم ہیں: (۱) أَبٌ (باپ) (۲) أَخٌ (بھائی) (۳) حَمٌ (دیور) (۴) هَنٌ (شرمگاہ) (۵) فَمٌ (منہ) (۶) ذُوْ مَالٍ (مال والا) جبکہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔

ان کا اعراب حالت رفعی میں ''واؤ'' اور حالت نصبی میں ''الف اور حالت جری میں ''ی'' کے ساتھ ہوتا ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یہ تمام حالت تصغیر میں نہ ہو، تثنیہ اور جمع نہ ہو، یاء متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہو،[۱] جیسے: جَـآءَ أَبُـوْکَ، رَأَیْـتُ أَبَـاکَ، مَرَرْتُ بِأَبِیْکَ.

---

[۱] اگر حالت تصغیر میں ہوں تو ان کا اعراب پہلی قسم (مفرد منصرف صحیح) والا ہوگا، جیسے: جَـاءَ أُبَـیٌّ، رَأَیْتُ أُبَیًّا، مَرَرْتُ بِأُبَیٍّ اور اگر حالت تثنیہ میں ہوں گے تو ان کا اعراب ساتویں قسم (تثنیہ) والا ہوگا، جیسے: جَاءَ أَبَـوَانِ، رَأَیْتُ أَبَوَیْنِ، مَرَرْتُ بِأَبَوَیْنِ اور اگر حالت جمع میں ہوں گے تو ان کا اعراب تیسری قسم (جمع مکسر منصرف) والا ہوگا، جیسے: جَاءَ آبَاءٌ، رَأَیْتُ آبَاءً، بقیہ اگلے صفحہ پر

**تثنیہ:** وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں ''الف'' یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کر دیا گیا ہو، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو مرد)

اس کا اعراب حالت رفعی میں الف، حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَآءَ رَجُلَانِ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ.

**إِثْنَانِ، إِثْنَتَانِ، إِثْنَيْنِ، إِثْنَتَيْنِ:**

اس کا اعراب حالت رفعی میں الف، حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ إِثْنَانِ، رَأَيْتُ إِثْنَيْنِ، وَ مَرَرْتُ بِإِثْنَيْنِ.

**كِلَا و كِلْتَا:**

اس کا اعراب حالت رفعی میں الف، حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ یہ دونوں ضمیر کی طرف مضاف ہوں[1] جیسے: جَاءَ كِلَاهُمَا رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا وَ مَرَرْتُ كِلَيْهِمَا.

**جمع مذکر سالم:** وہ اسم ہے جو دو سے زائد پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ.

اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصبی و جری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ.

عِشْرُوْنَ عِشْرِيْنَ (بیس) سے لیکر تِسْعُوْنَ تِسْعِيْنَ (نوّے) تک سِنُوْنَ سِنِيْنَ (سَنَةٌ کی جمع بمعنی سال)

اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصبی و جری میں یائے ما

---

**گذشتہ صفحہ کا بقیہ:** مَرَرْتُ بِآبَاءِ اور اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں گے تو ان کا اعراب چودہویں قسم (غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم) والا ہوگا، جیسے: جَاءَ أَبِيْ، رَأَيْتُ أَبِيْ، مَرَرْتُ بِأَبِيْ.

[1] كِلَا اور كِلْتَا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے: جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ وَ مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ.

قبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً، وَ رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلاً، وَمَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلًا.

**أُوْلُوْ:** (بمعنی والا) یہ ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: أُوْلُوْ مَالٍ (مال والا)

اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ أُوْلُوْ مَالٍ وَ رَأَيْتُ أُوْلِيْ مَالٍ وَمَرَرْتُ بِأُوْلِيْ مَالٍ.

**اسم مقصور:** وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ لگا ہوا ہو، جیسے: مُوْسیٰ.

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جری میں کسرہ تقدیری ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُوْسیٰ، رَأَيْتُ مُوْسیٰ، مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ.

**غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:** وہ اسم ہے جو جمع مذکر سالم کے علاوہ ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: غُلَامِیْ. (میرا غلام)

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جری میں کسرہ تقدیری ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ غُلَامِیْ، رَأَيْتُ غُلَامِیْ، مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ.

**اسم منقوص:** وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ماقبل مکسور ہو، جیسے:[1] اَلْقَاضِیْ.

اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ لفظی اور حالت جری کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ.

**جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:** جیسے: مُسْلِمِيَّ.[2]

---

[1] خواہ اسم منقوص کا یاء باقی رہے، جیسے: اَلْقَاضِيْ یا ساقط ہو جائے جیسے: قَاضٍ

[2] حالت رفعی میں مُسْلِمِيَّ کی اصل مُسْلِمُوْنَيَ تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا مُسْلِمُوْيَ ہوگیا، ''واؤ'' اور ''ی'' ایک کلمہ میں جمع ہوگئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، ''واؤ'' کو ''ی'' سے بدل کر ''ی'' کا ''ی'' میں ادغام کر دیا اور ''ي'' کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِيَّ ہوگیا اور حالت نصب وجری میں اس کی اصل مُسْلِمِيْنَيَ تھی نون اضافت کی وجہ سے گر گیا مُسْلِمِيْ يَ ہوگیا پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔

اس کا اعراب حالت رفعی میں "واؤ" تقدیری اور حالت نصبی اور جری میں یائے لفظی کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔[۱]

## تمرین (۸)

## مندرجہ ذیل جملوں میں اسمِ معرب کی سولہ قسموں کو متعین کر کے اس کا اعراب بیان کریں

جَاءَ يَوْمُ الدِّيْنِ. اِشْتَرَيْتُ أَقْلَامًا، هٰذَا مُسْلِمٌ، سَجْدَةُ السَّهْوِ وَاجِبَةٌ، رَأَيْتُ ظَبْيًا، اِنْتَشَرَ الْأَخْبَارُ الْكَاذِبَةُ فِي الْعَالَمِ، خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، هٰذَا لَهْوٌ، ذٰلِكَ وَحْيٌ، لَقِيْتُ رَجُلًا ذَا لُبٍّ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، هٰؤُلَاءِ مُعَلِّمَاتٌ، اُسْتُرْ هَنَاكَ، أَبُوْنَا آدَمُ، اَلْمَسْجِدُ الَّذِيْ فِيْ حَيِّنَا ذُوْ مَنَارَةٍ وَاحِدَةٍ، هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ ذَوُوْ خُلُقٍ، ذَهَبَتْ الطَّبِيْبَاتُ إِلَى الْمُسْتَشْفٰى، خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ مِنَ الْفَصْلِ، شَرِبَ الْأَوْلَادُ الْقَهْوَةَ، كَتَبْتُ الْكَلِمَاتِ الْجَدِيْدَةَ، ذَهَبَ أَخِيْ إِلٰى يَزِيْدَ، زُمَلَائِيْ كَتَبُوْا فِي السِّجِلَّاتِ، وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ، كِلَا الرَّجُلَيْنِ ذَكِيَّانِ، وَوَعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً، هٰذَانِ طَالِبَانِ، لَقِيْتُ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا، مَا حَضَرَ يَحْيٰى فِي الْفَصْلِ، يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى، نَظَرْتُ إِلَى الرَّاعِيْ، قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ، اَلْعِلْمُ نُوْرٌ وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصٍ، طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ.

# منصرف و غیر منصرف کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

**منصرف:** وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف[۱] میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو

---

[۱] منع کے معنی ہیں روکنا اور صرف کے معنی منصرف ہونا، منع صرف کے معنی منصرف ہونے سے روکنا، یعنی غیر منصرف ہونا۔

سبب کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے، جیسے: قَلَمٌ، کِتَابٌ، مَسْجِدٌ وغیرہ۔ منصرف پر تینوں حرکتیں (ضمہ، فتحہ، کسرہ) اور تنوین آسکتی ہے۔

**غیر منصرف:** وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سبب کے قائم مقام ہو پایا جائے، جیسے: عُمَرُ، زَیْنَبُ، مَکَّةُ، مَسَاجِدُ وغیرہ، غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آسکتی کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے،[1] جیسے: مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

اسبابِ منع صرف نو ہیں؛ (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عُجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) الف نون زائدتان (۹) وزنِ فعل

**عدل:** اسم کا کسی صرفی قاعدے کے بغیر اپنے اصلی صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف اس طرح نکلنا کہ مادہ کے حروف باقی رہیں۔

عدل کی دو قسمیں ہیں؛ (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری

**عدل تحقیقی:** وہ عدل ہے جس میں اسم کے معدول ہونے پر اس کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل موجود ہو، جیسے: ثُلَاثُ بمعنی تین تین، مَثْلَثُ بمعنی تین تین اس میں عدل تحقیقی اس طرح ہے کہ "ثُلَاثُ" کے معنی تین تین ہیں اور معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے معلوم ہوا کہ "ثُلَاثُ" اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ تھا، اس سے مَثْلَثُ بنایا گیا ثُلَاثُ، مَثْلَثُ میں دوسرا سبب وصف ہے۔

**عدل تقدیری:** وہ عدل ہے جس میں اسم کے معدول ہونے پر اس کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل موجود نہ ہو، جیسے: عُمَرُ دراصل عَامِرٌ تھا اور زُفَرُ زَافِرٌ تھا، چوں کہ عرب حضرات عُمَرُ اور زُفَرُ کو غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور غیر منصرف کے لیے دو سبب ضروری ہیں اور ان کلموں میں نو اسباب میں سے صرف ایک سبب معرفہ پایا جا رہا ہے اس

---

[1] لیکن جب غیر منصرف پر الف لام داخل ہو جائے یا غیر منصرف مضاف ہو تو اس پر کسرہ آسکتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ اور مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِ مَالِیْغَاؤن.

لیے دوسرا سبب عدل مان لیا گیا کہ عُمَرُ دراصل عَامِرٌ تھا اور زُفَرُ دراصل زَافِرٌ تھا۔

**وصف:** اسم کا ایسی مبہم ذات پر دلالت کرنا جس میں کسی معنیٰ وصفی کا لحاظ کیا گیا ہو، جیسے: أَحْمَرُ بمعنیٰ سرخ۔

وصف کی دو قسمیں ہیں؛ اصلی اور وصف عارضی

**وصف اصلی:** وہ کلمہ ہے جس میں کلمے وضع کیے جانے کے وقت ہی وصفی معنی موجود ہوں بعد میں باقی رہیں یا نہ رہیں، جیسے: أَسْوَدُ بمعنیٰ کالا یہ ہر سیاہ چیز کے لیے وضع کیا گیا تھا بعد میں یہ کالے سانپ کا اسم ہو گیا۔

**وصف عارضی:** وہ کلمہ ہے جس میں کلمہ کے وضع کیے جانے کے وقت تو وصفی معنی موجود نہ ہوں، لیکن استعمال کے وقت اس کے اندر معنیٰ وصفی پیدا ہو جائیں جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ (میں چار عورتوں کے پاس سے گذرا) اس مثال میں أَرْبَعٌ کو تین اور پانچ کے درمیان والے عدد یعنی چار کے لیے وضع کیا گیا تھا لیکن استعمال کے وقت اس کو نِسْوَةٌ کی صفت بنا لیا گیا۔

وصف کی ان دو قسموں میں سے وصفِ اصلی غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے نہ کہ وصف عارضی۔

**تانیث:** یعنی اسم کا مؤنث ہونا، تانیث کے غیر منصرف کا سبب بننے کی چار صورتیں ہیں؛

(۱) کلمہ تائے لفظی کے ذریعہ مؤنث ہو، اس کی شرط یہ ہے کہ وہ عَلَم ہو جیسے: طَلْحَةُ، عَائِشَةُ اگر وہ کلمہ تائے لفظی کے ذریعہ مؤنث ہو علم نہ ہو تو یہ تانیث غیر منصرف کا سبب نہیں ہوگی، جیسے: ضَارِبَةٌ، قَائِمَةٌ.

(۲) کلمہ مؤنث معنوی یعنی مؤنث سماعی ہو، اس کی شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ عَلَم ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے: زَيْنَبُ، مَرْيَمُ یا اگر کلمہ تین حرفی ہو تو اس کا درمیانی حرف متحرک ہو جیسے:

سَــقَــرُ بمعنی جہنم، یا اگر کلمہ تین حرفی ساکن الاوسط ہو تو عجمی ہو،[۱] جیسے: مَــاهُ، جُــوْرٌ (دو شہروں کے نام)

(۳) کلمہ الف مقصورہ کے ذریعہ مؤنث ہو، جیسے: صُــغْــرىٰ، كُبْــرىٰ، حُبْلــىٰ، تانیث بالفِ مقصورہ دو سبب کے قائم مقام ہے۔[۲]

(۴) کلمہ الف ممدودہ کے ذریعہ مؤنث ہو، جیسے: حَــمْــرَاءُ، بَيْــضَــاءُ، أَقْوِيَاءُ، عُلَماءُ، تانیث بالف ممدودہ بھی دو سبب کے قائم مقام ہے۔[۳]

**معرفه**: یعنی اسم کا معین ذات پر دلالت کرنا۔ یہاں معرفہ سے مراد اس کی سات قسم میں سے صرف عَلَم ہے، جیسے: زَيْنَبُ، مَرْيَمُ، طَلْحَةُ وغیرہ۔

**عُجمه**: یعنی اسم کا عربی نہ ہونا، عجمہ کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم عربی زبان میں اولاً علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو، جیسے: إِبْــرَاهِيْــمُ. اگر کوئی کلمہ عربی زبان میں اولاً علم نہ ہو تو وہ منصرف ہوگا جیسے: لِــجَامٌ (لگام) جبکہ کسی کا نام رکھا جائے اسی طرح کوئی عجمی کلمہ تین حرفی ہو تو وہ بھی منصرف ہوگا، جیسے: نُوْحٌ، لُوْطٌ، لَمَكٌ (نوح علیہ السلام کے والد کا نام)[۴]

---

[۱] اگر کوئی کلمہ مؤنث معنوی ہو اور کلمہ تین حرف سے زائد نہ ہو اور نہ اس کا درمیانی حرف متحرک ہو اور نہ وہ عجمی ہو تو اس کلمہ کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جیسے: هِــنْــدٌ اور هِــنْــدُ، مِصْرٌ اور مِصْرُ.

[۲] **الف مقصورہ**: وہ الف ہے جو تین حرفِ اصلی کے بعد ہو اور وہ الحاق کے لیے نہ ہو اور نہ محض زائد ہو۔

[۳] **الف ممدودہ**: وہ الف ہے جو الفِ مقصورہ کے بعد ہو اور اس کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہو، دو الف کا تلفظ دشوار ہونے کی وجہ سے، جیسے: حَمْرَاءُ دراصل حَمْرَاا تھا (دو الف کے ساتھ)

[۴] عجمہ کی معرفت کے طریقے: (۱) اسم کا اوزانِ عربیہ سے خالی ہونا جیسے: إِبْــرَاهِيْــمُ، أَبْــرِيْسَمُ (۲) اسم رباعی یا خماسی ہو اور حرف مذلقہ مُرْ بنفل سے خالی ہو (۳) ائمہ ثقات نے اس کے عجمی ہونے کی صراحت کی ہو۔

**جمع:** یعنی اس کا جمع ہونا، یہاں جمع سے مراد جمع منتہی الجموع ہے۔

**جمع منتھی الجموع:** وہ جمع تکسیر ہے جس میں الفِ جمع کے بعد دو حرف آئیں، جیسے: مَسَاجِدُ یا ایک حرف مشدد آئے، جیسے: دَوَابُّ دَابَّةٌ کی جمع ہے بمعنی چوپایہ یا تین حرف آئیں اور درمیان حرف ساکن ہو، جیسے: مَصَابِيحُ مِصْبَاحٌ کی جمع ہے بمعنی چراغ۔ [1]

**ترکیب:** یعنی کسی اسم کا مرکب ہونا، یہاں ترکیب سے مراد ترکیب امتزاجی ہے۔

**ترکیب امتزاجی:** وہ ترکیب ہے جس میں دو یا دو سے زائد کلموں کو ایک بنالیا گیا ہو، اور کوئی کلمہ کسی حرف کو متضمن نہ ہو اور اس کے اجزاء میں سے کوئی جز حرف نہ ہو، جیسے: مَعْدِيْكَرِبُ، بَعْلَبَكَّ، حَضَرَ مَوْتٌ ترکیب امتزاجی کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔

**وزنِ فعل:** یعنی اس کا فعل کے وزن پر ہونا۔

اس کی شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مخصوص ہو یعنی وزن اسم میں فعل سے منقول ہو کر ہی استعمال ہو، جیسے: شَمَّرَ (حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا نام) دُئِلَ (ایک قبیلہ کا نام) اور وہ وزن فعل کے ساتھ مخصوص نہ ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں حروف مضارع "أَتَيْنَ" میں سے کوئی حرف آئے اور وہ تاء کو قبول نہ کرے، جیسے: أَحْمَدُ، تَغْلِبُ، يَشْكُرُ، نَرْجِسُ.

**الف نون زائدتان:** یعنی اسم کے آخر میں الف اور نون کا زائد ہونا، جیسے: عُثْمَانُ. [2]

الف نون زائدتان کا استعمال دو طرح ہوتا ہے: (۱) اسم ذات میں (۲) اسمِ صفت میں

---

[1] **الف جمع:** وہ الف ہے جس سے پہلے دو حرف متحرک مفتوح ہوں، جمع منتہی الجموع کی شرط یہ ہے کہ وہ تائے مدورہ کو قبول نہ کرے جیسے: مَدَارِسُ اگر جمع منتہی الجموع کے آخر میں تا ہوگی تو وہ منصرف ہوگی، جیسے: أَسَاتِذَةٌ أُسْتَاذٌ کی جمع اور تَلَامِذَةٌ تِلْمِيذٌ کی جمع بمعنی شاگرد، جمع منتہی الجموع بھی دو سبب کے قائم مقام ہے۔

[2] اگر الف اور نون دونوں اصلی ہوں جیسے: اٰنٌ، شَانٌ یا صرف الف زائد ہو تو وہ اسم ہمیشہ منصرف ہوگا، جیسے: أَوَانٌ، بَيَانٌ، حَسَّانٌ وغیرہ۔

(۱) جب الف نون زائدتان کا استعمال اسم ذات میں ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو، جیسے، عُثْمَانُ، رِضْوَانُ، عِرْفَانُ.

**اسم ذات:** وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے، اور اس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو، جیسے: مَاءٌ، وَلَدٌ، فَرَسٌ.

(۲) الف نون زائدتان کا استعمال کبھی اسم صفت میں ہوتا ہے[۱] اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آئے، جیسے: سَكْرَانُ (بمعنی نشہ کرنے والا) غیر منصرف ہے اس لیے کہ اس کا مؤنث سَكْرىٰ آتا ہے سَكْرَانَةٌ نہیں اور نَدْمَانٌ (بمعنی ساتھی) منصرف ہے، اس لیے کہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے[۲]

## تمرین (۹)

### مندرجہ ذیل جملوں اسمِ غیر منصرف کو پہچان کر ان کی ترکیب کریں۔

عُثْمَانُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ، إِسْمَاعِيْلُ ذَبِيْحُ اللّٰهِ، لَأَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ، جَاءَ مُحَمَّدُ أَحْمَدَ، خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُ، اِتَّبِعُوْا مِلَّةَ إِبْرَاهِيْمَ، بَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ، ذَهَبْتُ إِلىٰ فَرْجَانَ ويَزِيْدَ، مَرْيَمُ اِبْنَتُ عِمْرَانَ، ذَهَبَتْ سَلْمىٰ مِنْ دِيُوْبَنْدَ إِلىٰ بَاكِسْتَانَ، صَوْمُ رَمَضَانَ فَرْضٌ، خَرَجَ زُفَرُ مِنَ الْمَسْجِدِ، مَرَرْتُ مِنْ أَحْمَدَ، هٰذِهِ أَسْمَاءُ الْحُسْنىٰ فَشِلَ أَفْضَلُ فِي الْإِمْتِحَانِ،

---

[۱] **اسم صفت:** وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو، جیسے: بَارِدٌ، ذَكِيٌّ، سَرِيْعٌ.

[۲] عام کتب لغت میں ہر فَعْلَانُ کا مؤنث فَعْلَانَةٌ موجود ہے یہ بعض بنو اسد کی لغت ہے جمہور عرب کی لغت نہیں ہے، جمہور عرب کے یہاں کچھ ہی کلمات (چودہ کلمات) کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر آتا ہے ان کے علاوہ تمام کلمات کا مؤنث فَعْلىٰ کے وزن پر آتا ہے۔

بُخْتَ نَصَّرُ مَلِکٌ مَعْرُوْفٌ، قَلَنْسُوَّةُ مُحَمَّدَ أَحْمَدَ بَيْضَاءُ، نِفْطَوَيْهِ إِمَامُ النَّحْوِ، دَخَلَ يُوْسُفُ كَلِيْمَ فِيْ الْفَصْلِ، قَرَأَ قَالُوْنُ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ، هَلْ رَأَيْتَ شَتَرَ، رُقَيَّةُ وَزَكِيَّةُ أَفْضَلُ مِنْ صُغْرىٰ وَكُبْرىٰ، خَرَجَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَدْهَمَ يَوْماً مُتَصَيِّداً، قَالُوْا لاَ طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ.

# حروف مشبہ بالفعل کا بیان

**حروف مشبہ بالفعل:** وہ حروف ہیں جو فعل متعدی سے لفظاً ومعنیً اور عملاً مشابہت رکھتے ہوں، اور یہ چھ حروف ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ، نیز یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر[1] مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے: إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ (بلاشبہ دین آسان ہے)

**إِنَّ:** یہ کلام کے شروع میں آتا ہے اور جملہ اسمیہ میں پائی جانے والی نسبت میں زور اور قوت پیدا کرتا ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) إِنَّ داخل ہونے کے بعد کہیں گے، إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ (بلاشبہ زید کھڑا ہے)

**أَنَّ:** یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اسے مصدر اور مفرد بنا دیتا ہے، اور مفرد ہمیشہ جملے کا جز ہوکر کسی عامل کا معمول ہوتا ہے، جیسے: سَمِعْتُ أَنَّ مَدْرَسَةَ دَارِ الْعُلُوْمِ مَشْهُوْرَةٌ (میں نے سنا ہے کہ مدرسہ دار العلوم دیوبند مشہور ہے)

**ترکیب:** سَمِعْتُ فعل ماضی معروف، تُ ضمیر فاعل، أَنَّ حرف مشبہ بالفعل، مَدْرَسَةَ دَارِ الْعُلُوْمِ مرکب اضافی ہوکر أَنَّ کا اسم، مَشْهُوْرَةٌ خبر، أَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مفعول بہ، سَمِعَ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل

---

[1] یہ حروف صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، یہ اس وقت ہے جب ان کے آخر میں "ما کافہ" نہ ہو، کیوں کہ "ما کافہ" لاحق ہونے کی صورت میں ان کا لفظی عمل باطل ہو جاتا ہے، اور ان کا داخلہ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر جائز ہو جاتا ہے، جیسے: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إِلَى الْمَوْتِ، إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ.

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
**کَأَنَّ:** یہ تشبیہ کا فائدہ دیتا ہے، یعنی مبتدا کے مدلول کو خبر کے مدلول کے مشابہ بنا دیتا ہے، جیسے: کسی فصیح عربی بولنے والے ہندوستانی کو کہا جائے کَأَنَّکَ عَرَبِيٌّ (گویا کہ آپ عرب کے رہنے والے ہیں)
**لٰکِنَّ:** یہ استدراک کا فائدہ دیتا ہے، یعنی کلام سابق سے پیدا شدہ غلط فہمی کا ازالہ کرتا ہے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ لٰکِنَّهٗ غَیْرُ عَامِلٍ بِعِلْمِهٖ (زید عالم ہے، لیکن وہ اپنے علم پر عمل نہیں کرتا)
**ترکیب:** زَیْدٌ مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ، لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اس کا اسم، غَیْرُ مضاف، عَامِلٍ موصوف، ب حرف جر، عِلْمِهٖ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتٍ شبہ فعل کے، ثَابِتٍ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ اپنے مستدرک سے مل کر جملہ استدراکیہ ہوا۔
**لَیْتَ:** یہ تمنا اور آرزو کا مفہوم ادا کرتا ہے، خواہ اس کا وقوع ممکن ہو یا ناممکن ہو، جیسے: لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے) لَیْتَکُمْ تَفُوْزُوْنَ فِيْ الْاِمْتِحَانِ (کاش کہ تم لوگ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ)
**لَعَلَّ:** یہ امید و رجا کا فائدہ دیتا ہے، یعنی اس کا بولنے والا کسی ایسی چیز کے حصول کا منتظر ہوتا ہے، جس کا وقوع ممکن ہو، جیسے: لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (شاید کہ تم لوگ متقی ہو جاؤ)
**ترکیب:** لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل، کُمْ ضمیر اس کا اسم، تَتَّقُوْنَ فعل مضارع، اس میں واؤ ضمیر فاعل، تَتَّقُوْنَ فعل مضارع اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور معنیً جملہ انشائیہ ہوا۔
**نوٹ:** حروف مشبہ بالفعل کی خبر چار طرح سے واقع ہوتی ہے جو پہلے حصہ میں مذکور ہے۔

# إنَّ اور أنَّ میں فرق

إنَّ اور أنَّ یہ دونوں حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، اور مضمون جملہ کی تحقیق کے لیے آتے ہیں، مگر ان دونوں میں چند وجوہ سے فرق ہے۔

(۱) لفظ إنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے معنی کو نہیں بدلتا ہے بل کہ اس کو پختہ کر دیتا ہے جیسے آپ کہیں إنَّ زَیْداً قَائِمٌ تو آپ کو اس کے ذریعہ وہی فائدہ حاصل ہوگا جو آپ کے قول زَیْدٌ قَائِمٌ کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہے، مگر تاکید اور مبالغہ کی زیادتی کے ساتھ۔

برخلاف لفظِ أنَّ کے کہ لفظِ أنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے معنی کو بدل دیتا ہے، اور جملے کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے، جیسے بَلَغَنِيْ أنَّ زَیْداً قَائِمٌ أيْ بَلَغَنِيْ قِیَامُ زَیْدٍ.

(۲) لفظ إنَّ کی خبر پر لام ابتداء کا داخل کرنا جائز ہوتا ہے، لیکن جب إنَّ کو مخفف (إنْ) کر دیں تو اس صورت میں لامِ ابتداء کا داخل کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور اس وقت اس کے عمل کو باطل کرنا اور عمل دلانا دونوں جائز ہوتا ہے، خواہ اسم ظاہر میں عمل کرے یا نہ کرے یا ضمیر شان مقدر میں عمل کرے یا نہ کرے، نیز لفظ إنَّ کا ان افعال پر داخل ہونا بھی جائز ہو جاتا ہے جو افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں جیسے: وَإنْ نَظُنُّکَ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ (اور ہم تم کو جھوٹے لوگوں میں سے خیال کرتے ہیں)

**ترکیب:** واؤ عاطفہ، إنْ حرف مشبہ بالفعل مہملہ، نَظُنُّ فعل مضارع، نحن فاعل، کَ ضمیر مفعول بہ اول، لام مفارقہ، مِنْ حرف جر، کٰذِبِیْنَ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتِیْنِ شبہ فعل کے، ثَابِتِیْنِ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثانی، نَظُنُّ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

برخلاف لفظِ أنَّ کے کہ لفظ أنَّ کی خبر پر لامِ ابتداء کا داخل کرنا جائز نہیں ہے، اور جب أنَّ کو مخفف (أنْ) کر دیں تو اس صورت میں اس کا ضمیر شان مقدر میں عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے، پھر یہ مطلق جملے پر داخل ہوتا ہے، خواہ جملہ اسمیہ ہو، جیسے: بَلَغَنِيْ أنْ زَیْدٌ قَائِمٌ.

**ترکیب**: بَلَغَ فعل ماضی، ن وقایہ، ي ضمیر متکلم مفعول بہ، أَنْ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر شان مقدر اس کا اسم، زَيْدٌ مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر أَنْ حرف مشبہ بالفعل کی خبر، أَنْ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر فاعل، بَلَغَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

خواہ جملہ فعلیہ ہوتو اس صورت میں فعل پر لفظِ سین، سوف، قد اور حرف نفی کا داخل کرنا واجب ہو جاتا ہے، جیسے:

**سِیْن کی مثال**: عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى (اس کو معلوم ہے کہ بعضے آدمی تم میں سے بیمار ہوں گے)

**ترکیب**: عَلِمَ فعل ماضی، ھو ضمیر فاعل، أَنْ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر شان مقدر اس کا اسم، سَيَكُوْنُ فعل ناقص، مِنْ حرف جار، كُمْ ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثابتة شبہ فعل کے، ثابتة شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَرْضٰى اسم مؤخر، سَيَكُوْنُ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر أَنْ حرف مشبہ بالفعل کی خبر، أَنْ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر علم کا مفعول بہ، علم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**سَوْفَ کی مثال**: وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ تَنْفَعُهٗ أَنْ سَوْفَ يَأْتِيْ كُلُّ مَا قُدِرَا، أَيْ أَنَّهٗ سَوْفَ.

**قَدْ کی مثال**: أَنْ قَدْ قَامَ زَيْدٌ، أَيْ أَنَّهٗ قَدْ قَامَ زَيْدٌ.

**حرف نفی کی مثال**: بَلَغَنِيْ أَنْ مَا زَيْدٌ قَائِمٌ أَيْ أَنَّهٗ مَا زَيْدٌ قَائِمٌ.

(۳) لفظ إِنَّ کاف بیانیہ کے طور پر استعمال نہیں ہوتا ہے، برخلاف لفظ أَنَّ کے، کہ جس طرح اردو اور فارسی میں کاف بیانیہ (لفظ کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے، اس طرح عربی میں لفظ أَنَّ کا استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ لفظ ''کہ'' کے ساتھ ہوتا ہے،

جیسے:سَمِعْتُ أَنَّ زَيْداً قَائِمٌ (میں نے سنا کہ زید کھڑا ہے)اور دوسرا ترجمہ مصدر والا ہوتا ہے، جیسے: بَلَغَنِيْ أَنَّکَ قَائِمٌ (مجھے تیرے کھڑے ہونے کی خبر پہنچی)

(۴)لفظ إِنَّ اکثر شروع جملے میں آتا ہے، جیسے:إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ اور لفظ أَنَّ شروع میں نہیں آتا ہے کیوں کہ وہ اپنے مابعد جملہ سے مل کر کسی عامل کا معمول بنتا ہے، اور معمول کا حق یہ ہے کہ وہ اپنے عامل سے مؤخر ہو، لہٰذا لفظ أَنَّ اپنی اصل کے مطابق درمیان جملے میں آتا ہے، جیسے:بَلَغَنِيْ أَنَّکَ قَائِمٌ.

## إنَّ اور أنَّ کے مواقع

(۱)لفظ إِنَّ شروع کلام میں آتا ہے، جیسے:إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ.

(۲)قول کے بعد، جیسے:قَالَ إِنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ.

(۳)اسم موصول کے بعد، جیسے:مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ إِنَّهُ فِيْ الْمَسْجِدِ.

(۴)قسم کے جواب میں، جیسے:وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ.

(۵)نداء کے بعد، جیسے:يَا بُنَيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ.

(۶)حتیٰ ابتدائیہ کے بعد، جیسے:مَرِضَ فُلَانٌ حَتّٰى إِنَّهُمْ لَا يَرْجُوْنَهُ.

(۷)واو حالیہ کے بعد، جیسے:كَمَا أَخْرَجَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقاً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ.

(۸)حروف افتتاح کے بعد، جیسے:أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

(۹)حروف تصدیق کے بعد، جیسے:نَعَمْ إِنَّهُ فَاضِلٌ اس شخص کے جواب میں جو کہے أَزَيْدٌ فَاضِلٌ؟

(۱۰)حَيْثُ کے بعد، جیسے:أَجْلِسْ حَيْثُ إِنَّ الْعِلْمَ مَوْجُوْدٌ.

(۱۱)موصوف کے بعد، جیسے:جَاءَ رَجُلٌ إِنَّهُ فَاضِلٌ.

(۱۲) اس مبتدا سے پہلے کہ جس کی خبر پر لام ابتداء داخل ہو، جیسے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ.

(۱) لفظ أَنَّ پر فتح واجب ہوگا جب فاعل واقع ہو، جیسے: بَلَغَنِيْ أَنَّ زَيْداً قَائِمٌ.

(۲) مفعول واقع ہو، جیسے: كَرِهْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ.

(۳) مبتدا واقع ہو، جیسے: عِنْدِيْ أَنَّكَ قَائِمٌ.

(۴) مضاف الیہ واقع ہو، جیسے: عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّ بَكْراً قَائِمٌ.

(۵) حروف جارہ کے بعد، جیسے: عَجِبْتُ مِنْ أَنَّ بَكْراً قَائِمٌ.

(۶) لَوْ کے بعد، جیسے: لَوْ أَنَّكَ عِنْدِيْ لَأَكْرَمْتُكَ.

(۷) لو لا کے بعد، جیسے: لَوْلَا أَنَّهُ حَاضِرٌ لَغَابَ زَيْدٌ.

(۸) مذ و منذ کے بعد، جیسے: مَا رَأَيْتُ مُذْ أَنَّكَ سَافَرْتَ.

(۹) معطوف علیہ کے بعد، جیسے: بَلَغَنِيْ اِجْتِهَادُكَ وَأَنَّكَ حُسْنُ الْخُلْقِ.

(۱۰) مبدل منہ کے بعد، جیسے: يُعْجِبُنِيْ سَعِيْدٌ أَنَّهُ مُجْتَهِدٌ.

## تمرین (۱۰)

## مندرجہ ذیل جملوں میں إِنَّ اور أَنَّ کے فرق اور ان کے مواقع کو پہچانیں

إِنَّما قَامَ زَيْدٌ، إِنَّما حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ، إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ، أَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ، وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ، جِئْتُ وَإِنَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ، لَوْلَا أَنَّكَ مُنْطَلِقٌ، وَاللّٰهِ إِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ، وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ، وَآتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ، قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ، وَلَا تَخَافُوْنَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ، مَا رَأَيْتُ مُذْ أَنَّكَ سَافَرْتَ، احْتَرَمْتُ خَالِداً أَنَّهُ حَسَنُ الْخُلْقِ، وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ، ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ،

جِئْتُکَ لِأَنَّکَ کَرِیْمٌ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ، جَاءَ الَّذِيْنَ إِنَّهُ مُجْهَدٌ، قُلْ مَالَهُ حَتّٰى إِنَّهُمْ لَا يُكَلِّمُوْنَهُ، كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ، أَلَا إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذَكَرٍ وَأُنْثٰى، أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوْحٰى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهٌ وَّاحِدٌ، عَلِمْتُ مَجِيْئَكَ وَأَنَّكَ مُنْهَرِقٌ، وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ، وَظَنُّوْا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ، كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إِلَى الْمَوْتِ، أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ، إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ، وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ، وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ، وَنَعْلَمُ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا.

# لائے نفی جنس کا بیان

**لائے نفی جنس:** وہ حرف ہے جوجنس سے صفت کی نفی کے لیے وضع کیا گیا ہو یہ اکثر اپنے اسم کونصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: لَا طَالِبَ مُهْمِلٌ (کوئی طالب علم بے کار نہیں ہے)

**ترکیب:** لا لائے نفی جنس، طَالِبَ اس کا اسم، مُهْمِلٌ خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** لائے نفی جنس لفظی اور معنوی دونوں طرح عمل کرتا ہے۔

لائے نفی جنس کا معنوی عمل یہ ہے کہ جنسِ اسم سے خبر کی نفی کرتا ہے یعنی اس کے ذریعہ اسم کے سارے افراد سے خبر کی نفی ہو جاتی ہے اور اس کا ترجمہ لفظِ کوئی، کوئی بھی وغیرہ الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: لَا صَاحِبَ مَعْرُوْفٍ ضَائِعٌ (کوئی بھی نیکی کرنے والا برباد نہیں ہوتا)

لائے نفی جنس کے لفظی عمل کی تین شرطیں ہیں:

(۱) لا کا اسم نکرہ ہو اور مضاف یا شبہ مضاف ہو، خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع، جیسے:

**مضاف کی مثال:** لاَ صَاحِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ (کوئی بھی علم والا محروم نہیں ہے)

**مشابہ مضاف کی مثال:** لاَ سَاعِياً فِيْ الْخَيْرِ يُبْغِضُهُ أَحَدٌ (کوئی بھی خیر کے کام کرنے والا نہیں ہے کہ اس سے کوئی بغض رکھتا ہے، کوئی آدمی خیر کے کام کرنے والے سے بغض نہیں رکھتا ہے)

(۲) لا اور اس کے اسم کے درمیان کسی چیز کا فصل نہ ہو، جیسے: لاَ زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلاَ عَمْرٌو.

(۳) لفظِ لا پر کوئی حرف جار داخل نہ ہو، جیسے: أَنْفَقْتُ مَالِيْ بِلا تَبْذِيْرٍ (میں نے اپنا مال فضول خرچی کے بغیر خرچ کر دیا)

# لائے نفی جنس کے اسم کی مختلف حالتیں

۱) جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف بلا فصل واقع ہو تو معرب منصوب ہوگا، جیسے:

**مضاف کی مثال:** لاَ صَاحِبَ خَيْرٍ ضَائِعٌ (کوئی بھی خیر کا کام کرنے والا ضائع نہیں ہوتا)

**مشابہ مضاف کی مثال:** لاَ طَالِعاً جَبَلاً غَافِلاً (کوئی پہاڑ پر چڑھنے والا غافل نہیں ہے)

(۲) جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو (مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع) نیز لا اور اس کے اسم کے درمیان کسی چیز کا فصل نہ ہو، تو اس صورت میں لائے نفی جنس کا اسم علامتِ نصب (فتحہ، یائے تثنیہ، یائے جمع مذکر سالم، کسرۂ جمع مؤنث سالم) پر مبنی ہوگا، جیسے: لاَ خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ (ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں ہے) لاَ مُنَافِقِيْنَ مَحْبُوْبَانِ (کوئی بھی دو رخ والے محبوب نہیں ہیں) لاَ صَالِحَاتِ مَحْرُوْمَاتٌ (کوئی بھی نیک عورتیں محروم نہیں ہیں)

**ترکیب:** لاَ لائے نفی جنس، خَيْرَ اس کا اسم، فِيْ حرف جار، كَثِيْرٍ موصوف، مِنْ حرف

جار، نَجْوَاهُمْ مرکب اضافی ہوکر مجرور،

(۳) جب لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہواور دونوں (لا اور اس کے اسم) کے درمیان فصل ہو یا نہ ہو، تو اس صورت میں لا کا عمل باطل ہوگا اور لا کا اسم مرفوع ہوگا اور اسم لا کا تکرار ضروری ہوگا، جیسے: لاَ زَيْدٌ فَاضِلٌ وَلاَ عَمْرٌو (نہ زید فاضل ہے نہ عمرو) لاَ فِيْ حُجْرَتِيْ زَيْدٌ وَلاَ عَمْرٌو. (میرے کمرے میں نہ زید ہے اور نہ عمر)

**ترکیب:** لاَ لائے نفی جنس، زَيْدٌ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، لاَ زائدہ، عَمْرٌو معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، فَاضِلٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہواور دونوں (لا اور اس کے اسم) کے درمیان فصل ہو، تو اس صورت میں لا کا عمل باطل ہوگا اور لا کا اسم مرفوع ہوگا اور اسمِ لا کا تکرار ضروری ہوگا، جیسے: لاَ فِيْ الْمَدْرَسَةِ تِلْمِيْذٌ وَلاَ مُعَلِّمٌ (مدرسہ میں نہ کوئی طالب علم ہے اور نہ کوئی استاذ)

**ترکیب:** لاَ لائے نفی جنس، فِيْ الْمَدْرَسَةِ جار مجرور سے مل کر متعلق ثَابِتَانِ کے، ثَابِتَانِ شبہ فعل اپنے فعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر مقدم، تِلْمِيْذٌ معطوف علیہ واؤ حرف عطف، لاَ زائدہ، مُعَلِّمٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) جب لائے نفی جنس پر حرفِ جر داخل ہو جائے تو لا کا عمل باطل ہو جائے گا اور اس کے بعد والا اسم مجرور ہوگا، جیسے: أَنْفَقْتُ مَالِيْ بِلاَ تَبْذِيْرٍ (میں نے اپنا مال فضول خرچ کیے بغیر خرچ کر دیا)

**ترکیب:** أَنْفَقَ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، مَالِيْ مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، ب حرف جار، لاَ لائے نفی جنس، تَبْذِيْرٍ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق أَنْفَقَ فعل کے، أَنْفَقَ فعل ماضی اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

# لاَ مشابہ بلَیْسَ اور لائے نفی جنس میں فرق

لا مشابہ بلیس ایک یا ایک سے زائد افرادِ جنس سے صفت کی نفی کرتا ہے یعنی اس کے ذریعہ اسم کے ایک یا چند افراد سے خبر کی نفی ہوتی ہے اور اس کے اسم کا ترجمہ کرنے سے پہلے لفظِ ایک یا لفظِ کوئی لگاتے ہیں، جیسے: لاَ کِتَابٌ فِيْ الْحَقِيْبَةِ (بیگ میں ایک یا کوئی کتاب نہیں ہے)

لائے نفی جنس جنسِ اسم سے خبر کی نفی کرتا ہے یعنی اس کے ذریعہ اسم کے سارے افراد سے خبر کی نفی ہو جاتی ہے اور اس کے اسم کا ترجمہ کرنے سے پہلے لفظِ کوئی، کوئی بھی وغیرہ لگاتے ہیں، جیسے: لاَ کِتَابَ فِيْ الْحَقِيْبَةِ (بیگ میں کوئی یا کوئی بھی کتاب نہیں ہے)

**مشابہ مضاف:** وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمے سے ملائے بغیر اس کے معنی مکمل نہ ہوں، جیسے: قَارِئٌ کِتَاباً (کتاب پڑھنے والا)

## تمرین (۱۱)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

وَلاَ عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ، لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ، لاَ هُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَلاَ هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ، لاَ إِکْرَاهَ فِيْ الدِّيْنِ، اَلْيَوْمَ تُجْزىٰ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لاَ ظُلْمَ الْيَوْمَ، لاَ تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ، لاَ أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَلاَ أَکْبَرَ إِلَّا فِيْ کِتَابٍ مُبِيْنٍ، يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَکُمْ فَارْجِعُوْا، لاَ جَلِيْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْکِتَابِ، لاَ بُخْلُ الْبَخِيْلِ مَحْمُوْدٌ وَلاَ إِسْرَافُ الْمُسْرِفِ مَقْبُوْلٌ، لاَ فِيْ الصَّدَقَةِ تَبْذِيْرٌ وَ لاَ تَقْتِيْرٌ، لاَ دَعِيَ حَقٌّ مَخْذُوْلٌ، لاَ فِيْ الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذُ حَدِيْثٍ وَلاَ أُسْتَاذُ فِقْهٍ، عِلْمٌ بِلاَ عَمَلٍ کَشَجَرٍ بِلاَ ثَمَرٍ، قَضَيْتُ يَوْماً فِيْ دِهْلِيْ بِلاَ تَعَبٍ وَلاَ مَشَقَّةٍ.

# فاعل کا بیان

**فاعل:** وہ اسم ہے جس کی طرف کسی فعل یا شبہ فعل [1] کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو، جیسے: قَامَ زَیْدٌ اور قِیَامُ زَیْدٍ میں زید کی طرف فعل قَامَ اور مصدر قِیَامُ کی نسبت کی گئی ہے اور کھڑا ہونا زید کے ذریعہ وجود میں آیا ہے اس لیے زید فاعل ہے۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم ظاہر (۲) اسمِ ضمیر

**اسم ظاھر:** اسم ظاہر سے مراد اسمِ ضمیر کے علاوہ تمام اسماء ہیں، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، جَاءَ هٰذَا وغیرہ

**اسم ضمیر:** ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً یا معناً یا حکماً ہو چکا ہو۔

اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر بارز (۲) ضمیر مستتر [2]

**ضمیر بارز:** وہ ضمیر مرفوع متصل ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر

**ترکیب:** ضَرَبَ فعل، تُ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**ضمیر مستتر:** وہ ضمیر مرفوع متصل ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ میں ضَرَبَ کا فاعل هُوَ ضمیر ہے جو ضَرَبَ میں مستتر ہے۔

**ترکیب:** زَیْدٌ مبتدا، ضَرَبَ فعل، هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے

---

[1] شبہ فعل پانچ ہیں: (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل (۴) صفت مشبہ (۵) مصدر۔ یہ سب فعل کی طرح عمل کرتے ہیں اور عام طور پر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جیسے: قِیَامُ زَیْدٍ میں مصدر فاعل کی طرف مضاف ہے۔

[2] بارز اور مستتر کی تقسیم صرف ضمیر مرفوع متصل میں جاری ہوگی، نہ کہ ضمیر کی دیگر اقسام میں، چناں چہ مرفوع منفصل، ضمیر منصوب اور ضمیر مجرور میں یہ تقسیم جاری نہ ہوگی۔

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**قاعدہ (۱)**: جب فاعل اسمِ ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا اور تذکیر و تانیث میں دونوں مطابق ہوں گے، جیسے: قَامَ الرَّجُلُ (ایک مرد کھڑا ہوا)، قَامَ الرَّجُلَانِ (دو مرد کھڑے ہوئے)، قَامَ الرِّجَالُ (بہت سے مرد کھڑے ہوئے)، قَامَتِ الْمَرْءَ ةُ (ایک عورت کھڑی ہوئی)، قَامَتِ الْمَرْءَ تَانِ (دو عورتیں کھڑی ہوئیں)، قَامَتِ النِّسَاءُ (بہت سی عورتیں کھڑی ہوئیں)

**ترکیب**: قَامَ فعل، الرَّجُلُ فاعل، قَامَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**قاعدہ (۲)**: جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل (مرجع) کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: الرَّجُلُ قَامَ (ایک مرد کھڑا ہوا)، الرَّجُلَانِ قَامَا (دو مرد کھڑے ہوئے)، الرِّجَالُ قَامُوْا (بہت سے مرد کھڑے ہوئے)، الْمَرْءَ ةُ قَامَتْ (ایک عورت کھڑی ہوئی)، الْمَرْءَ تَانِ قَامَتَا (دو عورتیں کھڑی ہوئیں)، النِّسَاءُ قُمْنَ (بہت سی عورتیں کھڑی ہوئیں)

**ترکیب**: الرَّجُلُ مبتدا، قَامَ فعل، هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، قَامَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**قاعدہ (۳)**: جب فاعل مؤنث حقیقی[1] فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا، جیسے: قَامَتْ فَاطِمَةُ (فاطمہ کھڑی ہوئی) مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے، جیسے: ضَرَبَتِ الْيَوْمَ زَيْنَبُ فَاطِمَةَ، ضَرَبَ الْيَوْمَ زَيْنَبُ فَاطِمَةَ (زینب نے آج فاطمہ کی پٹائی کی)

**ترکیب**: ضَرَبَتْ فعل ماضی، الْيَوْمَ مفعول فیہ، زَيْنَبُ فاعل، فَاطِمَةَ مفعول بہ، ضَرَبَتْ فعل ماضی اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

---

[1] مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابل نر جاندار ہو۔

**قاعدہ (٥)**: جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو یا اسم ظاہر جمع مکسر ہو تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے،[1] جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا) قَالَ الرِّجَالُ، قَالَتِ الرِّجَالُ (بہت سے مردوں نے کہا)

**ترکیب**: طَلَعَ فعل، الشَّمْسُ فاعل، طَلَعَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**قاعدہ (٦)**: جب فاعل جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں، جیسے: الرِّجَالُ قَامُوْا/ قَامَتْ (بہت سے مرد کھڑے ہوئے)

## تمرین (۱۲)

مندرجہ ذیل جملوں فاعل اور فعل کی تذکیر و تانیث کو پہچان کر ان کی ترکیب کریں۔

خَرَجَ الطُّلَّابُ مِنَ الْفَصْلِ وَذَهَبُوْا إِلَى الْمَسْجِدِ، تُفْتَحُ الدَّكَاكِيْنُ الْآنَ، مَاجِدٌ وَسَاجِدٌ فَهِمَا الدَّرْسَ الْجَدِيْدَ، زَيْنَبُ قَتَلَتْ الْحَيَّةَ بِالْعَصَا، وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرٰى، اَلتُّجَّارُ فَتَحُوْا الدَّكَاكِيْنَ، الطَّيِّبَاتُ ذَهَبْنَ إِلَى الْمُسْتَشْفٰى، أَكَلَ النَّاسُ الطَّعَامَ وَشَرِبُوْا الشَّايَ الْحَارَّ، اَلْأَطْفَالُ لَعِبُوْا بِالْكُرَةِ الْقَدَمِ، اَلْأَوْلَادُ شَرِبُوْا الْقَهْوَةَ، النَّاسُ سَمِعُوْا الْقُرْآنَ وَالْأَذَانَ، رَجَعَ زُمَلَائِيْ مِنْ مَكَّةَ، غَسَلَتْ الطَّالِبَاتُ ثَوْبَهُمْ وَذَهَبْنَ إِلَى الْمَكْتَبَةِ، مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَناً، إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ، فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهٖ، طَبَخَتْ سُمَيَّةُ لَحْماً، حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا، اِشْتَعَلَتِ النَّارُ، قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ، إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ، هِنْدٌ قَرَأَ الْكِتَابَ.

# فعل کا بیان

**فعل کی تعریف**: فعل وہ لفظ ہے جس سے کسی کام کا تینوں زمانوں میں سے کسی ایک

---

[1] فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا اس وقت جائز ہے جبکہ فعل فاعل سے پہلے ہو لیکن اگر فعل فاعل سے بعد میں ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے جیسے: الشَّمْسُ طَلَعَتْ (سورج طلوع ہوا)

زمانہ میں ہونا یا کرنا معلوم ہو۔

فعل کی زمانے کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں: (١) فعل ماضی (٢) فعل مضارع (٣) فعل امر

**فعل ماضی:** وہ فعل ہے جو گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کو بتائے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْروًا (زید نے عمرو کو مارا)

**فعل ماضی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:** یہ ہے کہ مصدر کی علامت "نا"[1] گرا کر آخر میں حرف الف بڑھا دیں گے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) کَتَبَ مَاجِدٌ (ماجد نے لکھا) اور اگر مصدر کی علامت "نا" گرانے کے بعد آخر میں الف یا واو رہ جائے تو آخر میں "یا" بڑھا دیں گے، جیسے: رونا سے رویا، کھانا سے کھایا اور ہونا سے ہوا، چھونا سے چھوا، کرنا سے کیا، خلاف قاعدہ ہے۔

**ترکیب:** ضَرَبَ فعل ماضی مطلق، زَیْدٌ فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، ضَرَبَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**نوٹ:** فعل ماضی کے ترجمہ کی مزید وضاحت احقر کی کتاب "**رہنمائے صرف حصہ اول**" میں دیکھی جا سکتی ہے۔

**فعل مضارع:** وہ فعل ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام کو بتائے، جیسے: یَضْرِبُ زَیْدٌ (زید مارتا ہے یا مارے گا)

**فعل مضارع کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:** یہ ہے کہ مصدر کی علامت "نا" گرا کر حال کے ترجمہ کے آخر میں لفظِ تا ہے، تی ہے، تے ہیں، تی ہیں، اور مستقبل کے ترجمہ کے آخر میں لفظِ گا، گی، گے لگاتے ہیں، جیسے: یَقْعُدُ زَیْدٌ (زید بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا) یَضْرِبُ زَیْدٌ (زید مارتا ہے یا مارے گا)

---

[1] مصدر کی علامت یہ ہے کہ فارسی میں اس کے آخر میں "دن" یا "تن" اور اردو میں اس کے آخر میں "نا" ہوتا ہے۔

**ترکیب:** يَضْرِبُ فعل مضارع مثبت معروف، زَيْدٌ فاعل، يَضْرِبُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**نوٹ:** فعل مضارع کے ترجمہ کی مزید وضاحت احقر کی کتاب **"رہنمائے صرف حصہ اول"** میں دیکھی جا سکتی ہے۔

**فعل امر:** وہ فعل ہے جس کے ذریعہ زمانہ آئندہ میں کسی کام کی طلب کی جائے، جیسے: اضْرِبْ (تو مار)

**فعل امر کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:** یہ ہے کہ غائب کے صیغوں کے ترجمہ میں لفظِ چاہئے کہ لگاتے ہیں، جیسے: لِيَضْرِبْ زَيْدٌ (زید کو مارنا چاہئے یا چاہئے کہ زید مارے) اور حاضر کے صیغوں کے ترجمہ میں طلب کے معنی کا ہونا، جیسے: اضْرِبْ زَيْداً (تو زید کو مار)

**ترکیب:** اضْرِبْ فعل امر، اس میں أَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، زَيْداً مفعول بہ، اضْرِبْ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

**نوٹ:** فعل مضارع کے ترجمہ کی مزید وضاحت احقر کی کتاب **"رہنمائے صرف حصہ اول"** میں دیکھی جا سکتی ہے۔

## تمرین (۱۴)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

**كَتَبَ مَاجِدٌ الرِّسَالَةَ، قَرَأَ حَامِدٌ الْكِتَابَ، أَعَدَّ اللّٰهُ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ، فَاسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ، وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ، اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ، يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ، رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَداً آمِناً، وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ، إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً، لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ،**

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ، مَنْ أَكَلَ طَيِّباً وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

# فعل لازم و متعدی کا بیان

فعل کی معنی کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں؛(۱)فعل لازم (۲)فعل متعدی

**فعل لازم:** وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، جیسے: قَعَدَ زَيْدٌ (زید بیٹھا)

**ترکیب:** قَعَدَ فعل ماضی، زَيْدٌ فاعل، قَعَدَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فعل لازم کی پہچان:** فعل ماضی کے اردو ترجمے میں فاعل کے بعد لفظِ نے (علامت فاعل) نہ آئے، جیسے: قَعَدَ زَيْدٌ (زید بیٹھا)

**فعل متعدی:** وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ اس کو مفعول کی بھی ضرورت ہو، جیسے: فَتَحَ طَارِقٌ الْأُنْدُلُسَ.

**ترکیب:** فَتَحَ فعل ماضی، طَارِقٌ فاعل، الْأُنْدُلُسَ مفعول فیہ، فَتَحَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فعل متعدی کی پہچان:** فعل ماضی کے اردو ترجمے میں علامت فاعل ''نے'' اکثر آئے[۱] جیسے: قَرَأَ مَاجِدٌ كِتَاباً (ماجد نے ایک کتاب پڑھی)

## فعل متعدی کی قسمیں

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں؛(۱) متعدی بیک مفعول (۲) متعدی بدو مفعول (۳) متعدی بسہ مفعول

**متعدی بیک مفعول:** وہ فعل متعدی ہے جو فاعل کے علاوہ صرف ایک مفعول کا تقاضہ کرے، اور اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

---

[۱] بعض صورتوں میں ''نے'' نہیں آتا جہاں فعل لازم کو حرفِ جر یا ہمزہ وغیرہ کے ذریعہ متعدی کیا گیا ہو، جیسے: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ ان کا نور لے گیا) أَذْهَبَ زَيْدٌ بَكْراً (زید بکر کو لے گیا)

(۱) وہ فعل متعدی جو ہمیشہ براہِ راست یعنی بغیر حرف جر کے ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ زَيْداً (میں نے زید کو دیکھا)

**ترکیب:** رَأى فعل، تُ ضمیر فاعل، زَيْداً مفعول بہ، رَأى فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) وہ فعل متعدی جو ہمیشہ حرفِ جر کے واسطے سے ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے، جیسے: تَصَدَّقْتُ بِمَا فَضَلَ عَنْ حَاجَتِيْ عَلَى الْفُقَرَاءِ (میں نے فقرا پر اپنی ضرورت سے زائد چیز کو صدقہ کردیا)

**ترکیب:** تَصَدَّقَ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، ب حرف جر، مَا اسم موصول، فَضَلَ فعل ماضی، اس میں ضمیر هُوَ پوشیدہ فاعل، عَنْ حرف جر، حَاجَتِيْ مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق فَضَلَ فعل کے، فَضَلَ فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق اول ہوا تَصَدَّقَ فعل کے، عَلَى الْفُقَرَاءِ جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی ہوا، تَصَدَّقَ فعل ماضی اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) وہ فعل متعدی جو کبھی براہِ راست متعدی ہوتا ہے، اور کبھی حرفِ جر کے واسطے سے، جیسے: شَكَرْتُ لِأَخِيْ (میں نے اپنے بھائی کا شکریہ ادا کیا) سَأَشْكُرُهٗ (عنقریب میں اس کا شکر ادا کروں گا)

**ترکیب:** شَكَرَ فعل، تُ ضمیر فاعل، لام حرف جر، أَخِيْ مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق شَكَرَ فعل کے، شَكَرَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) وہ فعل متعدی جو کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے، اور کبھی لازم ہوتا ہے، جیسے: لازم کی مثال: رَجَعْنَا إِلَى الْبَيْتِ (ہم سب گھر واپس ہوئے ہیں)

**ترکیب:** رَجَعَ فعل، نا ضمیر فاعل، إِلى الْبَيْتِ جار مجرور سے مل کر متعلق رَجَعَ فعل کے، رَجَعَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**متعدی کی مثال:** اِرْجِعُوْا أَخَاكُمْ إِلى الْبَيْتِ (تم لوگ اپنے بھائی کو گھر لوٹا دو)

**ترکیب:** اِرْجِعُوْا فعل امر، اس میں واؤ ضمیر فاعل، أَخَاكُمْ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، إِلى الْبَيْتِ جار مجرور سے مل کر متعلق اِرْجِعُوْا کے، اِرْجِعُوْا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

## تمرین (١٤)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

كُلُوْا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهُ، رَأَيْتُ أَسَاتِذَتِيْ مِنْ بَعِيْدٍ فَعَرَفْتُهُمْ، وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنٰكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ، الشَّرِيْفُ لاَ يَسْخَرُ مِنْ أَحَدٍ، رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ، إِنْ يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِنْ يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ، قَصَدَ الْقَرْيَةَ زَمِيْلاَيَ أَحَدُهُمَا يَقْصِدُ لِصَدِيْقِهِ وَالآخَرُ يَقْصِدُ إِلىٰ أُسْتَاذِهِ، فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يَرْضىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ، اَلْحَقُّ لاَ يُعْرَضُ عَنْهُ، وَآخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ، أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ، فَسَوْفَ يَأْتِيْ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ، اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ، إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ.

# فعل متعدی بدو مفعول کا بیان

**متعدی بدو مفعول:** وہ فعل متعدی ہے جو ہمیشہ دو مفعولوں کا تقاضہ کرے، اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔

**پہلی قسم**: وہ فعل متعدی ہے جو پہلے مفعول کی طرف تو بنفسہ متعدی ہوتا ہے، مگر دوسرے مفعول کی طرف کبھی تو بنفسہ متعدی ہوتا ہے، اور کبھی حرفِ جر کے واسطے سے، جیسے: يَأْمُرُ الْإِسْلَامُ أَهْلَهُ إِقَامَةَ / بِإِقَامَةِ الصَّلَوَاتِ فِيْ أَوْقَاتِهَا أَيْنَما كَانُوْا (اسلام اپنے ماننے والوں کو پانچوں نمازوں کی اپنے اوقات میں قائم کرنے کا حکم دیتا ہے، چاہے وہ کہیں بھی ہوں)

**ترکیب**: يَأْمُرُ فعل مضارع، الْإِسْلَامُ فاعل، أَهْلَهُ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ اول، إِقَامَةَ مضاف، الصَّلَوَاتِ مضاف الیہ فاعل، فِيْ أَوْقَاتِهَا جار مجرور سے مل کر متعلق إِقَامَةَ مصدر کے، إِقَامَةَ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مفعول بہ ثانی، أَيْنَما ظرف مضاف، كَانُوْا فعل ناقص مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ يَأْمُرُ کے، يَأْمُرُ فعل مضارع اپنے فاعل دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**دوسری قسم**: وہ فعل متعدی ہے جو اپنے دونوں مفعولوں کی طرف براہِ راست متعدی ہوتا ہے، اور وہ دونوں مفعول مصداق کے اعتبار سے الگ الگ ہوتے ہیں؛ لیکن پہلے میں فاعلیت کی صلاحیت ہوتی ہے، جیسے: كَسَوْتُ زَيْداً جُبَّةً (میں نے زید کو جبہ دیا)

**ترکیب**: كَسىٰ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، زَيْداً مفعول بہ اول، جُبَّةً مفعول بہ ثانی، كَسىٰ فعل ماضی اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**تیسری قسم**: وہ فعل متعدی ہے جو اپنے دو مفعولوں کی طرف براہِ راست متعدی ہوتا ہے، اور دونوں مفعول حقیقت میں مبتدا و خبر ہوتے ہیں، جیسے: عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلاً (مجھے یقین ہے کہ زید فاضل ہے)

**ترکیب**: عَلِمَ فعل، تُ ضمیر فاعل، زَيْداً مفعول بہ اول، فَاضِلاً مفعول بہ ثانی، عَلِمَ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## تمرین (۱۵)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ زَيْداً زَيْنَبَ/ بِزَيْنَبَ، سَمَّانِي وَالِدِيْ وَاصِفَ اَحْمَدَ/ بِوَاصِفَ اَحْمَدَ، وَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْماً، مَنَحَ اللّٰهُ الإِنْسَانَ الْعَقْلَ وَالْفِطْرَةَ السَّلِيْمَةَ، أَلْبَسَكَ اللّٰهُ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ، عَلِمْتُ الصَّلاةَ فَرِيْضَةً لاَزِمَةً عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ عَاقِلٍ بَالِغٍ، أَجِدُ الْعِلْمَ وَسِيْلَةً بِكُلِّ فَضِيْلَةٍ، ظَنَّنِيْ بَكْرٌ قَائِداً نَاجِحاً، حَسِبْتُكُمَا عَالِمَيْنِ عَامِلَيْنِ، زَعَمْتُ أَنَّهُ عَاقِلٌ.

# متعدی بسہ مفعول کا بیان

**متعدی بسہ مفعول:** وہ فعل متعدی ہے جس کو تین مفعول بہ کی ضرورت ہو، جیسے:

أَعْلَمْتُ زَيْداً عَمْرواً فَاضِلاً (میں نے زید کو بتلایا کہ عمرو فاضل ہے)

متعدی بسہ مفاعل یہ ہیں: (۱) أَعْلَمَ (خبر دینا، بتلانا) (۲) أَرىٰ (بتلانا) (۳) أَنْبَأَ (خبر دینا) (۴) أَخْبَرَ (خبر دینا) (۵) خَبَّرَ (خبر دینا) (٦) نَبَّأَ (خبر دینا) (۷) حَدَّثَ (بتلانا)

**فائدہ:** أَعْلَمَ اور أَرىٰ کے علاوہ باقی پانچ افعال کا اصل استعمال یہ ہے کہ پہلے مفعول کی طرف بنفسہ متعدی ہوتے ہیں، اور دوسرے مفعول کی طرف حرف جر "ب" یا "عن" کے ذریعہ، جیسے: أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ، نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ، أَخْبَرَنَا الْقُرْآنُ بِإِعْجَازِهِ بِنَفْسِهِ، خَبَّرَنَا كِتَابُ اللّٰهِ بِرِسَالَةِ مُوْسىٰ وَعِيْسىٰ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ، حَدَّثَنِيْ زُمَلَائِيْ بِتَوَقُّفِ الدِّرَاسَةِ الْيَوْمَ.

## تمرین (١٦)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

أَعْلَمَنِيْ أَشْمَالُ صَمِيْدَةَ ذَكِيَّةً، هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ

اَلَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ، قُلْ أَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ أَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاءَ كَلَّا، أَخْبَرَتْنِيْ أُخْتِيْ مُعَلِّمَاتِهَا فَاضِلَاتٍ، سَأُحَدِّثُ أَبِيْ إِخْوَتِيْ غَافِلِيْنَ عَنِ الدَّرْسِ، خَبَّرْتُمُوْنِيْ بَنَاتِ سَالِمٍ عَالِمَاتٍ، فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ، أَرَيْتُ زُمَلَائِيَ الْأُسْتَاذَيْنِ عَبْدَ الْخَالِقِ وَعَبْدَ الرَّشِيْدِ مُعَلِّمَيْنِ مَاهِرَيْنِ، وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ.

## صلاۃ کی اہمیت وضرورت

عربی زبان اپنی وسعت اور کشادہ دانی کے لیے بے نظیر و بے مثال ہے، اس کے اندر غیر معمولی زرخیزی اور شادابی پائی جاتی ہے، ایک کلمہ سے بے شمار معانی پیدا کرنا اور اس کے مواقع استعمال میں تنوع پیدا کرنا بس یہ عربی زبان کا ہی حصہ ہے۔

ہماری اردو زبان میں اس طرح کی کوئی بات نہیں پائی جاتی ہے، لہذا عربی زبان کی اس خصوصیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں عربی زبان کا ہی مطالعہ کرنا پڑے گا، مثلاً عربی کا ایک فعل ہے، ''ضَرَبَ'' صلات کے بدلنے سے اس کے کئی معانی ہو جاتے ہیں، اگر ''ضَرَبَ'' سے براہِ راست مفعول بہ پر عمل دلایا جائے تو اس کے معنی مارنے کے ہوتے ہیں، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً (زید نے عمر کو مارا) اور اگر ''فی'' حرف جر اس کا صلہ ہو تو اس کے معنی چلنے اور پھرنے کے آتے ہیں، جیسے: إِنَّ النَّاسَ يَضْرِبُوْنَ فِيْ الْأَرْضِ (بے شک تمام انسان زمین پر چلتے پھرتے ہیں) اور اگر اس کا صلہ لفظ ''عن'' ہو تو اس کے معنی اعراض کرنے کے ہوتے ہیں، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَنِ الْعَمَلِ (زید نے کام کرنے سے اعراض کیا)

اسی طرح ''دَعَا، يَدْعُوْ'' کے معنی بلانے کے ہوتے ہیں اگر اس کا صلہ ''إِلٰى'' ہو، جیسے: دَعَوْتُ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ (میں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا، میں نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی) اور اگر ''لام'' حرف جر صلہ ہو تو اس کے معنی دعا کرنے کے

ہوتے ہیں، جیسے: دَعَوْتُ اللّٰهَ لِزَيْدٍ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ (میں نے اللہ سے زید کے لیے خیر و برکت کی دعا کی)

اور اگر اس کا صلہ "علی" ہو تو اس کے معنی بددعا کے ہوتے ہیں، جیسے: دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَى الظَّالِمِيْنَ (میں نے اللہ سے ظالمین کے لیے بددعا کی) لیکن صلات کے تعلق سے افعال کے معانی میں جو تغیر واقع ہوتا ہے اس کے باقاعدہ اصول وضوابط نہیں ہیں، کہ اگر ان کو یاد کرلیا جائے تو بوقت ضرورت ان کو برتنے میں آسانی ہو، بلکہ اس کا تعلق مطالعہ ادب کی کتابوں کی ورق گردانی اور مزاولت سے ہے۔

ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بعض افعال متعدی اپنے معنی کی ادائیگی کے لیے کسی مخصوص صلہ (حرف جر) کے محتاج ہوتے ہیں، اس کا علم عقل و ذہانت سے حاصل نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں، بلکہ اس کا تعلق اہل عرب کے عام استعمال سے ہے مثلاً "ذَهَبَ" کے معنی جانے کے ہیں، اب جانے کا کام جہاں تک یا جس کے پاس ہوگا عربی تعبیر کے اعتبار سے اس جگہ یا اسم پر حرف جار "إِلٰى" کا داخل کرنا ضروری ہے، مثلاً آپ کو کہنا ہو، میں مسجد جارہا ہوں، تو اس کی عربی تعبیر ہوگی، أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَسْجِدِ، یہ کوئی ضروری نہیں کہ اردو جملہ میں لفظ تک یا طرف بھی لگا ہوا ہو۔

اسی طرح اگر آپ کو کہنا ہو میں نے زید کو سلام کیا تو اس کی عربی تعبیر ہوگی سَلَّمْتُ عَلٰى زَيْدٍ یہ اور بات ہے کہ ہماری اردو زبان کے اعتبار سے علی کا استعمال غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، پس اگر آپ اردو کا خیال کرتے ہوئے صرف اتنا کہیں: سَلَّمْتُ زَيْداً تو یہ ایک غلط تعبیر ہوگی، عام طور سے طلبہ اس چیز میں غلطی کرتے ہیں۔

اسی طریقہ سے عربی میں ایک فعل ہے "حَصَلَ" بغیر کسی صلہ کے ساتھ اس کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کا وجود میں آنا، یا واقع ہونا، لیکن اگر اس کو "عَلٰى" صلہ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس کے معنی کسی چیز کو حاصل کرنے کے ہوتے ہیں، مثلاً آپ کو کہنا ہو؛

میں نے علم حاصل کیا، تو اس کو آپ یوں تعبیر کر سکتے ہیں، حَصَلْتُ علی الْعِلْمِ یہ اور بات ہے کہ اگر ہم "حصل" کو باب تفعیل میں لے جائیں تو پھر علیٰ حرف کی ضرورت نہیں رہتی، اور اب اس کی تعبیر ہوگی: حَصَّلْتُ الْعِلْمَ.

اسی طرح عربی میں "القول" مادہ کا کوئی بھی فعل اپنے مفعول بہ پر لام حرف جر کے واسطے سے داخل ہوتا ہے، مثلاً آپ اردو میں کہیں: میں نے زید سے کہا تو اس کی عربی تعبیر ہوگی؛ قُلْتُ لِزَيْدٍ.

## تمرین (۱۷)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

يَغْفُلُ زَيْدٌ عَنِ الذِّهَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ، يَتَمَرَّنُ مَاجِدٌ عَلىٰ التَّكَلُّمِ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، سَمَحَ الْأُسْتَاذُ لِلتِّلْمِيْذِ بِالذِّهَابِ إِلىٰ الْبَيْتِ، وَصَلَ رَاشِدٌ إِلىٰ دِهْلِي، يُوَاظِبُ خَالِدٌ عَلىٰ أَدَاءِ الصَّلَاةِ، أَتىٰ زَيْدٌ بِصُنْدُوْقٍ جَيِّدٍ، سَافَرْتُ إِلىٰ دِهْلِي رَاكِباً الْقِطَارَ، اعْتَذَرَ التِّلْمِيْذُ إِلىٰ الْأُسْتَاذِ بِمَرَضِهِ، يَمِيْلُ النَّاسُ إِلىٰ الْحَضَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ فِي الْعَصْرِ الرَّاهِنِ، سَلَّمَ زَيْدٌ الرِّسَالَةَ إِلىٰ حَامِدٍ، رَغَّبَ الْعُلَمَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْجِهَادِ، يَعْمِدُ الْمُصَلُّوْنَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَدَاءِ الْفَرِيْضَةِ، أَحْسِنْ إِلىٰ الْخَلْقِ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ، عِبَادُ اللّٰهِ الصَّالِحُوْنَ يَتَقَرَّبُوْنَ إِلىٰ اللّٰهِ تَعَالىٰ، إِلْتَحَقَ زَيْدٌ بِدَارِ الْعُلُوْمِ دِيُوْبَنْد، كَانَ يَسْخَرُ الْكُفَّارُ بِالْمُسْلِمِيْنَ.

# حال اور ذوالحال کا بیان

**حال:** وہ اسم نکرہ منصوب[1] ہے جو فاعل کی اس وقت کی ہیئت و کیفیت بیان کرے، جب فعل واقع ہو رہا ہو، جیسے: قَدِمَ الضَّيْفُ مَاشِياً (مہمان چل کر آیا) یا مفعول کی، جیسے:

[1] حال اگر مفرد ہو یا جمع مکسر ہو، تو علامت نصب فتحہ ہوتا ہے، اور اگر حال تثنیہ ہو، تو "ی" ماقبل مفتوح، جمع مذکر سالم ہو تو "ی" ماقبل مکسور ہوتا ہے، اور اگر جمع مؤنث سالم ہو تو علامت نصب کسرہ ہوتا ہے۔

ضَرَبْتُ زَیْداً مَشْدُوْداً (میں نے زید کو باندھ کر مارا) یا دونوں کی، جیسے: لَقِیْتُ زَیْداً رَاکِبَیْنِ (میں نے زید سے ملاقات کی اس حال میں ہم دونوں سوار تھے)

**ترکیب:** قَدِمَ فعل ماضی معروف، الضَّیْفُ ذوالحال، مَاشِیاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، قَدِمَ فعل ماضی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**ترکیب:** ضَرَبَ فعل، تُ ضمیر فاعل، زَیْداً ذوالحال، مَشْدُوْداً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، ضَرَبَ فعل ماضی معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**ذو الحال:** وہ اسم ہے جس کی ہیئت بیان کی جائے، اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے اور حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: قَدِمَ الضَّیْفُ مَاشِیاً میں الضَّیْفُ.

**فائدہ:** حال کبھی مفرد کی شکل میں ہوتا ہے، اور کبھی جملہ کی شکل میں۔

# حال مفرد کی شکل میں

حال مفرد کا مطلب یہ ہے کہ وہ جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ اور شبہ جملہ نہ ہو اگر چہ وہ تثنیہ اور جمع ہی کیوں نہ ہو، جیسے: خَرَجَ التِّلْمِیْذُ مَاشِیاً عَلیٰ قَدَمَیْهِ (طالب علم اپنے پیر سے چل کر نکلا) خَرَجَ التِّلْمِیْذَانِ مَاشِیَیْنِ عَلیٰ الْأَقْدَامِ، التَّلَامِیْذُ خَرَجُوْا مَاشِیْنَ عَلیٰ الْأَقْدَامِ.

**ترکیب:** خَرَجَ فعل ماضی مطلق، التِّلْمِیْذُ ذوالحال، مَاشِیاً اسم فاعل، عَلیٰ حرف جر، قَدَمَیْهِ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق مَاشِیاً کے، مَاشِیاً اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، خَرَجَ فعل ماضی مطلق اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**نوٹ:** حال اگر مفرد ہو تو حال اور ذوالحال کے درمیان تذکیر و تانیث اور افراد تثنیہ اور جمع کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے جیسا کہ مثالوں واضح ہے۔

# حال جملہ کی شکل میں

حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے، جو جملہ کسی اسم معرفہ کے بعد لایا جائے، تو وہ حال بنتا ہے، خواہ جملہ اسمیہ ہو، جیسے: وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ (اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اس حال میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا)

**ترکیب:** واؤ حرف عطف، دَخَلَ فعل ماضی مطلق، اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، جَنَّتَهٗ مرکب اضافی ہو کر ذوالحال، وَاوْ حالیہ، هُوَ مبتدا، ظَالِمٌ اسم فاعل، لام حرف جر، نَفْسِهٖ مرکب اضافی ہو کر لام حرف جر کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ظَالِمٌ اسم فاعل کے، ظَالِمٌ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، دَخَلَ فعل ماضی مطلق اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یا جملہ فعلیہ ہو، جیسے: رَجَعَ التِّلْمِيْذُ إِلٰى بَيْتِهٖ يَشْكُرُ لِمُعَلِّمِهٖ (طالب علم اپنے گھر لوٹا اس حال میں کہ وہ اپنے استاذ صاحب کا شکریہ ادا کر رہا تھا، طالب اپنے گھر اپنے استاذ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لوٹا)

**ترکیب:** رَجَعَ فعل ماضی مطلق، التِّلْمِيْذُ ذوالحال، إِلٰى حرف جر، بَيْتِهٖ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق رَجَعَ فعل کے، يَشْكُرُ فعل مضارع، اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، لام حرف جر، مُعَلِّمِهٖ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق يَشْكُرُ فعل کے، يَشْكُرُ فعل مضارع اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر رَجَعَ کا فاعل، رَجَعَ فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یا شبہ جملہ ہو، شبہ جملہ سے مراد جار مجرور اور ظرف ہے:

جیسے جار مجرور کی مثال: رَأَيْتُ الْمُعَلِّمَ فِي الْفَصْلِ (میں نے استاذ محترم کو

دیکھا اس حال میں کہ وہ درسگاہ میں تھے، میں نے استاذ محترم کو درسگاہ میں دیکھا)

**ترکیب:** رَأی فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، الْمُعَلِّمَ ذوالحال، فِيْ حرف جر، الْفَصْلِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق کَائِناً اسم فاعل کے، کَائِناً اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، رَأی فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ظرف کی مثال: شَاهَدْتُ الطُّيُوْرَ فَوْقَ الشَّجَرَةِ (میں نے بہت سارے پرندوں کا مشاہدہ کیا اس حال میں کہ وہ درخت پر تھے، میں نے بہت سارے پرندوں کا درخت پر مشاہدہ کیا)

**ترکیب:** شَاهَدَ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، الطُّيُوْرَ ذوالحال، فَوْقَ اسم ظرف مضاف، الشَّجَرَةِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق مَوْجُوْداً کے، مَوْجُوْداً اسم مفعول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، شَاهَدَ فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

# حال کے متعلق ضروری باتیں

**نوٹ:** حال اگر جملہ ہو، تو اس کا خبر ہونا اور اس جملہ میں رابط کا ہونا ضروری ہے، یعنی حال جب جملہ ہوگا، تو وہ جملہ خبریہ ہوگا، اور اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک ربط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوگی، وہ ربط یا تو صرف لفظ واوٴ ہوگا یا صرف ضمیر ہوگی، یا لفظ واوٴ اور ضمیر دونوں ہوں گے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

وہ جملہ خبریہ جو حال واقع ہوتا ہے اس کی پانچ قسمیں ہیں؛

(۱) جملہ اسمیہ (۲) فعل ماضی مثبت (۳) فعل ماضی منفی (۴) فعل مضارع مثبت (۵) فعل مضارع منفی

(۱) جب جملہ اسمیہ حال واقع ہو تو اس صورت میں ربط تین طرح حاصل ہوتا ہے؛

(الف) لفظ واؤ اور ضمیر دونوں سے، جیسے: جِئْتُ وَ أَنَا رَاكِبٌ (میں آیا اس حال میں کہ میں سوار تھا، میں سوار ہونے کی حالت میں آیا، میں سوار ہو کر آیا)

**ترکیب:** جَاءَ فعل، تُ ضمیر فاعل ذوالحال، واؤ حالیہ، أَنَا مبتدا، رَاكِبٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ب) صرف واؤ سے، جیسے: لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ (آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے)

**ترکیب:** لام قسمیہ، إِنْ حرف شرط، أَكَلَ فعل ماضی، ہٗ ضمیر مفعول بہ، الذِّئْبُ ذوالحال، واو حالیہ، نَحْنُ مبتدا، عُصْبَةٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، أَكَلَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جزا محذوف۔

(ج) صرف ضمیر سے، جیسے: تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ (آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے)

**ترکیب:** تَرَى فعل مضارع، اس میں أَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، الَّذِيْنَ اسم موصول، كَذَبُوْا فعل ماضی، اس میں واو ضمیر فاعل، عَلَى اللّٰهِ جار مجرور سے مل کر متعلق كَذَبُوْا کے، كَذَبُوْا فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال، وُجُوْهُهُمْ مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مُسْوَدَّةٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، تَرَى فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جب فعل مضارع مثبت بغیر لفظِ قَدْ کے حال واقع ہو تو اس صورت میں ربط کے لیے صرف ضمیر کافی ہے، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ يَقْرَأُ [1] (میرے پاس زید پڑھتا ہوا آیا)

[1] یقرا صیغہ واحد غائب ہے اس میں ضمیر غائب هُوَ مستتر رہتی ہے جو جملے میں ربط کا کام دیتی ہے۔

اور اگر لفظِ قَـــدْ کے ساتھ حال واقع تو واؤ اور ضمیر دونوں واجب ہیں، جیسے: لِـــمَ تُـؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ (مجھے تم لوگ کیوں ستاتے ہو حالاں کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں)

(۳) جب فعل مضارع منفی حال واقع ہو تو اس صورت میں بھی ربط تین طرح حاصل ہوتا ہے۔[1]

(الف) لفظِ واؤ اور ضمیر دونوں سے ہوں گے، جیسے: جَـاءَ نِـيْ زَيْـدٌ وَمَـا يَتَـكَلَّمُ غُلَامُهُ (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام بات نہیں کر رہا ہے)

(ب) صرف واؤ سے، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ مَايَتَكَلَّمُ غُلَامُهُ.

(ج) صرف ضمیر سے، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَمَايَتَكَلَّمُ عَمْرٌو.

(۴) جب فعل ماضی مثبت حال واقع ہو تو اس صورت میں بھی ربط تین طرح حاصل ہوگا، لیکن اس صورت میں فعل ماضی پر لفظِ قَدْ کا داخل کرنا ضروری ہے، جیسے:

(الف) لفظ واؤ اور ضمیر دونوں سے، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَقَدْ خَرَجَ غُلَامُهُ.

(ب) صرف لفظِ واؤ سے، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌقَدْ خَرَجَ غُلَامُهُ.

(ج) صرف ضمیر سے، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَقَدْ خَرَجَ عَمْرٌو.

(۵) اور جب فعل ماضی منفی حال واقع ہو تو اس صورت میں ربط کے لیے وہی صورتیں ہیں جو فعل ماضی مثبت میں ہے لیکن اس صورت میں فعل ماضی پر لفظِ قد کا داخل کرنا ضروری نہیں ہے، جیسے:

(الف) جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَمَا خَرَجَ غُلَامُهُ.

---

[1] فعل مضارع منفی حال کے لیے ادواتِ نفی مثلاً: لَمْ، لَمَّا، لَا اور مَا شامل ہیں، اگر لفظِ لَا کے ساتھ فعل مضارع حال بن رہا ہو تو صرف ضمیر رابط ہوگی، واؤ کا لانا درست نہیں، جیسے: وَمَـا لَـنَـا لَا نُـؤْمِـنُ بِاللّٰهِ، مَا مبتدا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ ہے، لَنَا خبر ہے، اور لَا نُؤْمِنُ کا جملہ حال ہے، رابط ضمیر متکلم ہے، اگر کہیں واؤ آجائے تو مبتدا مقدر ہوگا۔

(ب)جَاءَ نِيْ زَيْدٌ مَا خَرَجَ غُلامُهُ.

(ج)جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَمَا خَرَجَ عَمْرٌو. (شرح جامی)

## تمرین (۱۸)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

وَجَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ، فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً يَتَرَقَّبُ، وَلَا تَمْشِ فِيْ الْأَرْضِ مَرَحاً، وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا، فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَلَاوَمُوْنَ، رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفاً، فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ الْمِحْرَابِ، أَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ، وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ، حَضَرَ الضُّيُوْفُ وَ الْمُضِيْفُ غَائِبٌ، جَاءَ الطَّبِيْبُ قَدْ فَرَّ الْمَرِيْضُ، يُكَفَّنُ الشَّهِيْدُ فِيْ ثَوْبِهٖ، لَا تَأْكُلُوْا الطَّعَامَ حَارًّا، خَرَجَ الْأَوْلَادُ وَهُمْ فَرِحُوْنَ، لَا تَعْثَوْا فِيْ الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ، اصْطَادَ الصَّيَّادُ الْغِزْلَانَ يَخْتَبِيْ بَيْنَ الْأَشْجَارِ، بَعَثَ اللّٰهُ رُسُلَهُ يُبَشِّرُوْنَ النَّاسَ بِالْخَيْرِ، خَرَجَ الْأَطْفَالُ فِيْ حُلَّتِهِمْ النَّظِيْفَةِ إِلٰى مَدْرَسَتِهِمْ، شُوْهِدَ الصَّيَّادُوْنَ فَوْقَ ضِفَّةِ النَّهْرِ وَالْأَسْمَاكُ تَحْتَ الْمَاءِ، جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ، لَا تَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وأَنْتُمْ سُكٰرٰى، جِئْتُ و أَنْتَ رَاكِبٌ، اِسْتَيْقَظْتُ مِنَ النَّوْمِ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

# مستثنی اور مستثنی منہ کا بیان

**مستثنی:** وہ اسم ہے جس کو إلّا یا اس کے علاوہ ادواتِ استثنا میں سے کسی ایک کے بعد ذکر کیا جائے؛ تاکہ معلوم ہو کہ جو حکم اس پر لگایا گیا ہے وہ اس کے ماقبل (مستثنی منہ) کے حکم کے خلاف ہے، جیسے: لَقِيْتُ طُلَّابَ دَارِ الْعُلُوْمِ إِلَّا زَيْداً وَعَمْرواً (میں نے دارالعلوم کے طلبہ سے ملاقات کی سوائے زید اور عمرو کے/ میں نے زید اور عمر کے علاوہ دارالعلوم کے طلبہ سے ملاقات کی)

**مستثنیٰ منہ**: إِلَّا اور اس کے علاوہ ادواتِ استثنا سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جیسے: لَقِيْتُ طُلَّابَ دَارِ الْعُلُوْمِ إِلَّا زَيْداً وَعَمْرواً میں طُلَّابَ دَارِ الْعُلُوْمِ.

**ترکیب**: لَقِيَ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، طُلَّابَ مضاف، دَارِ الْعُلُوْمِ مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثنا، زَيْداً معطوف علیہ وَاو حرف، عَمْرواً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ، لَقِيَ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کلماتِ استثنا گیارہ ہیں؛

(۱) إِلَّا (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۲) غَيْرَ (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۳) سِوىٰ (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۴) سَوَاء (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۵) حَاشَا (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (٦) خَلاَ (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۷) عَدَا (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۸) مَا خَلاَ، (۹) مَا عَدَا (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر) (۱۰) لَيْسَ، (۱۱) لاَ يَكُوْنُ (مگر، سوائے، علاوہ، بجز، بدون، ہاں، البتہ، لیکن، بلکہ، پر)

**فائدہ**: مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کلمات استثنا سے پہلے کلامِ موجب واقع ہو، تو اس کا ترجمہ کرنے کا دو طریقہ ہیں۔[1]

---

[1] کلام موجب وہ کلام ہے جس میں نفی نہی اور استفہامِ انکاری نہ ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا)

**پہلا طریقہ:** کلماتِ استثنا سے پہلے جو جملہ ہوگا سب سے پہلے اس کا ترجمہ کریں گے، پھر کلماتِ استثنا کے بعد کا پھر کلماتِ استثنا کا، جیسے: لَقِيتُ طُلَّابَ دَارِ الْعُلُوْمِ إِلَّا زَيْداً وَعَمْرواً (میں نے دار العلوم کے طلبہ سے ملاقات کی سوائے/مگر/علاوہ/بجز زید اور عمرو کے)

**دوسرا طریقہ:** کلماتِ استثنا کے مابعد کا سب سے پہلے ترجمہ کریں گے پھر کلمات استثنا کا پھر کلماتِ استثنا کے ماقبل کا، جیسے: لَقِيتُ طُلَّابَ دَارِ الْعُلُوْمِ إِلَّا زَيْداً وَعَمْرواً (میں نے زید اور عمر کے علاوہ دار العلوم کے طلبہ سے ملاقات کی)

اور اگر کلمات استثنا سے پہلے کلامِ غیر موجب واقع ہو تو اس کا بھی ترجمہ دو طرح ہوتا ہے۔[1]

**پہلا طریقہ:** سب سے پہلے کلماتِ استثنا سے پہلے جو جملہ ہوگا اس کا ترجمہ کریں گے پھر کلماتِ استثنا کا پھر کلماتِ استثنا کے مابعد کا، جیسے: مَا جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً (میرے پاس قوم نہیں آئی مگر زید آیا)

**دوسرا طریقہ:** سب سے پہلے کلماتِ استثنا کے ماقبل کا ترجمہ کریں گے پھر لفظِ صرف، محض وغیرہ لگائیں گے، پھر کلماتِ استثنا کے مابعد کا ترجمہ کریں گے،[2] جیسے: وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (اور آپ تو محض ہمارے جیسے بشر ہو)

---

[1] کلامِ غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہامِ انکاری ہو، جیسے: مَا جَاءَ زَيْدٌ، لَا تَضْرِبْ زَيْداً، هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (احسان کی بدلہ صرف احسان ہی ہوتا ہے)

[2] دراصل اس صورت میں دو نفی (ایک کلام غیر موجب کی نفی اور دوسری کلمۂ استثنا کی نفی) ایک ساتھ جمع ہو گئی اور ضابطہ ہے جب دو نفی ایک ساتھ جمع ہو جائے، تو وہ نفی نفی اثبات ہو جاتا ہے، اور حصر بھی پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے اس صورت میں ترجمہ اثبات اور حصر کے ساتھ کریں گے، جیسے: مَا جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً (میرے پاس صرف زید ہی آیا)

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں؛ (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع

**مستثنیٰ متصل:** وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور کلمۂ استثنا کے ذریعہ ما قبل کے حکم سے نکالا گیا ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً (میرے پاس زید کے علاوہ قوم آئی)

**مستثنیٰ منقطع:** وہ مستثنیٰ ہے جو کلمۂ استثناء کے بعد مذکورہ ہو اور مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ منہ سے نہ نکالا گیا ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً (میرے پاس گدھے کے علاوہ قوم آئی)

مستثنیٰ منہ کے مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں؛ (۱) مستثنیٰ مفرغ (۲) مستثنیٰ غیر مفرّغ

**مستثنیٰ مفرّغ:** وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: لاَ يَهْدِيْنَا إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ہمیں صرف اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی راہ دکھلاتی ہیں)

**مستثنیٰ غیر مفرّغ:** وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: مَا جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً (میرے پاس صرف زید آیا)

## مستثنیٰ کے اعراب کا بیان

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں؛ (۱) وجوب نصب (۲) نصب اور ما قبل سے بدل (۳) اعراب بحسب عوامل (۴) جر۔

وجوب نصب کی چار صورتیں ہیں؛

**(الف)** مستثنیٰ متصل إِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً.

**(ب)** مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً.

**(ج)** مستثنیٰ خلا اور عدا کے بعد واقع ہو، اکثر علماء کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مجرور

ہوتا ہے یہ ان کو حرف جر مانتے ہیں اور مَا خَلا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لاَ يَكُوْنُ کے بعد ہو، تمام علماء کے نزدیک، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ مَا خَلاَ زَيْداً (میرے پاس قوم آئی اس حال میں کہ خالی ہے قوم کا آنا زید سے)

(۵) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو کلامِ موجب ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ إِلَّا زَيْدَانِ الْقَوْمُ (میرے پاس قوم زید کے علاوہ آئی) یا کلامِ غیر موجب ہو، جیسے: مَا جَاءَ نِيْ إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ (میرے پاس کوئی زید کے علاوہ نہیں آیا)

**(۲) نصب اور ما قبل سے بدل:** اس وقت ہوتا ہے، جبکہ مستثنیٰ غیر مفرغ کلام غیر موجب میں إِلَّا کے بعد واقع ہو، جیسے: مَا جَاءَ أَحَدٌ إِلَّا زَيْداً إِلَّا زَيْدٌ.

**(۳) اعراب بحسب عوامل:** اس وقت ہوتا ہے جبکہ مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں إِلَّا کے بعد واقع ہو، جیسے: مَا جَاءَ نِيْ إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً، مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ.

(۴) اس وقت ہوتا ہے جبکہ مستثنیٰ لفظ غَيْرَ، سِوىٰ، سَوَاء کے بعد واقع ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوىٰ زَيْدٍ، سَوَاءَ زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی زید کے سوا)

یا حَاشَا کے بعد واقع ہوا کثر علماء کے نزدیک جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی زید کے علاوہ) اور بعض کے نزدیک مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً.

**فائدہ:** لفظِ غَيْرَ کا اعراب مستثنیٰ بإلَّا کا اعراب ہوتا ہے، یعنی إِلَّا کی صورت میں مستثنیٰ کا جو اعراب ہے، وہ لفظِ غَيْرَ کو دیدیا جاتا ہے اور مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، غَيْرَ حِمَارٍ، مَا جَاءَ نِيْ غَيْرَ زَيْدِ نِ الْقَوْمُ مَا جَاءَ نِيْ أَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ، مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ، مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ.

**ترکیب:** جَاءَ فعل ماضی، ن وقایہ کا، ي ضمیر مفعول بہ، الْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، غَيْرَ حرف استثناء،

زَیْدٍ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے استثناء سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** لفظِ غَیْرَ کو صفت کے لیے اور لفظِ إِلَّا کو استثنا کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی غَیْرَ کو استثنا کے لیے اور إِلَّا کو صفت کے لیے استعمال کر لیا جاتا ہے، لفظِ إِلَّا صفت کے لیے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کہ إِلَّا کا استعمال استثنا کے لیے متعذر ہو یا اکثر اس وقت ہوتا ہے جب کہ إِلَّا کے ماقبل مستثنیٰ منہ جمع ہو نکرہ اور اس کے افراد متعین نہ ہوں، جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان وزمین میں اللہ کے علاوہ اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے)

## تمرین (۱۹)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ، لَا يَتَكَلَّمُوْنَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ، وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ، لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا، لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ، وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ، فَلَبِثَ فِيْهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَاماً، لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّاماً مَعْدُوْدَةً، وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ، فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ، وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ، شَكَا الْأُسْتَاذَ إِلَى الْمُدِيْرِ إِلَّا زَيْداً تَلَامِيْذُهُ، فَازَ الْمُجْتَهِدُوْنَ فِي الْإِمْتِحَانِ عَدَا اِثْنَيْنِ مِنْهُمْ، حَصَدَ الْفَلَّاحُوْنَ الزَّرْعَ خَلَا الْقَمْحَ، يَرْحَمُ اللّٰهُ عِبَادَهُ وَيَعْفُوْ عَنْهُمْ مَا خَلَا الْمُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَالْمُنَافِقِيْنَ، فَإِنَّهُ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً مَا عَدَا الشِّرْكِ، فَهِمَ التِّلْمِيْذُ الدَّرْسَ لَيْسَ مَسْئَلَةً، وَحَفِظَ الْكِتَابَ كُلَّهُ لَا يَكُوْنُ فَصْلاً مِنْهُ، لَا يَنْمُوْ الشَّجَرُ بِغَيْرِ الْمَاءِ وَالسَّمَادِ.

# افعالِ ناقصہ کا بیان

**افعالِ ناقصہ کا بیان:** افعالِ ناقصہ وہ افعال ہیں جو جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کر لفظی اور معنوی دونوں طرح عمل کرتے ہیں اور یہ مشہور قول کے مطابق تیرہ ۱۳/ ہیں۔

(۱) کَانَ (تھا، ہے، ہو گیا، بن گیا) (۲) صَارَ (ہو گیا، بن گیا) (۳) أَصْبَحَ (صبح کا وقت ہونا، ہو گیا، بن گیا) (۴) أَمْسیٰ (شام کا وقت ہونا، ہو گیا، بن گیا) (۵) أَضْحیٰ (چاشت کا وقت ہونا، ہو گیا، بن گیا) (۶) ظَلَّ (دن میں کام کا ہونا، ہو گیا، بن گیا) (۷) بَاتَ (رات میں کسی کام کا ہونا، ہو گیا، بن گیا) (۸) مَازَالَ (کسی کام میں استمرار ودوام کو بتلانا) (۹) مَافَتِئَ (کسی کام میں استمرار ودوام کو بتلانا) (۱۰) مَابَرِحَ (کسی کام میں استمرار ودوام کو بتلانا) (۱۱) مَاانْفَکَّ (کسی کام میں استمرار ودوام کو بتلانا) (۱۲) مَادَامَ (کسی کام میں استمرار ودوام کو بتلانا) (۱۳) لَیْسَ (نہیں) ان میں بعض مُتصرِّف ہیں اور بعض جامد، تفصیل حسبِ ذیل ہے:

**افعالِ ناقصہ کاملۃ التصرّف:** شروع کے سات افعال (کَانَ سے بَاتَ تک) کامل تصرف والے افعال ہیں، یعنی ان سے ماضی، مضارع، امر و نہی اور اسم فاعل کے صیغے نکلتے ہیں۔

**افعالِ ناقصہ غیر کاملۃ التصرّف:** درمیان کے پانچ افعال (مَازَالَ سے مَادَامَ تک) جن کے شروع میں لفظِ ما ہے ناقص تصرف والے ہیں، یعنی ان سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے نکلتے ہیں۔

**افعالِ ناقصہ جامدہ:** دو افعال مَادَامَ اور لَیْسَ جامد ہیں، یعنی ان سے صرف ماضی کے صیغے نکلتے ہیں۔

## افعالِ ناقصہ کا لفظی عمل

افعالِ ناقصہ کا لفظی عمل یہ ہے کہ یہ افعال جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا

کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: كَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (اللہ علیم وحکیم ہیں)
**ترکیب:** كَانَ فعلِ ناقص، اللّٰه اس کا اسم، عَلِيمًا خبرِ اول، حَكِيمًا خبرِ ثانی، كَانَ فعلِ ناقص اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

# افعالِ ناقصہ کا معنوی عمل

افعالِ ناقصہ کا معنوی عمل حسبِ ذیل ہے؛

**كَانَ:** لفظِ كَانَ کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ اپنے اسم کی خبر کو زمانۂ ماضی میں ثابت کرتا ہے اور اس کا ترجمہ لفظ تھا، ہے وغیرہ سے کرتے ہیں، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا رہے)

**صَارَ:** لفظِ صَارَ کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ حالت کی تبدیلی کے لیے آتا ہے، خواہ ذات کی ہو، جیسے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرا بن گئی) خواہ صفت کی ہو، جیسے: صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہوگیا) اور اس کا ترجمہ لفظِ ہوگیا، بن گیا وغیرہ الفاظ سے کرتے ہیں جیسے: مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

**أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ:** ان پانچوں کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ پانچوں افعال اپنے مخصوص اوقات صبح، شام، چاشت، دن اور رات پر دلالت کرتے ہیں اور ان کا ترجمہ لفظِ صبح، شام، چاشت، دن اور رات سے کرتے ہیں،[1] جیسے: أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى زَيْدٌ (زید صبح کے وقت، شام کے وقت چاشت کے وقت کھڑا ہوا) ظَلَّ زَيْدٌ قَائِمًا (زید دن بھر کھڑا رہا) بَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا (زید رات بھر سوتا رہا)

**مَازَالَ، مَافَتِئَ، مَابَرِحَ، مَاانْفَكَّ:** ان چاروں کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ چاروں افعال استمرارِ خبر کے لیے آتے ہیں، یعنی یہ بتانے کے لیے آتے ہیں کہ ان کی خبر اسم

---

[1] مذکورہ پانچوں افعال صَارَ کے معنی میں بھی بکثرت استعمال ہوتے ہیں پھر ان کا ترجمہ لفظِ ہوگیا، بن گیا وغیرہ الفاظ سے کریں گے، جیسے: أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید دولت مند ہوگیا) اس کی مزید وضاحت **ترجمہ اور ترکیب سیکھیں حصہ اول** میں دیکھی جاسکتی ہے۔

کے لیے ہمیشہ ثابت ہے اور ان کا ترجمہ لفظِ ہمیشہ، برابر، دائمی، مسلسل وغیرہ الفاظ سے کرتے ہیں، جیسے: مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيّاً (زید ہمیشہ / برابر مالدار رہا)۔

**مَادَامَ:** لفظِ مَادَامَ کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ کسی کام کی مدت کی تعین کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ یہ کام اس وقت تک جاری رہا، یا رہے گا، جب تک مَادَامَ کی خبر اس کے اسم کے لیے ثابت ہے اور اس کا ترجمہ لفظِ ''جب تک رہا یا رہے وغیرہ'' الفاظ سے کرتے ہیں، جیسے: قَرَأَ التِّلْمِيْذُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ حَاضِراً فِي الْفَصْلِ (طالبِ علم اس وقت تک پڑھتا رہا جب تک استاذ درس گاہ میں حاضر رہے)۔

**لَيْسَ:** لفظِ لیس کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ مضمونِ جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے اور اس کا ترجمہ لفظِ نہیں سے کرتے ہیں، جیسے: لَيْسَ زَيْدٌ قَائِماً (زید کھڑا نہیں ہے)

**فائدہ:** افعالِ ناقصہ کی خبر چار طرح واقع ہوتی ہے؛

(۱) فعلِ ناقص کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِماً.

(۲) فعلِ ناقص کی خبر کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے، جیسے: كَانَتِ الْمَدْرَسَةُ عِمَارَتُهَا عَالِيَةٌ (مدرسے کی عمارت بلند و بالا تھی)

**ترکیب:** كَانَتْ فعلِ ناقص، الْمَدْرَسَةُ اس کا اسم، عِمَارَتُهَا مرکب اضافی ہوکر مبتداء، عَالِيَةٌ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر كَانَتْ فعلِ ناقص کی، كَانَتْ فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) فعل ناقص کی خبر کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ (زید قرآن شریف پڑھتا تھا)۔

**ترکیب:** كَانَ فعل ناقص، زَيْدٌ اس کا اسم، يَقْرَأُ فعل مضارع، اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، الْقُرْآنَ مفعول بہ، يَقْرَأُ فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر کان کی خبر، کان فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) فعلِ ناقص کی خبر کبھی شبہ جملہ ہوتی ہے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ فِي الْفَصْلِ (زید درس گاہ میں تھا)

**ترکیب:** کان فعل ناقص، زَيْدٌ اس کا اسم، في حرفِ جار، الفصل مجرور، جار اپنے مجرور سے متعلق ثابِتاً شبہ فعل کے، ثابِتاً شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، كَانَ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## تمرین (۲۰)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

كَانَ الْعَرَبُ مُجَاهِدِيْنَ، يَصِيْرُ الْمَاءُ بَعْدَ بُرْهَةٍ ثَلْجاً، اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِساً، مَا زَالَتِ الصَّدَقَةُ نَافِعَةً، مَازَالَ الْحَرُّ شَدِيْداً مُنْذُ شَهْرٍ، مَا انْفَكَّ الْقَاضِيْ عَادِلاً فِيْ حُكْمِهٖ، كَانَ مَحْمُوْدٌ تِلْمِيذاً، يَخَافُوْنَ يَوْماً كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْراً، وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِيَاماً، قَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ، قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضاً، وَانْظُرْ إِلٰى إِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفاً، أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوْسٰى فَارِغاً، لاَ أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ، فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ، لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ، وَلاَ يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ، أَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفاً، قَالُوْا يٰمُوْسٰى لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَداً مَا دَامُوْا فِيْهَا، وَأَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا، وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً.

# حروف ناصبہ کا بیان

**حروف ناصبہ:** وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کونصب دیتے ہیں اور یہ چار حروف ہیں: (۱) أَنْ (کہ) (۲) لَنْ (ہرگز نہیں) (۳) كَيْ (تاکہ) (۴) إِذَنْ (تب تو، پھر تو، اس وقت)

(۱) **أَنْ:** فعل مضارع کو مصدری معنی میں کرتا ہے، جیسے: أُحِبُّ أَنْ تَقُوْمَ (میں تمہارے کھڑے ہونے کو پسند کرتا ہوں)

**ترکیب:** پہلے حصہ میں موجود ہے۔

(۲) **لَنْ:** فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرتا ہے، اور تاکید کے ساتھ نفی کرتا ہے، جیسے: لَنْ يَنْصُرَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں مدد کرے گا)

(۳) **كَيْ:** سببیت کے لیے آتا ہے یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہوتا ہے، جیسے: جِئْتُكَ كَيْ أُكْرِمَنِيْ (میں تیرے پاس آیا تا کہ تو میرا اکرام کرے)

(۴) **إِذَنْ:** جواب کے لیے آتا ہے اور ایسے مضارع کے ساتھ آتا ہے جو مستقبل کے معنی میں ہو، جیسے: کسی نے کہا کہ أَسْلَمْتُ آپ نے جواب دیا إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (تب تو تو جنت میں جائے گا)

**ترکیب:** پہلے حصہ میں موجود ہے۔

# حروف جازمہ کا بیان

**حروف جازمہ:** وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور یہ پانچ ہیں:

(۱) لَمْ (نہیں) (۲) لَمَّا (اب تک نہیں) (۳) لامِ امر (چاہئے کہ) (۴) لائے نہی (نہ، مت) (۵) إِنْ شرطیہ (اگر)

(۱) **لَمْ:** فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے، جیسے: لَمْ يَنْصُرْ (اس ایک مرد نے مدد نہیں کی)

(۲) **لَمَّا:** یہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے، جیسے: لَمَّا يَنْصُرْ (اس ایک مرد نے اب تک مدد نہیں کی)

**نوٹ:** لَمْ اور لَمَّا میں فرق **ترجمہ ترکیب سیکھیں حصہ اول** میں موجود ہے۔

(۳)**لامِ امر**: فعل مضارع کو امر بناتا ہے، جیسے: لِیَنْصُرْ (چاہئے کہ وہ ایک مرد مدد کرے)
(۴)**لائے نہی**: فعل مضارع کو نہی بناتا ہے، جیسے: لاَ تَنْصُرْ (تو مدد مت کر)
(۵)**إنْ شرطیہ**: شرط کے لیے آتا ہے اور مستقبل کے معنی دیتا ہے اگرچہ فعل ماضی پر داخل ہو، جیسے: إِنْ تَنْصُرْنِيْ أَنْصُرْكَ اور إِنْ نَصَرْتَ نَصَرْتُ (اگر تو میری مدد کرے گا تو میں بھی تیری مدد کروں گا)

# اسم فاعل کا بیان

**اسم فاعل**: وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور فعل کے کرنے والے کو بتلائے، جیسے: ناصِرٌ (مدد کرنے والا)

آپ پہلے حصے میں اسم فاعل کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ پڑھ کر آئے ہیں کہ مصدر کے آخری حرف ''الف'' کو یائے مجہول (ے) سے بدل کر واحد مذکر کے لیے لفظ والا اور واحد مؤنث کے لیے لفظ والی لگاتے ہیں، جیسے: نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) نَاصِرَةٌ (مدد کرنے والی) لیکن ہر جگہ اسم فاعل کا ترجمہ لفظ والا سے نہیں کریں گے، کیوں کہ اسم فاعل کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں؛ (۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) اسم فاعل سے پہلے چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو[1]

جب آپ کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں بھی ہوتا ہے، تو اب اس کا ترجمہ حال سے بھی کریں گے، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوْہُ (زید کا باپ کھڑا ہے) اور استقبال سے بھی کریں گے، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوْہُ (زید کا باپ کھڑا ہوگا)

**ترکیب**: زَیْدٌ مبتدا، قَائِمٌ اسم فاعل، أَبُوْہُ مرکب اضافی ہو کر اس کا فاعل، قَائِمٌ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

---

[1] وہ چھ چیزیں یہ ہیں؛ (۱) مبتدا (۲) موصوف (۳) موصول (۴) ذوالحال (۵) ہمزۂ استفہام (۶) حرفِ نفی، مثالیں پہلے حصہ میں موجود ہیں۔

**فائدہ:** اسم فاعل کے عمل کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو، لیکن اگر اسم فاعل ماضی کے معنی میں ہو تو عمل باطل ہو جائے گا، اور معنیً اضافت واجب ہوگی، نیز ترجمہ ماضی والا کریں گے، جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ عَمْرٍو أَمْسِ (زید نے عمرو کو مارا)

**ترکیب:** زَیْدٌ مبتدا، ضَارِبٌ اسم فاعل مضاف، عَمْرٍو فاعل مضاف الیہ، أَمْسِ مفعول فیہ، ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** اسم فاعل کا عمل کرنا حال یا استقبال کے معنی کی شرط کے ساتھ اس وقت ہے جبکہ اسم فاعل نکرہ ہو، لیکن اگر اسم فاعل معرفہ باللام الموصول ہو، تو اسم فاعل میں تینوں زمانے برابر ہوں گے، اور ترجمہ تینوں زمانوں سے کسی ایک کے ساتھ کریں گے، جیسے: زَیْدٌ الضَّارِبُ أَبُوْهُ عَمْرواً الآنَ أَوْ غَداً أَوْ أَمْسِ (زید کا باپ عمرو کو مار رہا ہے زید کا باپ عمرو کو مارے گا زید کے باپ نے عمرو کی پٹائی کی)

**ترکیب:** زَیْدٌ مبتدا، الضَّارِبُ اسم فاعل، أَبُوْهُ مرکب اضافی ہو کر فاعل، عَمْرواً مفعول بہ، اَلْآنَ معطوف علیہ، أَوْ حرف عطف، غَداً معطوف علیہ معطوف، أَوْ حرف عطف، أَمْسِ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ، الضَّارِبُ اسم فاعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# اسم فاعل اور فاعل میں فرق

اسمِ فاعل اور فاعل کے درمیان فرق یہ ہے کہ اسم فاعل خاص ایک صفت مشتقہ کو کہا جاتا ہے، جس میں ذات اور صفات دونوں موجود ہوتے ہیں، جیسے: ضَارِبٌ کہ اس کے اندر ایک مارنے والی ذات اور وہ ذات صفتِ ضاربیت کے ساتھ بھی متصف ہے۔

اور فاعل صرف اس ذات کو کہا جاتا ہے جس سے صرف فعل کا صدور ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً میں زَيْدٌ.

**خلاصه:** اسم فاعل کے اندر ذات مع الوصف دونوں کا لحاظ ہوتا ہے، اور فاعل کے اندر صرف ذات کا لحاظ ہوتا ہے۔

## تمرین (۲۱)

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

وَقَالَ إِنِّيْ ذَاهِبٌ إِلىٰ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ، إِنَّكُمْ لَذَائِقُوْا الْعَذَابِ الْأَلِيْمِ، اَلْإِسْلَامُ دِيْنٌ نَاسِخٌ شَرَائِعَ مَا قَبْلَهٗ، اَلْحَقُّ قَاطِعٌ سَيْفَهُ الْبَاطِلُ، ذَهَبْتُ إِلىٰ مَاجِدٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلىٰ الْكُرْسِيِّ، خَالِدٌ مُنْفِقٌ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْسِ، جَائَنِيْ زَيْدٌ رَاكِباً غُلَامَهٗ فَرَساً، مَاجِدٌ مُجْتَمِدٌ إِبْنَهٗ، مَا قَائِمٌ صَدِيْقِيْ أَمْسِ، وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِيْنَ، أَكَاتِبٌ أَنْتَ، سَعِيْدٌ مُجْتَهِدٌ تِلْمِيْذُهٗ، سَعُوْدٌ مُهْمِلٌ تِلْمِيْذُهُ الدَّرْسَ، هَلِ الْأَشْجَارُ مُوْرِقَةٌ مَا الْأَزْهَارُ مُتَفَتِّحَةٌ، مَا الطُّيُوْرُ مُفَرَّرَةٌ، هَلِ الشَّمْسُ سَاطِعَةٌ.

# اسم مفعول کا بیان

**اسم مفعول:** وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس پر فعل واقع ہو۔

آپ پہلے حصہ میں اسم مفعول کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ پڑھ کر آئے ہیں، کہ فعل ماضی مطلق کے آخر میں لفظ ہوا لگاتے ہیں، جیسے: مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)

لیکن ہر جگہ اسم مفعول کا ترجمہ لفظ ہوا سے نہیں کریں گے، کیوں کہ اسم مفعول کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں (۱) اسم مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) اسم مفعول سے پہلے

چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو۔[1]

جب آپ کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اسمِ مفعول حال یا استقبال کے معنیٰ بھی ہوتا ہے، تو اب اس کا ترجمہ حال سے بھی کریں گے، جیسے: عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَماً (عمرو کے غلام کو درہم دیا جا رہا ہے) اور استقبال سے بھی کریں گے، جیسے: عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَماً (عمرو کے غلام کو درہم دیا جائے گا)

**ترکیب:** عَمْرٌو مبتدا، مُعْطًى اسم مفعول، غُلَامُهُ مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل، دِرْهَماً مفعول بہ، مُعْطًى اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** اسم مفعول کے عمل کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسم مفعول حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو، لیکن اسم مفعول ماضی کے معنیٰ ہو تو عمل باطل ہو جائے گا، اور معنیٰ اضافت واجب ہوگی، نیز ترجمہ ماضی والا کریں گے، جیسے: زَيْدٌ مُعْطَىٰ دِرْهَمٍ أَمْسِ (زید کو درہم دیا گیا)

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، مُعْطَىٰ اسم مفعول مضاف، دِرْهَمٍ نائب فاعل مضاف الیہ، أَمْسِ مفعول فیہ، مُعْطَىٰ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** اسم مفعول کا عمل کرنا حال یا استقبال کے معنیٰ کی شرط کے ساتھ اس وقت ہے جبکہ اسم مفعول نکرہ ہو، لیکن اگر اسم مفعول معرفہ معرف باللام الموصول ہو تو اسم مفعول میں تینوں زمانے برابر ہوں گے، اور ترجمہ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کریں گے، جیسے: زَيْدٌ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ الْآنَ أَوْ غَداً أَوْ أَمْسِ (زید کے غلام کو مارا جا رہا ہے، زید کے غلام کو مارا جائے گا، زید کے غلام کو مارا گیا)

---

[1]: وہ چھ چیزیں یہ ہیں: (۱) مبتدا (۲) موصوف (۳) موصول (۴) ذوالحال (۵) ہمزۂ استفہامیہ (۶) حرف نفی، مثالیں پہلے حصہ میں موجود ہیں۔

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، الْمَضْرُوْبُ اسم مفعول، غُلَامُهٗ مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل، اْلآنَ معطوف علیہ، أَوْ حرف عطف، غَداً معطوف علیہ معطوف، أَوْ حرف عطف، أَمْسِ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ، اَلْمَضْرُوْبُ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## اسم مفعول اور مفعول میں فرق

اسمِ مفعول اور مفعول کے درمیان فرق یہ ہے کہ اسم مفعول خاص ایک صفتِ مشتقہ کو کہا جاتا ہے، جس میں ذات اور صفات دونوں موجود ہوتے ہیں، جیسے: مَضْرُوْبٌ کہ اس کے اندر ایک مار کھانے والی ذات اور وہ ذات صفتِ مضروبیت کے ساتھ بھی متصف ہے۔

اور مفعول صرف اس ذات کو کہا جاتا ہے، جس پر کوئی فعل واقع ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً میں عَمْرواً

**خلاصہ:** اسمِ مفعول کے اندر ذات اور صفات دونوں کا لحاظ ہوتا ہے، اور مفعول کے اندر صرف ذات کا لحاظ ہوتا ہے۔

## تمرین (۲۲)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوْعٌ لَهُ النَّاسُ، مَاهُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ، وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا، قَالُوْا مَا هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرىً، اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، وَهُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً، وَإِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَآبٍ، جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ، فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، اَلْحُجْرَةُ مَفْتُوْحَةٌ نَوَافِذُهَا، هٰذَا الْأُسْتَاذُ مَحْمُوْدٌ خُلُقُهٗ، مَا مَحْبُوْبٌ مَنْ يَضُرُّ النَّاسَ، اللَّئِيْمُ الْمَذْمُوْمُ خِصَالُهٗ مَكْرُوْهٌ وَمَبْغُوْضٌ لَدَى النَّاسِ.

# اسم تفضیل کا بیان

**اسم تفضیل:** وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی مصدری دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں، جیسے: أَكْبَرُ (زیادہ بڑا)

**اسم تفضیل کا ترجمہ کرنے کا طریقہ:** یہ ہے کہ اسم تفضیل جس فعل سے مشتق ہو اس کا ترجمہ کرنے سے پہلے لفظِ ''زیادہ'' لگادیں گے پھر جس فعل سے مشتق ہے اس کا ترجمہ کر کے لفظِ ''والا'' لگادیں گے جیسے أَنْصَرُ (زیادہ مدد کرنے والا) أَسْمَعُ (زیادہ سننے والا)

لیکن ہر جگہ یہ ترجمہ نہیں ہوگا؛ بلکہ موقع محل کے اعتبار سے بدلتا رہے گا، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

## اسم تفضیل کا استعمال

**فائدہ:** اسم تفضیل کا استعمال تین طرح ہوتا ہے (۱) مِنْ کے ساتھ (۲) الف لام کے ساتھ (۳) اضافت کے ساتھ

(۱) جب ایک فرد کا دوسرے فرد سے تقابل کیا جائے، مثلاً یہ بتایا جائے کہ زید عمر سے زیادہ خوبصورت ہے تو اس صورت میں اسم تفضیل کے بعد مِنْ تفضیلیہ لائیں گے، جیسے: زَيْدٌ أَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے زیادہ خوبصورت ہے) اور اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر استعمال ہوگا، خواہ مُفَضَّل واحد[۱] ہو یا تثنیہ یا جمع، اور مذکر ہو یا مؤنث جیسے: زَيْدٌ أَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو ، زَيْدٌ وَمَاجِدٌ أَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو ، هٰؤُلَاءِ الطُّلَابُ أَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو.

**ترکیب:** اسم تفضیل جب لفظِ مِنْ کے ساتھ استعمال ہو تو اس کی ترکیب دو طرح

[۱] مفضل اس کو کہتے ہیں جس کو فضیلت دی جائے اور مفضل علیہ اس کو کہتے ہیں جس پر فضیلت دی جائے۔

ہوتی ہے (۱) مبتدا وخبر (۲) موصوف وصفت

**ترکیب:** زَیْدٌ مبتدا، أَحْسَنُ اسم تفضیل، اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، مِنْ عَمْرٍو جار مجرور سے مل کر متعلق أَحْسَنُ اسم تفضیل کے، أَحْسَنُ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جب اسم تفضیل سے پہلے نکرہ ہو تو اس کو موصوف اور مابعد کو صفت بنائیں گے، جیسے وَلَدٌ أَذْکٰی مِنْ أُخْتِہٖ (ایسا لڑکا جو اپنی بہن سے زیادہ ہشیار ہے یا اپنی بہن سے زیادہ ہشیار لڑکا) دونوں طرح ترجمہ ہوگا۔

**ترکیب:** زَیْدٌ موصوف، أَذْکٰی اسم تفضیل، اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، مِنْ حرف جار، أُخْتِہٖ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق أَذْکٰی کے، أَذْکٰی اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا خبر محذوف۔

**(۲) الف لام کے ساتھ** :جب مطلق زیادتی کا اظہار کیا جائے تو اسم تفضیل الف لام کے ساتھ استعمال کریں گے، اور اس صورت میں اسم تفضیل کا واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں اپنے ماقبل کے موافق ہونا ضروری ہے اور ترجمہ موصوف صفت والا ہوگا نہ کہ اسم تفضیل والا، جیسے جَاءَنِيْ زَیْدُ نِ الْأَفْضَلُ [1] (میرے پاس افضل زید آیا یا میرے پاس ایسا زید آیا جو افضل ہے) دونوں طرح ترجمہ ہوگا۔

جَاءَنِيْ الزَیْدَانِ الْأَفْضَلَانِ، والزَیْدُوْنَ الْأَفْضَلُوْنَ، جَاءَتْنِيْ فَاطِمَةُ الْفُضْلٰی، والْفَاطِمَتَانِ الْفُضْلَیَانِ، وَالْفَاطِمَاتُ الْفُضَلُ.

**نوٹ:** اسم تفضیل جب الف لام کے ساتھ استعمال ہو تو اس صورت میں اسم تفضیل

---

[1] جب تنوین والا لفظ معرف باللام کے ماقبل ہو تو نون تنوین کو کسرہ دے کر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، جیسے: "زَیْدٌ" (زیدن) کے بعد "العالم" ہوگا تو پڑھیں گے "زَیْدُ نِ الْعَالِمُ (علم والا زید)

کے ماقبل کو موصوف اور اسم تفضیل کو صفت بناتے ہیں، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدُنِ الْأَفْضَلُ.

**ترکیب:** جَاءَ فعل، ن وقایہ کا، ي ضمیر مفعول بہ، زَيْدٌ موصوف، الْأَفْضَلُ صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**(۳) اضافت کے ساتھ:** جب جماعت کے ایک یا ایک سے زائد افراد کی بقیہ افراد پر برتری یا کمتری بتلائی جائے تو اسم تفضیل اضافت کے ساتھ استعمال کریں گے اور اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے، اور ماقبل کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث لانا بھی جائز ہے، جیسے:

**مفرد مذکر کی مثال:** زَيْدٌ أَكْبَرُ أَخِيْهِ (زید کا بھائی سب سے بڑا ہے) زَيْدٌ أَصْغَرُ طُلَّابِ دَرْسِهِ (زید اپنے درس کے طلبہ میں سب سے چھوٹا طالب علم ہے)

**مطابقت کی مثال:** زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، الزَّيْدَانِ أَفْضَلَانِ الْقَوْمِ، االزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُوا الْقَوْمِ، الهِنْدىٰ فُضْلىٰ النِّسَاءِ، الهِنْدَيَانِ الفُضْلَيَا النِّسَاءِ، الهِنْدَاتُ فُضَلُ النِّسَاءِ.

یہ مذکورہ صورت اس وقت ہے جب مضاف الیہ معرفہ ہو لیکن مضاف الیہ نکرہ ہو تو اسم تفضیل کا مفرد مذکر ہونا لازم اور افراد، تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث میں اسم تفضیل کے مضاف الیہ کا مفضل کے مطابق ہونا ضروری ہے، جیسے: رَشِيْدٌ أَغْبىٰ طَالِبٍ فِيْ صَفِّهٖ (رشید اپنے درجہ کا سب سے غبی طالب علم ہے) رَشِيْدَةٌ أَغْبىٰ طَالِبَةٍ فِيْ صَفِّهَا.

**نوٹ:** اسم تفضیل جب اضافت کے ساتھ استعمال ہو تو اس صورت میں اسم تفضیل کو مضاف اور مابعد کو مضاف الیہ بنائیں گے، جیسے:

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، أَفْضَلُ اسم تفضیل مضاف، الْقَوْمِ مضاف الیہ، اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** أَكْبَرُ، أَصْغَرُ، أَكْثَرُ، أَشَدُّ، أَطْوَلُ، أَقَلُّ، أَرْفَعُ جیسے اسمائے تفضیل کو

خبر یا صفت بنانے کے ساتھ ساتھ تمیز کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں، خاص طور پر اس صورت میں جب کمی، زیادتی، لمبائی، اونچائی، چھوٹا پن جیسے مفاہیم کو بتانے والے الفاظ میں ابہام ہو اور یہ سمجھ میں نہ آتا ہو کہ زیادتی یا کمی کس چیز میں ہے اور ترجمہ تمیز والا کریں گے،[1] جیسے: زَيْدٌ أَكْبَرُ مِنْ عَمْرٍو سِناً (زید عمرو سے عمر میں بڑا ہے، زید عمرو سے عمر کے اعتبار سے بڑا ہے)

**نوٹ:** اسم تفضیل جب بطور تمیز استعمال ہو تو ترکیب میں اسم تفضیل کو ممیّز اور مابعد کو تمیز بنائیں گے، جیسے:

**ترکیب:** زَيْدٌ مبتدا، أَكْبَرُ اسم تفضیل ممیّز، مِنْ حرف جار، عَمْرٍو مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق أَكْبَرُ اسم تفضیل کے، سِناً تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## تمرین (۲۳)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

أَحْسَنَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ خَلْقاً، بِئْرٌ أَعْمَقُ مِنَ الْبَحْرِ، أَنْتَ أَعْلىٰ مَنْزِلاً، أَيُّهَا أَزْكىٰ طَعَاماً، الطَّبِيْبُ الْأَحْذَقُ مُفِيْدٌ لِلنَّاسِ، وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ، وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ، إِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغىٰ، وَلَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا الْيَهُوْدَ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ، لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ، وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنىٰ دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ، لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ، الدَّارُ الْكُبْرىٰ جَمِيْلَةٌ، اَلْوَلَدُ الْأَكْبَرُ ذَكِيٌّ، خَالِدٌ أَصْغَرُ مِنْ زَيْدٍ سِناً.

---

[1] تمیز کا ترجمہ اور ترکیب **حصہ اول** میں موجود ہے۔

# حروف عاطفہ کا بیان

**حروف عاطفہ:** وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، حرف عطف کے بعد والے کو معطوف اور پہلے والے کو معطوف علیہ کہتے ہیں، جیسے: أَكَلْتُ التُّفَّاحَ وَالْعِنَبَ (میں نے سیب اور انگور کھایا) [1]

**ترکیب:** أَكَلَ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، التُّفَّاحَ معطوف علیہ، واو حرف عطف، الْعِنَبَ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، أَكَلَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حروف عاطفہ کل دس ہیں: و، ف، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ.

**و:** یہ معطوف اور معطوف علیہ کی کسی حکم میں صرف شرکت اور جمعیت کو بتلاتا ہے،[2] اس کا ترجمہ لفظِ اور کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: فَرَغَ سَاجِدٌ وَمَاجِدٌ مِنَ الطَّعَامِ (ساجد اور ماجد دونوں کھانے سے فارغ ہوگئے)

**ترکیب:** فَرَغَ فعل ماضی، سَاجِدٌ معطوف علیہ، واو حرف عطف، مَاجِدٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، مِنَ الطَّعَامِ جار مجرور سے مل کر متعلق فَرَغَ فعل کے، فَرَغَ فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**ف:** یہ معطوف اور معطوف علیہ کے کسی حکم میں شریک ہونے کے ساتھ، ترتیب (تقدم وتاخیر) اور تعقیب (عدمِ مہلت) کو بتلاتا ہے اور اس کا ترجمہ لفظِ پھر، بعدازاں وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: قَامَ فِي الصُّفُوْفِ فِي الْمَسْجِدِ الرِّجَالُ، فَالصِّبْيَانُ، فَالنِّسَاءُ

---

[1] أَكَلْتُ التُّفَّاحَ وَالْعِنَبَ کا ترجمہ اردو تعبیر کے اعتبار سے اس طرح بھی کر سکتے ہیں، جیسے: جہاں میں نے سیب کھایا وہیں انگور بھی کھایا، نہ صرف یہ کہ میں نے سیب کھایا انگور بھی کھایا۔

[2] واو ترتیب اور مہلت یا عدمِ مہلت کو نہیں بتلاتا جیسا کہ مثالِ مذکور میں یہ بتلانا مقصود نہیں کہ کون کھانے سے پہلے فارغ ہوا اور کون بعد میں، نیز دونوں کی فراغت میں کچھ مہلت اور تاخیر ہے یا نہیں، بلکہ مطلقاً دونوں کا کھانے سے فارغ ہونا بیان کرنا ہے۔

(مرد پھر بچے پھر عورتیں صفوں میں کھڑے ہو گئے) [۱]

**ترکیب:** قَامَ فعل ماضی، فِي الصُّفُوْفِ جار مجرور سے مل کر متعلقِ اول، فِي الْمَسْجِدِ جار مجرور سے مل کر متعلقِ ثانی، الرِّجَالُ معطوف علیہ، ف حرف عطف، الصِّبْيَانُ معطوف علیہ معطوف، ف حرف عطف، النِّسَاءُ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر فاعل، قَامَ فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**ثُمَّ:** یہ ترتیب کے ساتھ تاخیر اور مہلت کو بھی بتلاتا ہے، اور اس کا ترجمہ لفظِ پھر بعد ازاں وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: كَانَ الرَّجُلُ طِفْلاً ثُمَّ غُلاماً ثُمَّ شَابًّا (مرد بچہ تھا پھر لڑکا ہوا پھر جوان ہو گیا) [۲]

**ترکیب:** كَانَ فعل ناقص، الرَّجُلُ اس کا اسم، طِفْلاً معطوف علیہ، ثُمَّ حرف عطف، غُلاماً معطوف علیہ معطوف، ثُمَّ حرف عطف، شَابًّا معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر كَانَ فعل ناقص کی خبر، كَانَ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**حَتّٰى:** یہ ترتیب اور کبھی غایت کو بتلاتا ہے، اور اس کا ترجمہ لفظِ یہاں تک کہ، حتی کہ، تک وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: فَرَّ مِنَ الْحَرْبِ الْعَدُوُّ حَتّٰى الْقَائِدُ (جنگ سے دشمن بھاگ گئے، حتی کہ ان کا قائد بھی بھاگ گیا) [۳]

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ ترتیب وار مرد پھر بچے پھر عورتیں صفوں میں کھڑے ہو گئے، ان کے درمیان تاخیر نہیں ہوئی۔

[۲] مطلب یہ ہے کہ مرد ترتیب وار تینوں مراحل بچہ، لڑکا اور جوان ہونے سے گذرا اور ہر دو مرحلوں میں تاخیر اور مہلت پائی جاتی ہے۔

[۳] ترتیب سے مراد ترتیب ذہنی ہے، ترتیب ذکری کا خارج میں ہونا ضروری نہیں، جیسا کہ مثال مذکور میں کہ جنگ سے دشمن بھاگ گئے، حتی کہ ان کا قائد بھی بھاگ گیا، یعنی ذہنی ترتیب یہی ہے کہ پہلے فوج کے افراد بھاگتے ہیں، پھر قائد اور سربراہ، لیکن خارج میں ایسا ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔

**ترکیب:** فَرَّ فعل ماضی، مِنَ الْحَرَبِ جار مجرور سے مل کر متعلق فَرَّ کے، الْعَدُوُّ معطوف علیہ، حَتّٰی حرف عطف، الْقَائِدُ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، فَرَّ فعل ماضی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**إمَّا:** لفظِ إمَّا دو چیزوں میں سے کسی ایک کے لیے مبہم طریقے پر حکم کے ثبوت کے لیے آتا ہے؛ لیکن اس کے لیے تکرار شرط ہے، اور اس کا ترجمہ لفظِ یا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: الضَّيْفُ الْقَادِمُ مِنْ دِهْلِيْ إِمَّا رَاشِدٌ وَإِمَّا خَالِدٌ (دہلی سے آنے والا مہمان یا تو راشد ہے یا خالد)

**ترکیب:** الضَّيْفُ موصوف، الْقَادِمُ اسم فاعل، اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، مِنْ دِهْلِيْ جار مجرور سے مل کر متعلق الْقَادِمُ کے، الْقَادِمُ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، إِمَّا حرف عطف، رَاشِدٌ معطوف علیہ، واوٴ زائد، إمَّا حرف عطف، خَالِدٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**أَوْ:** لفظِ أَوْ دو یا چند چیزوں کے درمیان تخییر یا شک کے لیے آتا ہے اور اس کا ترجمہ لفظِ یا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: دَخَلَ مَاجِدٌ اَلْفَصْلَ أَوِ الْمَسْجِدَ (ماجد درسگاہ میں یا مسجد میں داخل ہوا)

**ترکیب:** دَخَلَ فعل ماضی، مَاجِدٌ فاعل، اَلْفَصْلَ معطوف علیہ، أَوِ حرف عطف، الْمَسْجِدَ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، دَخَلَ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**أَمْ:** لفظِ أَمْ بھی دو یا چند چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین معلوم کرنے کے لیے آتا ہے، اور اس کا ترجمہ بھی لفظِ یا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: أَزَيْدٌ عَالِمٌ أَمْ حَافِظٌ (کیا زید عالم ہے یا حافظ)

**ترکیب:** أ حرف استفہام، زَیْدٌ مبتدا، عَالِمٌ معطوف علیہ، أَمْ حرف عطف، حَافِظٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

**لَا:** لفظِ لاَ معطوف علیہ کے لیے کسی حکم کو ثابت کر کے معطوف سے اس کی نفی کرتا ہے، اور اس کا ترجمہ لفظِ نہیں، نہ کہ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: طَالَعْتُ النَّحْوَ لاَ الصَّرْفَ (میں نے علمِ نحو کا مطالعہ کیا نہ کہ علم صرف کا)

**ترکیب:** طَالَعَ فعل ماضی، تُ ضمیر فاعل، النَّحْوَ معطوف علیہ، لاَ حرف عطف، لصَّرْفَ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معقول بہ، طَالَعَ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**بَلْ:** لفظِ بَلْ معطوف علیہ سے حکم کو معطوف کی طرف پھیرنے کے لیے آتا ہے، اور اس کا ترجمہ لفظِ بل کہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مَا ضَرَبَنِيْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو (مجھے زید نے نہیں مارا بلکہ عمرو نے مارا)

**ترکیب:** مَا ضَرَبَ فعل ماضی منفی، ن وقایہ، ی ضمیر مفعول بہ، زَیْدٌ معطوف علیہ، بَلْ حرف عطف، عَمْرٌو معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، مَا ضَرَبَ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**لٰکِنْ:** لفظِ لکن استدراک (ماقبل سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنے) کے لیے آتا ہے، اس سے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے اور اس کا ترجمہ لفظِ لیکن، البتہ، بلکہ، پر، مگر، إِلاَّ وغیرہ الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مَا جَاءَ نِيْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو (میرے پاس زید نہیں آیا البتہ، لیکن، بلکہ، مگر، پر عمرو آیا)

**ترکیب:** مَا جَاءَ فعل ماضی منفی، ن وقایہ، ی ضمیر مفعول بہ، زَیْدٌ معطوف علیہ، لٰکِنْ حرف عطف، عَمْرٌو معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، مَا جَاءَ فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** عطف کی مختلف صورتیں ہیں؛

(۱) کبھی جملے کا عطف جملے پر ہوتا ہے، جیسے: قَرَأْنَا الدُّرُوْسَ وَ حَفِظْنَاهَا (ہم نے سبق پڑھا اور ان کو یاد کیا)

(۲) کبھی مفرد کا عطف مفرد پر ہوتا ہے، اور اس کی چند صورتیں ہیں؛

(۱) فعل کا عطف فعل پر، جیسے: عَبَدَ اللّٰهَ وَ شَكَرَ لَهٗ أَسْعَدُ.

(۲) اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر پر، جیسے: صَمِيْدَةُ وَ صُهَيْبَةُ أُخْتَانِ صَالِحَتَانِ.

(۳) ضمیر منفصل کا عطف ضمیر منفصل پر، جیسے: أَنَا وَ أَنْتَ غَافِلَانِ عَنْ مُهِمَّتِنَا.

(۴) اسم ظاہر کا عطف ضمیر منفصل پر، جیسے: أَنَا وَ زَمِيْلِيْ خَالِدٌ نَكُوْنُ مَعاً حَيْثُمَا كُنَّا.

(۵) اسم ظاہر کا عطف ضمیر منصوب متصل پر، جیسے: جَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِلْعَالَمِيْنَ.

(۶) اسم ظاہر کا عطف ضمیر مجرور متصل پر، خواہ معطوف میں اعادہ جار کیا جائے یا نہ کیا جائے، جیسے: هِنْدٌ امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ مَرَرْتُ بِهَا وَزَوْجِهَا / وَبِزَوْجِهَا.

(۷) اسم ظاہر کا عطف ضمیر مرفوع متصل پر اس صورت میں معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان فصل ضروری ہوگا، خواہ ضمیر منفصل کے ذریعہ ہو، جیسے: اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ خواہ حرف نفی کے ذریعہ ہو، جیسے: مَا أَشْرَ كْنَا وَلَا آبَائُنَا اور خواہ ضمیر مفعولی کے ذریعہ ہو، جیسے: جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ.

## تمرین (۲۴)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ، آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، فَوَكَزَهٗ مُوْسىٰ فَقَضىٰ عَلَيْهِ، مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ثُمَّ أَمَاتَهٗ فَأَقْبَرَهٗ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهٗ، أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوْا الْقَوْلَ أَمْ جَائَهُمْ مَالَمْ يَأْتِ آبَائَهُمُ الْأَوَّلِيْنَ، وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلىٰ هُدىً فِيْ ضَلَالٍ مُبِيْنٍ، خُذِ الرُّمَّانَ

أَوِ التُّفَّاحَ، يَزْرَعُ الْفَلَّاحُ الْقَمْحَ ثُمَّ يَحْصُدُ، حَصَدْنَا الْقَمْحَ لاَ الشَّعِيْرَ، يَسْتَيْقِظُ مَاجِدٌ مِنَ النَّوْمِ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي، اشْتَرَيْتُ دَوَاةً بَلْ قَلَماً، جِئْتُ مِنْ دِيُوْبَنْدَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْأَحَدِ، مَا دَخَلْتُ الْفَصْلَ لٰكِنِ الْمَنْزِلَ اسْتَمْرَرْتُ فِي الْقِرَاءَةِ حَتَّى الصَّبَاحِ، مَا كَانَ أَمْسِ فِي الْجَامِعَةِ مُدِيْرُهَا وَلٰكِنْ نَائِبُهُ، مَا خَطَبَ فِي الْإِحْتِفَالِ بَكْرٌ وَلٰكِنْ رَاشِدٌ، نَفَعْنَا بَكْرٌ بَلْ سَعْدٌ.

# حروفِ ایجاب کا بیان

**حروف ایجاب:** وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ جواب دیا جاتا ہے یہ چھ حروف ہیں
(۱)نَعَمْ (۲)بَلٰی (۳)إِي (۴)أَجَلْ (۵)جَيْرِ (۶)إِنَّ

(۱)**نَعَمْ:** کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لیے ہے، جیسے: أَجَاءَ زَيْدٌ؟ يا مَاجَاءَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہاں بے شک زید آیا یا نہیں آیا۔

(۲)**بَلٰی:** کلامِ منفی کے جواب میں آکر اس کو مثبت کرتا ہے، جیسے: اللہ نے دریافت کیا کہ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ لوگوں نے جواب دیا بَلٰی (کیوں نہیں) یعنی بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔

(۳)**إِيْ:** استفہام کے بعد اثبات کے لیے ہے اور اس کے ساتھ قسم ضروری ہے، جیسے: أَحَقٌّ هُوَ؟ جواب إِيْ وَرَبِّيْ إِنَّهُ لَحَقٌّ (کیا عذابِ آخرت واقعی امر ہے؟ جواب: ہاں قسم میرے رب کی وہ واقعی امر ہے۔)

(۴،۵،۶)**أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ:** خبر دینے والے کی تصدیق کے لیے ہیں، جیسے: جَاءَكَ زَيْدٌ (آپ کے پاس زید آیا) کے جواب میں أَجَلْ، جَيْرِ یا إِنَّ کہا جائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ صحیح کہتے ہیں: زید میرے پاس آیا ہے۔

# حروفِ زیادت کا بیان

**حروف زیادت:** وہ حروف ہیں جن کے معنی کچھ نہیں ہوتے ان کو کلام میں زینت کے

لیے لایا جاتا ہے یہ آٹھ حروف ہیں: (۱) اِنْ، (۲) أَنْ (۳) مَا (۴) لَا (۵) مِنْ (۶) ک (۷) ب (۸) ل

(۱) **اِنْ:** تین جگہ زائد آتا ہے (۱) مَا نافیہ کے بعد (۲) مَا مصدریہ کے بعد (۳) لَمَّا کے بعد، جیسے: مَااِنْ زَیْدٌ قائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے) اِنْتَظِرْمَا اِنْ یَجْلِسَ الْأَمِیْرُ (امیر کے بیٹھنے تک انتظار کر) لَمَّا اِنْ جلستَ جلستُ (جب تک تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

(۲) **أَنْ:** دو جگہ زائد آتا ہے لَمَّا کے بعد اور لَوْ سے پہلے، جیسے: فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (پس خوشخبری دینے والا آیا) وَاللّٰہِ أَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ (واللہ اگر تو کھڑا ہوگا تو میں بھی کھڑا ہوں گا)

(۳) **مَا:** دو جگہ زائد آتا ہے (۱) کلماتِ شرط إِذَا، مَتیٰ، أَيٌّ، أَینَ اور إِن کے بعد (۲) حروفِ جر ب، عن، من اور ک کے بعد، جیسے: اذا ما یامتیٰ مَاصُمْتَ صُمْتُ. أَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ، أَیْنَمَا تَجْلِسُ أَجْلِسُ، إِمَّا تَقُمْ أَقُمْ، فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ، عَمَّا قَلِیْلٍ، مِمَّا خَطِیْئٰتِهِمْ، زَیْدٌ صَدِیْقِي كَمَا أَنَّ عَمْروًا أَخِي.

(۴) **لا:** تین جگہ زائد آتا ہے (۱) واؤ عاطفہ کے بعد جب کہ وہ نفی کے بعد آیا ہو (۲) أَنْ مصدریہ کے بعد اور (۳) قسم سے پہلے، جیسے: مَاجَائَنِيْ زَیْدٌ وَلاَ عَمْرٌو، مَامَنَعَکَ أَنْ تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُکَ؟ (تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا؟) لاأُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ (میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں)، باقی چاروں کا بیان حروفِ جر کے بیان میں آرہا ہے۔

# حروفِ جارہ کے تراجم اور تراکیب

**حروفِ جارہ:** وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو کھینچ کر اپنے بعد والے اسم تک پہنچا دیں، جیسے:

**فعل کی مثال:** مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)۔

**شبہ فعل کی مثال:** اَنَا مَارٌّ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرنے والا ہوں)

**معنیٔ فعل کی مثال:** هٰذَا فِي الدَّارِ اَبُوْهُ (یہ گھر میں اس کا باپ موجود ہے)۔

ان مذکورہ بالا مثالوں میں دیکھو کہ حرفِ جر "ب" اور "فـــــي" فعل، شبہ فعل یعنی "گذرنے کے" معنیٰ کو اور معنیٔ فعل یعنی "اُشِيْـــــرُ" کے معنیٰ کو اپنے بعد والے اسم تک پہنچا دیئے ہیں۔

حروفِ جارہ سترہ ہیں، جن کو کسی شاعر نے درجِ ذیل شعر میں جمع کیا ہے

با و تا و کاف و لام و واو منذ و مذ خلا
رُبَّ حاشا مِن عدا فِي عن على حتى الى

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو جر دیتے ہیں، جیسے: اَلْـــوَلَـــدُ فِـــي الْفَصْلِ (لڑکا درسگاہ میں ہے)۔

**فائدہ:** یہ تمام حروف بہت سے معنوں کے لیے مستعمل ہیں؛ لیکن ابتدائی طلباء یہ سمجھتے ہیں کہ بَ کے معنیٰ "سے"، عَلٰی کے معنیٰ "پر"، فِيْ کے معنیٰ "میں"، مِنْ کے معنیٰ "سے"، اور عَنْ کے معنیٰ "سے" ہی کے ہوتے ہیں؛ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ حروف دیگر معنوں میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں، ان کا ترجمہ اردو تعبیر کے اعتبار سے کیا جاتا ہے، جیسے: زَيْدٌ بِالْبَـلَدِ میں بَ کا ترجمہ لفظِ "سے" نہیں کریں گے؛ بلکہ اردو تعبیر کے اعتبار سے لفظِ "میں" ترجمہ کریں گے (زید شہر میں ہے)۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ میں عَلٰی کا ترجمہ لفظِ "پر" نہیں کریں گے؛ بلکہ اردو تعبیر کے اعتبار سے لفظِ "میں" ترجمہ کریں گے (اور اگر تم سفر میں ہو) وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُـذُوْعِ النَّخْلِ میں فِيْ کا ترجمہ لفظِ "میں" نہیں کریں گے؛ بلکہ اردو تعبیر کے اعتبار سے لفظِ "پر" ترجمہ کریں گے (اور میں ضرور بالضرور تم کو کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا)۔

أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ ، میں مِنْ کا ترجمہ لفظِ "سے" نہیں کریں گے؛ بلکہ اردو تعبیر کے اعتبار سے لفظِ "بعض" ترجمہ کریں گے (میں نے بعض درہم لیے) اور سَأَلْتُ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، میں عَنْ کا ترجمہ لفظِ "سے" نہیں کریں گے؛ بلکہ اردو تعبیر کے اعتبار سے لفظِ بارے میں ترجمہ کریں گے (میں نے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا)

اسی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل تمرینات میں تمام حروف کے چند معانی متداولہ بیان کیے جاتے ہیں۔

## "ب"

### "با" چند معانی کے لیے استعمال ہوتی ہے؛

**الصاق کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "کو" یا لفظِ "سے" وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے، جیسے: بِهٖ دَاءٌ (اس کو بیماری لگی ہوئی ہے یعنی اس کے ساتھ بیماری ملی ہوئی ہے) مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)۔

**استعانت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "سے" یا "ذریعہ" وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم سے یا قلم کے ذریعہ لکھا)۔

**تعلیل کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "وجہ سے" یا لفظِ "سبب" وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (بے شک تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، تمہارے بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے)۔

**مصاحبت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "ساتھ" کے ذریعہ کرتے ہیں، جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ (میں نے گھوڑے کو اس کی زین کے ساتھ خریدا)۔

**مقابلے کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "بدلہ" یا "عوض" وغیرہ سے ہوتا ہے، جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ (میں نے غلام کو گھوڑے کے بدلے میں خریدا)۔

**استعطاف کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ پر وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے

جیسے اِرْحَمْ بِزَيْدٍ (زید پر رحم کر)

**قسم کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ ''قسم'' کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

**ظرفیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ میں، سے، پر، تک اور اندر وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ بِالْبَلَدِ (زید شہر میں ہے)۔

**تعدیہ کے لیے** : جیسے: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو لے لیا)

**تاکید کے لیے** : اور اس کا ترجمہ کچھ نہیں ہوتا ہے جیسے کَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً (اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے)

**فائدہ:** کبھی کبھی لفظِ ''با'' کا ترجمہ کا، کی، کے، کو، کے ساتھ بھی ہوتا ہے، جیسے: كُلِّيَّةٌ بِمِصْرَ (مصر کا کالج)، مَسْجِدٌ بِدِهْلِيِّ (دہلی کی مسجد)، مَدَارِسُ بِدِيُوْبَنْدَ (دیوبند کے مدارس)

## تمرین (۲۵)

## مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

إِذْهَبْ بِكِتَابِيْ، لَقَدْ نَصَرَ كُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ، أَمْسَكْتُ بِزَيْدٍ، وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ، وَاللّٰهُ رَؤُوْفٌ بِالْعِبَادِ، وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ، نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ، وَلاَ تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، اِهْبِطْ بِسَلٰمٍ، كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً، عِلْمٌ بِالْبَيْعِ، إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ، أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى، سُبْحٰنَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ، اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا، قَدِمَ زَيْدٌ بِمَكَّةَ، اِشْتَرَيْتُ الدَّارَ بِكُرٍّ، بِاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا، أَخَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ بِدِرْهَمٍ، مَاتَ بِالْجُوْعِ، أَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ، مَسَحْتُ رَأْسِيْ بِيَدِيْ، أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، أَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ، بَرَيْتُ الْقَلَمَ بِالسِّكِّيْنِ.

## ''ت''

**قسم کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ ''قسم'' کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْداً (اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور زید کو ماروں گا)۔

## ''ک''

''کاف'' چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**تشبیہ کے لیے** : اس کا ترجمہ لفظِ طرح، مثل، مانند، مشابہ، جیسا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ كَالْأَسَدِ (زید شیر کی طرح ہے)۔

**تاکید کے لیے** : اور اس کا ترجمہ کچھ نہیں ہوتا ہے، جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے)۔

**تعلیل کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ ''وجہ سے، سبب'' وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ (اور تم لوگ اللہ کو یاد کرو اس کے تمہیں ہدایت دینے کی وجہ سے)

**کبھی ''علی'' کے معنی کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ ''پر'' کے ساتھ ہوتا ہے جیسے كُنْ كَمَا أَنْتَ أَيْ كُنْ ثَابِتاً عَلىٰ مَا أَنْتَ (تو اپنے کیے ہوئے پر ثابت قدم رہ)

## تمرین (۲٦)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ، رَاشِدٌ كَالْعَالِمِ، تَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا، اَلْحَوْضُ كَالنَّهْرِ، قَلَمُ رَاشِدٍ كَقَلَمِ ثَاقِبٍ، تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا، لَيْسَ كَمِثْلِ مُحَمَّدٍ فِي الْعَالَمِ، وَجْهُكَ كَالْبَدْرِ.

# "ل"

## "لام" چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**اختصاص کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "کے لیے، واسطے" وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ (زین گھوڑے کے لیے ہے)۔

**تعلیل کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ وجہ سے، سبب، کے لیے، تاکہ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جِئْتُکَ لِاِکْرَامِکَ (میں تمہارے پاس تمہارے اکرام کی وجہ سے آیا)۔

**قسم کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "قسم" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: لِلّٰہِ لَأَضْرِبَنَّ زَیْداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور بالضرور ماروں گا)۔

**ظرفیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ سے، پر، تک، میں سے، اندر، میں وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: لَایُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ (اللہ ہی قیامت کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا)۔

**ملکیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "کے لئے، کی، کا" وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ ہی کے لیے وہ تمام چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں)۔

**غایت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "تک" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: کُلٌّ یَجْرِیْ لِأَجَلٍ مُسَمًّی (کہ ہر ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے)۔

**تبلیغ کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: قُلْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید سے کہا)۔

**استعلاء کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "پر" وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ (اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا)۔

**فائدہ:** کبھی کبھی "ل" کا ترجمہ کا، کی، کے وغیرہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے، جیسے: اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (مال زید کا ہے)، هٰذَا الْكِتَابُ لِزَيْدٍ (یہ کتاب زید کی ہے)، غُلَامٌ لِأُسْتَاذٍ (استاذ کا غلام)۔

**تاکید کے لیے:** اور اس کا ترجمہ کچھ نہیں ہوتا ہے، جیسے: قُلْ عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ أَيْ رَدِفَكُمْ (کہہ دو کہ بہت ممکن ہے کہ جس چیز کے لیے تم جلدی مچائے ہوئے ہو اس کا کوئی حصہ تمہارے پیچھے ہی لگا ہوا ہو)۔

## تمرین (۲۷)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ، لِلّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا، كِتَابٌ لِزَيْدٍ، لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ؟ يَا زَيْدُ!، قَدِمَ زَيْدٌ لِإِكْرَامِكَ، اَلدَّارُ لِمُحَمَّدٍ، اَلْفَصَاحَةُ لِقُرَيْشٍ، إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ، وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ، كُرَّاسَةٌ لِتِلْمِيْذٍ، طَالِبٌ لِمَدْرَسَةٍ، وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَقَالَتْ أُوْلٰهُمْ لِأُخْرَاهُمْ، يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ، وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ، وَالنَّجَاحُ لِلْعَامِلِيْنَ، يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّداً.

## "و"

**قسم کے لیے:** اور اس کا ترجمہ لفظِ قسم کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)۔

## "مذ اور منذ"

**مذ اور منذ** کسی کام کی مدت کے لیے آتے ہیں اور ان کا ترجمہ لفظ "سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مَا رَأَيْتُ زَيْداً مُذْ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے زید کو جمعہ

کے دن سے نہیں دیکھا)۔

**جمیع مدت** کے معنی میں آتے ہیں، اس وقت ان کا ترجمہ لفظ "تک، سے، جب سے، اس وقت سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مَارَئَيْتُهُ مُذْ أَوْمُنْذُ يَوْمَيْنِ (میں نے اس کو دو دن تک نہیں دیکھا یا، میں نے اس کو پورے دو دنوں سے نہیں دیکھا)، مَا رَأَيْتُ زَيْداً مُنْذُ سَمِعْتُ عَنْهُ (میں نے زید کو اس وقت سے نہیں دیکھا جب سے میں نے اس کے بارے میں سنا)۔

**فائدہ:** مُذْ اور مُنْذُ کے بعد اگر اسمِ مجرور آئے، تو یہ ترکیب میں اپنے مابعد اسم سے مل کر اپنے سے پہلے فعل کے متعلق ہوتے ہیں، جیسے: مَا أَكَلْتُ مُنْذُ الصَّبَاحِ (میں نے صبح سے کھانا نہیں کھایا) (المنہاج، ص:۳۳۱)

**ترکیب:** مَا حرف نفی، أَكَلَ فعل، تُ ضمیر فاعل، مُنْذُ حرف جر، الصَّبَاحِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق أَكَلَ فعل کے، أَكَلَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مُذْ اور مُنْذُ کے بعد اگر فعل ماضی ہو یا جملہ اسمیہ ہو، تو یہ ترکیب میں اپنے مابعد جملے کی طرف مضاف ہو کر اپنے سے پہلے فعل کے مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں، جیسے: مَاأَكَلْتُ شَيْئًا مُنْذُ طَلَعَ الْفَجْرُ (میں نے کچھ نہیں کھایا جب سے فجر ہوئی) جِئْتُ مُذْ زَيْدٌ قَائِمٌ (میں آیا جب زید کھڑا تھا) (المنہاج، ص:۳۳۱)

**ترکیب:** مَا حرف نفی، أَكَلَ فعل، تُ ضمیر فاعل، شَيْئًا مفعول بہ، مُنْذُ مضاف، طَلَعَ فعل، الْفَجْرُ فاعل، طَلَعَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا، أَكَلَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**ترکیب:** جَاءَ فعل، تُ ضمیر فاعل، مُذْ مضاف، زَيْدٌ مبتدا، قَائِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ،

جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مُذْ اور مُنْذُ کے بعد اگر اسم مرفوع ہو، تو یہ ترکیب میں مبتدا اور مابعد خبر سے مل کر مستقل جملہ ہوتے ہیں، جو اپنے سے پہلے جملہ کی تفسیر کرتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُ زَيْداً مُذْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ (میں نے زید کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

**ترکیب:** مَا حرف نفی، رَأَى فعل، تُ ضمیر فاعل، زَيْداً مفعول بہ، رَأَى فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، مُذْ مبتدا، يَوْمَ الْجُمُعَةِ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## "خَلا"

**استثناء کے لیے:** اور اس کا ترجمہ لفظِ سوا، علاوہ، بجز وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ خَلا زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔

## "رُبَّ"

**تقلیل کے لیے:** اور اس کا ترجمہ بہت کم، گاہے گاہے، بسا اوقات وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ (میں نے بہت کم شریف آدمی سے ملاقات کی)۔

**تکثیر کے لیے:** اور اس کا ترجمہ لفظِ بہت سے، کتنے ہی وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِيْ الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (دنیا میں بہت سے کپڑا پہننے والی قیامت کے دن ننگی ہوں گی)

**فائدہ:** رُبَّ کا مجرور و مدخول اکثر نکرہ موصوفہ یا نکرہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

## "رُبَّ" کی ترکیب

رُبَّ کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی دو حالتیں ہیں؛ یا تو مبتدا ہوگا یا مفعول بہ مقدم ہوگا۔

مبتدا ہو، جیسے: رُبَّ فَاعِلِ خَيْرٍ مَذْمُوْمٌ (بہت سے خیر کا کام کرنے والے مذموم ہیں)

**ترکیب:** رُبَّ حرف جر شبیہ بالزائد، فَاعِلِ مضاف، خَيْرٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع مبتدا، مَذْمُوْمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور مفعول بہ مقدم اس وقت ہوگا جبکہ رُبَّ کے بعد کوئی ایسا فعل ہو جس کا مفعول مذکور نہ ہو، تو ترکیب میں رُبَّ کے بعد جو اسم ہوگا اس کو مفعول بہ مقدم بنائیں گے، جیسے: رُبَّ دَرْسٍ طَوِيْلٍ حَفِظْتُ (بہت سے طویل درس میں نے یاد کیے)

**ترکیب:** رُبَّ حرف جر شبیہ بالزائد، دَرْسٍ موصوف، طَوِيْلٍ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب مفعول بہ مقدم، حَفِظَ فعل، تُ ضمیر فاعل، حَفِظَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اور اگر رُبَّ کے بعد کوئی ایسا فعل ہو جس کا مفعول بہ مذکور ہو، تو ترکیب میں رُبَّ کے بعد جو اسم ہوگا اس کو مبتدا بنائیں گے، اور مابعد کو خبر، جیسے: رُبَّ دَرْسٍ طَوِيْلٍ حَفِظْتُهٗ (بہت سے طویل درس کو میں نے یاد کیا)

**ترکیب:** رُبَّ حرف شبیہ بالزائد، دَرْسٍ طَوِيْلٍ مرکب توصیفی ہو کر لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع مبتدا، حَفِظَ فعل، تُ ضمیر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، حَفِظَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## ”حَاشَا“

**استثناء کے لیے:** اور اس کا ترجمہ لفظِ سوا، علاوہ، بجز وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَآءَنِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔

## تمرین (۲۸)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

رُبَّ كَئِيبٍ لَيْسَ تَنْدىٰ جُفُوْنُهُ، وَ رُبَّ نَدِيّ الْجَفْنِ غَيْرُ كَئِيبٍ، وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ، رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، رُبَّ رَجُلٍ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَكْرَمْتُهُ، رُبَّ كَرِيْمٍ جُبَانٌ، رُبَّ زَمِيْلٍ يَتَذَكَّرُ بَعْدَ مَا فَرَغَ، رُبَّ غُلَامٍ عَلَّمَ الْمَجْدَ نَفْسَهُ، ذَهَبَ الْقَوْمُ خَلاَ طُلَّابٍ إِلىٰ دِهْلِيْ، مَا أَكَلْتُ مُذْ أَوْ مُنْذُ الصَّبَاحِ، قَامَ الطُّلَّابُ حَاشَا زَيْدٍ، رُبَّ دَرْسٍ طَوِيْلٍ حَفِظْتُ، وَاللّٰهِ لَأُكْرِمَنَّکَ، مَارَأَيْتُهُ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَرَئَيْتُمْ مَاأَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، مَا رَئَيْتُهُ مُذْ رَجَبَ، جِئْتُ مُذْ دَعَاهُ.

## "مِنْ"

### "مِنْ" چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**ابتداء کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ "سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: سِرْتُ مِنْ مَالِيْغَاؤن إِلىٰ دِيْوْبَنْدْ (میں مالی گاؤں سے دیوبند کی جانب چلا)۔

**بعضیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ بعض، کچھ، سے یا چند وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں نے بعض دراہم لیے)۔

**مقابلہ کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ عوض، بدلہ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: أَخَذْتُ الْعَبْدَ مِنَ الْفَرَسِ (میں نے غلام کو گھوڑے کے عوض خریدا)۔

**تعلیل کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ وجہ سے، سبب وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مِمَّا خَطِيْئٰتِهِم أُغْرِقُوْا (وہ اپنے گناہوں کے سبب ڈبو دیے گئے)۔

**ظرفیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ سے، میں، اندر، پر، میں سے، تک وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْأَرْضِ (انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا)۔

**استعلاء کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ پر وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَ نَصَرْنٰہ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِآیَاتِنَا (اور ہم نے ان کی مدد کی ایسے لوگوں پر جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا)۔

**تبیین کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ "یعنی" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (تم لوگ گندگی یعنی بتوں سے بچو)۔

**تاکید کے لیے** : اور اس کا ترجمہ کچھ نہیں ہوتا ہے جیسے: یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ (اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا)۔

**فائدہ**: کبھی کبھی مِنْ کا ترجمہ لفظ کا، کی، کے وغیرہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے، جیسے: قَرَأْتُ صَفْحَۃً مِنَ الْقُرْآنِ (میں نے قرآن کا ایک صفحہ پڑھا)، رَأَیْتُ مَسْجِدًا مِنَ الْقَرْیَۃِ (میں نے گاؤں کی ایک مسجد دیکھی)، زُرْتُ مَدَارِسَ مِنْ مَدِیْنَۃِ دِیُوبَنْدَ (میں نے شہر دیوبند کے مدرسوں کی زیارت کی)۔

## تمرین (۲۹)

## مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ إِلَی الْکُوْفَۃِ، وَجَدْتُّ مَاجِداً أَفْضَلَ مِنْ سَاجِدٍ، وَکَمْ مِنْ مَلَکٍ فِيْ السَّمٰوٰاتِ، حُجْرَۃٌ مِنَ الْبَیْتِ، أَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ، إِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ، مَا جَاءَ مِنْ بَشِیْرٍ، مِنْھُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ، سُبْحٰنَ الَّذِيْ أَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ، إِبْرَۃٌ مِنَ السَّاعَۃِ، مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا، لَجَعَلْنَا مِنْکُمْ مَلٰئِکَۃً فِيْ الْأَرْضِ یَخْلُفُوْنَ، نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ أَنْبَائِھَا، حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ، مَاتَرٰی فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ.

**فائدہ:** مِنْ بیانیہ اکثر "مَا" مبہمہ اور "مَهْمَا" کے بعد واقع ہوتا ہے، جیسے: وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ (اور ہم کینہ ان کے دلوں سے نکال دیں گے)۔

اور کبھی ان دونوں کے علاوہ کے بعد بھی واقع ہوتا ہے، جیسے: فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ (تم لوگ گندگی سے بچو یعنی وہ گندگی جو بت ہیں)۔

جب مِنْ بیانیہ مَائے مبہمہ کے بعد آئے، تو اس کا ترجمہ دو طرح سے ہوتا ہے:

**پہلا طریقہ:** یہ ہے کہ "مَا" مبہمہ کی جگہ مِنْ بیانیہ کے مدخول کا ترجمہ کریں گے، جیسے: وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ (اور ہم ان کے دلوں سے کینہ نکال دیں گے)۔

**دوسرا طریقہ:** یہ ہے کہ "مَا" مبہمہ کا ترجمہ کرنے کے بعد مِنْ بیانیہ سے پہلے جو بھی ہو اس کا ترجمہ کریں، پھر لفظِ "یعنی" لگا کر مِنْ بیانیہ کے مدخول کا ترجمہ کریں، جیسے: (اور ہم نکالیں گے اس چیز کو جو ان کے دلوں میں ہے یعنی کینہ)۔

## "مَا" مبہمہ اور "مِنْ" بیانیہ کی پہچان

"مَا" مبہمہ اور مِنْ بیانیہ کی پہچان یہ ہے کہ مَا کو ہٹا کر مِنْ کے مدخول کو اس کی جگہ رکھ دیں، تو معنی درست ہو جائے، جیسا کہ مذکورہ بالا مثال سے واضح ہے۔

### تمرین (۳۰)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ، مَهْمَا تَأْتِنَا مِنْ اٰيَةٍ، إِنَّ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْكِتَابِ قُرْآنٌ، اَلَّذِيْ ضَرَبَهُ مِنَ الطَّالِبِ مَاجِدٌ، إِنَّ مَا فِيْ الْأَشْجَارِ مِنَ الطُّيُوْرِ كَثِيْرٌ، مَهْمَا يَأْخُذْ مِنَ الْأَمْرَاضِ فَكُنْ صَابِراً، فَرِحْتُ بِمَا أَهْدَيْتَه مِنَ الزَّهْرِ، نَظَرْتُ إِلىٰ مَنْ نَجَحُوْا مِنَ الطُّلَّابِ، اكْتَفَيْتُ بِمَا أَعْطَيْتَه مِنَ الْمَالِ، فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّر مِنَ الْقُرْآن.

## "عَدَا"

**استثناء کے لیے** : اوراس کا ترجمہ لفظِ علاوہ، سوا، بجز وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَآءَ نِي الْقَوْمُ عَدَا زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی زید کے علاوہ یا زید کے سوا)۔

## "فِيْ"

### "فِيْ" چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**ظرفیت کے لیے** : اوراس کا ترجمہ لفظِ میں، اندر، پر، سے، میں، تک وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: اَلْمَالُ فِيْ الْكِيْسِ (مال تھیلی میں ہے)۔

**استعلاء کے لیے** : اوراس کا ترجمہ لفظِ "پر" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: لَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (میں ضرور بالضرور تم کو کھجور کے درختوں پر لٹکواؤں گا)۔

**تعلیل کے لیے** : اوراس کا ترجمہ لفظِ وجہ سے، سبب وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: اِشْتَرَيْتُ الرُّمَّانَ فِيْ الْمَرَضِ (میں نے بیماری کی وجہ سے انار خریدا)۔

**ابتداء کے لیے** : اوراس کا ترجمہ لفظِ "سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْداً (اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کو قائم کریں گے)۔

**مصاحبت کے لیے** : اوراس کا ترجمہ لفظِ "ساتھ" کے ذریعہ ہوتا ہے، جیسے: قَالَ ادْخُلُوْا فِيْ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ (اور اللہ تعالی فرماوے گا کہ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تم ان کے ساتھ داخل ہو جاؤ)۔

**فائدہ:** کبھی کبھی لفظ "فِيْ" کا ترجمہ کا، کی، کے وغیرہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے، مَدْرَسَةٌ فِيْ الْمِصْرِ (مصر کا مدرسہ) مِنْضَدَةٌ فِيْ الْفَصْلِ (درسگاہ کی تپائی) رِجَالٌ فِيْ الْمَدِيْنَةِ (شہر کے لوگ)

**فائدہ:** فِيْ کبھی "متعلق" اور "بارے" اور "سلسلے" کے معنی میں بھی ہوتا ہے، جیسے: إِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ فِيْ النَّحْوِ (یہ کتاب فنِ نحو سے متعلق ہے)، شَاوَرْتُ

الاُسْتَاذَ فِيْ الذِّهَابِ إِلىٰ دِهْلِيْ (میں نے استاذ محترم سے دہلی جانے کے بارے میں مشورہ کیا)۔

## تمرین (۳۱)

## مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

اَلْـمَالُ فِـيْ الْـكُوْزِ ، سِرْتُ فِيْ النَّهَارِ ، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ، عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِـيْ هِرَّةٍأَمْسَكَتْهَا، كَيْفَ النَّاسُ فِيْ عَالَمِ الْقَمَرِ، سَبُّوْرَةٌ فِيْ الْفَصْلِ، وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا ، فَذَالِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ.

## "عَنْ"

"عَنْ" چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**بُعد اور مجاوزت کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظِ "سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کمان سے پھینکا)۔

**استعلاء کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظِ سے، پر، اوپر وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَمَنْ يَبْخَلُ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهٖ (اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات سے بخل کرتا ہے) أَيْ عَلىٰ نَفْسِهٖ.

**تعلیل کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظِ وجہ سے، سبب سے وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ (اور ہم اپنے معبودوں کو تمہارے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑیں گے)۔

**ابتداء کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظِ "سے" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (اور اللہ وہ ہے کہ اپنے بندوں سے (کی) توبہ قبول کرتا ہے)۔

**فائدہ**: عَنْ کبھی "بارے" اور "طرف سے" کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: سَأَلْتُ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ (میں نے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا)،

أَجَابَ الْمُصَنِّفُ عَنِ الْجُمْهُوْرِ (مصنف نے جمہور کی طرف سے جواب دیا)۔

## تمرین (۳۲)

## مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

سِرْتُ عَنِ الْبَلَدِ، رَغِبْتُ عَنِ الْأَمْرِ، وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ، وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى.

## "عَلٰی"

"عَلیٰ" چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**استعلاء کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ "پر" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)۔

**ظرفیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ میں، اندر، سے، پر، تک وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: إِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ (اگر تم سفر میں ہو)۔

**الصاق کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ "سے، کو وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ عَلٰى زَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)۔

**قرب کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ پاس، نزدیک کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى (یا آگ کے پاس مجھ کو راستہ کا پتہ مل جاوے)۔

**تعلیل کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ وجہ سے، سبب سے وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (اور تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس وجہ سے اس نے تم کو ہدایت دی)۔

**مصاحبت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظ ساتھ، باوجود وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ (اور وہ محبت کے باوجود مال دے)۔

**ابتداء کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظ ''سے'' کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ (کہ جب لوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لیں)۔

**الزام کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظ ''پر'' کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (تم پر روزے فرض کردیے گئے)۔

**فائدۃ**: علی کبھی ''خلاف'' کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (اور ہماری مدد فرما، کافروں کے خلاف)۔

## تمرین (۳۳)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ، فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ، قَدِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ، وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، قَدِمَ مَاجِدٌ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ، وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ، تَزِيْدُ عَطَايَاهُ عَلَى اللَّفْظِ كَثْرَةً، وَهُوَ حُجَّةٌ عَلٰى مَالِكٍ.

## ''حتّٰی''

''حَتّٰی'' چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**غایت کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظ ''تک، یہاں تک کہ'' وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: ذَهَبْتُ حَتَّى السُّوْقِ (میں بازار تک گیا)۔

**مصاحبت کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظ ''ساتھ'' کے ذریعہ ہوتا ہے، جیسے: قَرَأْتُ وِرْدِيْ حَتَّى الدُّعَاءِ (میں نے اپنا وظیفہ دعا کے ساتھ پڑھا)۔

**تعلیل کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظ ''تاکہ'' کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جِئْتُ إِلَيْكَ حَتّٰى أَقْرَأَ الدَّرْسَ (میں تمہارے پاس آیا؛ تاکہ سبق پڑھوں)۔

**ابتداء کے لیے**: اور اس کا ترجمہ لفظ یہاں تک کہ، تا آنکہ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے،

جیسے: أَكَلْتُ السَّمَكَ حَتّٰی رَأْسُهَا (میں نے مچھلی کھائی تا آنکہ اس کے سر کو بھی)

**فائدہ:** حَتّٰی کی تین قسمیں ہیں؛(۱)حَتّٰی جارہ (۲)حَتّٰی عاطفہ (۳)حَتّٰی ابتدائیہ

(۱)**حتّٰی جارہ:** یہ وہ حَتّٰی ہے جو معنی اور عمل دونوں اعتبار سے "إلی" جارہ کی طرح ہوتا ہے، جیسے: نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّٰی الصَّبَاحِ (میں آج رات صبح تک سویا)

(۲)**حتّٰی عاطفہ:** یہ وہ حَتّٰی ہے جو"واوٗ"عاطفہ کی طرح ہوتا ہے، جیسے: قَدِمَ الْحُجَّاجُ حَتّٰی الْمُشَاةُ (حجاج کرام پیدا چلنے والوں کے ساتھ آئے)

(۳)**حتّٰی ابتدائیہ:** یہ وہ حَتّٰی ہے جس کے بعد نیا جملہ یعنی مستانفہ ہوتا ہے، خواہ جملہ اسمیہ ہو، جیسے: فوا عَجَباً حتی كُلَيْبٌ تَسُبُّنِيْ (ہائے تعجب یہاں تک کہ کلیب نامی شخص بھی مجھے گالی دے رہا ہے)

خواہ جملہ فعلیہ ماضیہ ہوں، جیسے: ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حتی عَفَوْا وَّقَالُوْا (پھر ہم نے برائی کے بدلہ میں بھلائی دی یہاں تک کہ وہ خوب پھولے پھلے اور انہوں نے کہا)

خواہ جملہ استقبالیہ ہو، جیسے: شَرِبَتْ أَيُ الابِلُ حَتّٰی يَجِيْءُ الْبَعِيْرُ يَجُرُّ بَطْنَهُ (انہوں نے یعنی بہت سارے اونٹوں نے پانی پیا یہاں تک کہ نو سالہ یا چار سالہ اونٹ بھی اپنا پیٹ گھسیٹتے ہوئے آیا)

## تمرین (۳۴)

## مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

قَضَيْتُ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ فِيْ دِيُوْبَنْدَ حَتّٰی آخِرِ الْيَوْمِ، لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ، سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ، وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰی رَأْسِهَا، اِتَّقِ اللّٰهَ حَتّٰی تَفُوْزَ بِرَضَاهُ، عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا

حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ، مَاتَ النَّاسُ حتی الأنبِيَاءُ، قَدِمَ النَّاسُ حَتی أَمِيْرُهُمْ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حتی يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِه.

## "إلیٰ"

### "إلیٰ" چند معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

**غایت کی انتہا کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "تک، یہاں تک کہ وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلیٰ الْكُوفَةِ (میں کوفہ سے بصرہ تک گیا)۔

**مصاحبت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "ساتھ" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَهُمْ إِلیٰ أَمْوَالِكُمْ (اور تم لوگ ان کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ نہ کھاؤ)۔

**ظرفیت کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ "میں، سے، پر، اندر، تک وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: أَتُهَاجِرُ مِنَ الْأَرْضِ إِلیٰ الْقَمَرِ (کیا تو زمین چھوڑ کر چاند میں چلا جائے گا)

**قرب کے لیے** : اور اس کا ترجمہ لفظِ پاس، نزدیک وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: اِنْتَهَيْتُ إِلیٰ زَيْدٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ الْفَصْلِ (میں زید کے پاس گیا جب کہ وہ درسگاہ میں بیٹھا تھا)

**فائدہ:** کبھی کبھی لفظِ "إلیٰ" کا ترجمہ کا، کی، کے وغیرہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے، جیسے: سَافَرْتُ إِلیٰ الْمَدِيْنَةِ (میں نے مدینہ کا سفر کیا)

### تمرین (۳۵)

### مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلیٰ جَنَاحِكَ، ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلیٰ اللَّيْلِ، لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلیٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ إِلَيْهِ، وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ

قَالَ اِنْتَهَيْتُ إِلىٰ النَّبِيِّ صَلىَّ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ، مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلىٰ الْمَسْجِدِ الْأَقْصىٰ، قَالَ مَنْ أَنْصَارِيْ إِلىٰ اللّٰهِ.

# حروف جارہ کی ترکیب

حروف جارّہ ہمیشہ کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں یا تو وہ فعل مذکور مقدم کے متعلق ہوں گے، جیسے: ذَهَبْتُ إِلىٰ دِلْهِيْ (میں دہلی گیا) اس مثال میں حرف جار الی اپنے مجرور سے مل کر فعل مذکور مقدم ذَهَبْتُ کے متعلق ہے، ذَهَبْتُ فعل بافاعل، إِلىٰ دِلْهِي جار مجرور سے مل کر متعلق ذَهَبْتُ کے، ذَهَبْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

یا فعل مذکور مؤخر کے متعلق ہوں گے، جیسے: عَلَى الرِّيْحِ اَسِيْرُ (میں ہوا پر چلوں گا) اس مثال میں حرف جار عَلٰی اپنے مجرور سے مل کر فعل مذکور مؤخر اَسِيْر کے متعلق، أَسِيْرُ فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

یا جار مجرور فعل یا شبہ فعل محذوف سے متعلق ہوں گے، خواہ ترکیب میں مبتدا سے مؤخر ہوں، جیسے: اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ (مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں) اس مثال میں حرف جار "ب" اپنے مجرور سے مل کر فعل محذوف مقدم کے متعلق ہے، اَلْمَجَالِسُ مبتدا بِالْاَمَانَةِ جار مجرور سے مل کر متعلق فعل محذوف ثَابِتَةٌ کے، ثَابِتَةٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر اسمیہ خبر یہ ہوا۔

یا خبر مقدم ہو، جیسے: فِيْ الْفَصْلِ تِلْمِيْذٌ (درس گاہ میں طالب علم ہے) اس مثال میں حرف جار فِيْ اپنے مجرور سے مل کر فعل محذوف مؤخر کے متعلق ہے، فِيْ الْفَصْلِ جار مجرور سے مل کر متعلق مَوْجُوْدٌ شبہ فعل کے، مَوْجُوْدٌ شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، تِلْمِيْذٌ مبتدا مؤخر، خبر مقدم اپنے مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

**فائدہ:** جس طرح حروف جارہ کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں، اسی طرح ظروف بھی کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں۔

## حروف جارہ زائد کے متعلق ضروری باتیں

**حروف جارہ زائدہ:** وہ حروف جارہ ہیں جو جملے کے معنائے عام کی تاکید کرتے ہیں۔[1]

اور ان کے حذف سے اصلی معنی میں کوئی خلل نہیں آتا ہے، جیسے: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا میں "با" کے بغیر كَفٰى اللّٰهُ شَهِيْدًا اگر کہا جاتا تو اصلی مضمون ادا ہو جاتا، لیکن "با" زائدہ کے لانے سے اس جملہ کے جو ایجابی معنی ہیں وہ مؤکد و پختہ ہو گئے ہیں، بالکل اسی طرح جیسا کہ اس جملہ کو مکرر ذکر کرنے کی صورت میں معنی مؤکد ہوتے ہیں، اور جیسے جملہ " لَيْسَ مِنْ خَالِقٍ اِلَّا اللّٰهُ " کے معنائے عام (منفی معنی) "مِنْ" کے بغیر بھی ادا ہو جاتے ہیں لیکن تاکید کے ساتھ نہیں۔

**حروف جارہ زائد کی تعداد:** مشہور حروف جارہ جو کبھی زائد ہوتے ہیں، چار ہیں؛ بَا، كَاف، لَام، مِنْ

**ترکیب کا طریقہ:** ترکیب کرنے کے وقت ان حروف کو کسی فعل سے متعلق نہیں کریں گے، کیوں کہ ان کا اپنے مجرور سے مل کر کسی عامل سے تعلق نہیں ہوتا ہے، اس لیے ترکیب کرتے وقت ان حروف کو حرفِ جر زائدہ کہہ کر چھوڑ دیں گے، جیسے: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا کی ترکیب اس طرح کریں گے، كفى فعل ماضی، باحرفِ جر زائد، الله لفظاً مجرور

[1] اس لیے کہ حرفِ جر کی زیادتی جملہ کے آغاز اور تکرار کے درجہ میں ہے، اور ظاہر ہے جملے کے تکرار سے اس کے معنی کی تاکید ہوتی ہے، اور یہ حرف جر کی زیادتی بہر صورت تاکید کا فائدہ دے گی، خواہ جملہ کے شروع میں زیادتی ہو، جیسے: بِحَسْبِكَ زَيْدٌ، یا درمیان میں ہو، جیسے: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور خواہ آخر میں ہو، جیسے: اَلْأَدَبُ بِحَسْبِكَ.

اور محلا مرفوع ممیّز، شھیدا تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، کفی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بِحَسْبِکَ زَیْدٌ کی ترکیب بھی اسی طرح کریں گے، با حرف جر زائد، حسب لفظا مجرور اور محلا مرفوع مضاف، ک ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** جب جملے میں جار مجرور آئے اور اس کے بعد کوئی لفظ نکرہ حالت نصبی میں آئے تو عموماً ترکیب میں جار مجرور کو کسی شبہ فعل سے متعلق کر کے حال مقدم اور لفظ نکرہ کو ذوالحال مؤخر بناتے ہیں، جیسے: کَأَنَّکَ تَشْفِيْ مِنْکَ دَاءً مَسَاءَ تِيْ (ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجھے تکلیف دینا تیری بیماری کو شفا دیتا ہے)

**ترکیب:** کَأَنَّکَ حرف مشبہ بالفعل، ک ضمیر اس کا اسم، تَشْفِيْ فعل مضارع، ھی ضمیر مفعول بہ، من حرف جار، ک ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق کَائِنًا شبہ فعل کے، کَائِنًا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال مقدم، مِنْکَ دَاءً ذوالحال مؤخر، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، مَسَاءَ تِيْ مرکب اضافی ہو کر تَشْفِيْ کا فاعل، تَشْفِيْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر کَأَنَّ کی خبر، کَأَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جب جملے میں جار مجرور آئے اور اس سے پہلے کوئی لفظ نکرہ آئے تو عموما ترکیب میں جار مجرور کو کسی شبہ فعل کے متعلق کر کے صفت اور لفظ نکرہ کو موصوف بناتے ہیں، جیسے:
قُلْتُ قَوْلاً بِلاَعِلْمٍ (تو نے بلا دلیل کے بات کہی)

**ترکیب:** قُلْتُ فعل ماضی، ت ضمیر فاعل، قَوْلاً موصوف، ب حرف جر، لا حرف نفی، عِلْمٍ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق کَائِنًا شبہ فعل کے، کَائِنًا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، قُلْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## تمرین (۱)

| | |
|---|---|
| نَافِعٌ (اسم فاعل) نَفْعاً (ف) | نفع دینا |
| سَهْلٌ جمع سُهُوْلٌ | آسان |
| مِنْضَدَةٌ جمع مَنَاضِدُ | تپائی |
| يَشْهَدُ (فعل مضارع) شَهَادَةً (س) | گواہی دینا |
| يَخْشىٰ (فعل مضارع) خَشْيَةً (س) | ڈرنا |
| شَرٌّ جمع أَشْرَارٌ | ناپسندیدہ |

## تمرین (۲)

| | |
|---|---|
| اِنْتَقَلَ مِنْ مَكَانٍ إِلىٰ آخَرَ اِنْتِقَالاً | منتقل ہونا |
| اِعْتَذَرَ إِلَيْهِ اِعْتِذَاراً | کسی کے سامنے عذر پیش کرنا |
| بَغىٰ عَلَيْهِ بَغْياً (ض) | کسی پر ظلم کرنا |
| سَخِرَ بِهٖ وَمِنْهُ سَخْراً وسَخَراً (س) | کسی کا مذاق اڑانا |
| أَثْنىٰ عَلَيْهِ إِثْنَاءً | کسی کی تعریف کرنا |
| أَرْشَدَ أَحَداً إِلىٰ شَيْءٍ إِرْشَاداً | کسی کی کسی چیز کی طرف رہنمائی کرنا |
| خَصَّصْتُ فُلَاناً بِشَيْءٍ خَصًّا (ن) | کسی کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص کرنا |
| سَافَرَ إِلَى مَكَانٍ مُسَافَرَةً | کسی جگہ کا سفر کرنا |

## تمرین (۳)

| | |
|---|---|
| دُعَاءٌ (مصدر) جمع أَدْعِيَةٌ | طلب کرنا، پکارنا، مدد طلب کرنا |
| تَشْهَدُ (فعل مضارع) شَهَادَةً (س،ک) | گواہی دینا |

| | |
|---|---|
| أَلْسِنَتُهُمْ واحد لِسَانٌ | زبان |
| وَأَيْدِيهِمْ واحد يَدٌ | ہاتھ، ہتھیلی |
| وَأَرْجُلُهُمْ واحد رِجْلٌ | پیر |
| دَابَّةٍ جمع دَوَابٌّ | رینگنے والا جانور، سواری کا جانور |
| سَيِّدُ جمع سَيِّدُوْنَ | سردار |
| الْكَهْفِ | کھوہ، غار |
| وَالرَّقِيْمِ (صیغہ صفت) رَقْماً | لکھنا |
| الْفَائِزُوْنَ (اسم فاعل) فَوْزاً (ن) | کامیاب ہونا |
| فَارِغاً (اسم فاعل) فَـرَاغاً وَفُرُوْغاً مِنَ الْعَمَلِ (ن، ف) | کام سے فارغ ہونا |
| فَأَلَّفَ (فعل ماضی) تَالِيْفاً | جوڑنا، ملانا، تالیف کرنا |

## تمرین (۴)

| | |
|---|---|
| الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ جمع مُؤْمِنُوْنَ أَقْوِيَاءُ | طاقتور مؤمن |
| الْمُؤْمِنُ الضَّعِيْفُ جمع مُؤْمِنُوْنَ ضُعَفَاءُ | کمزور مؤمن |
| نَبَّهْتُ (فعل ماضی) تَنْبِيْهاً | باخبر کرنا |
| الْغَافِلِيْنَ (اسم فاعل) غَفْلَةً (ن) | غافل ہونا |
| أَعُوْذُ (فعل مضارع) عَوْذاً (ن) | پناہ مانگنا |
| لاَ يَنْفَعُ (فعل مضارع نہی) نَفْعاً (ف) | نفع دینا |
| لاَ يَخْشَعُ (فعل مضارع نہی) خُشُوْعاً (ف) | عاجزی کرنا، فروتنی کرنا |
| لاَ تَشْبَعُ (فعل مضارع نہی) شَبْعاً (س) | شکم سیر ہونا |

| | |
|---|---|
| لاَ يُسْتَجَابُ (فعل مضارع نفی) اِسْتِجَاباً | جواب دینا، دعا قبول کرنا |
| اَللُّغَةُ جمع لُغَاتٌ | زبان، لینگویج |
| اَلْعَرَبِيَّةُ | عربی زبان |
| اَلْجَرِيْدَةُ جمع جَرَائِدُ | اخبار |
| الصَّالِحَاتِ واحد صَالِحَةٌ | نیک عورت |
| مَضىٰ (فعل ماضی) مُضِياً (ض) | گذرنا |
| جَبَلٌ جمع جِبَالٌ | پہاڑ |
| عَالِيَةٌ (اسم فاعل) عُلُواً (ن) | بلند ہونا |
| قِمَّةٌ جمع قِمَمٌ | چوٹی |
| أَقْصىٰ الْمَدِيْنَةِ | شہر کا آخری حصہ |
| يَسْعىٰ (فعل مضارع) سَعْياً (ف) | کوشش کرنا |
| فِتْيَاتٌ واحد فَتَاةٌ | نوجوان عورت |
| مَدِيْنَةٌ جَمِيْلَةٌ جمع مُدُنٌ جَمِيْلَةٌ | خوب صورت شہر، سٹی |
| بِنَايَاتٌ واحد بِنَايَةٌ | مکان، عمارت |
| وَشَوَارِعُ واحد شَارِع | سڑک |
| مَحلَّاتٌ تِجَارِيَّةٌ جمع مَحَلٌّ تِجَارِيٌّ | منڈی، بڑی دوکان |
| طَائِرَةٌ جمع طَائِرَات | جہاز، پرندہ |

## تمرین (۵)

| | |
|---|---|
| بَقَرَةٌ جمع بَقَرَاتٌ | گائے، بیل |
| صَفْرَاءُ أَصْفَرُ کا مؤنث، جمع صُفْرٌ | زرد رنگ والا |

| | |
|---|---|
| نَدِمَتْ (فعل ماضی) نَدَامَةً (س) | نادم ہونا، شرمندہ ہونا |
| لاَ تَنْفَعُهَا (فعل نفی) نَفْعاً (ف) | نفع دینا، فائدہ پہنچانا |
| اِتَّصَلَتِ (فعل ماضی) اِتِّصَالاً | ملنا |
| السَّفِيْنَةُ جمع سُفُنٌ | ناؤ، کشتی |
| لَغَدْوَةٌ جمع غُدىً وغُدُوٌّ | صبح، دن کا ابتدائی حصہ |
| رَوْحَةٌ رَاحٌ کا اسم مَرَّةٌ، جمع رَاحَاتٌ | سہانی رات |
| جُرْوٌ جمع جِرَاءٌ وأَجْرٍ | کتے رشیر کا بچہ |

## تمرین (۶)

| | |
|---|---|
| سَادَةٌ ج سَادَاتٌ | بزرگی، شرافت، سرداری |
| الْفُقَهَاءُ واحد فِقْهٌ وَفَقَهٌ فَقِيْهٌ | بہت سمجھدار، ذکی عالم، علم فقہ کا جاننے والا |
| الْمُلُوْكِ ج مَلْكاً ومِلْكاً (ض) | مالک ہونا، غالب ہونا |
| مُكْرَمُوْنَ (اسم مفعول) إِكْرَاماً | عزت کرنا |
| الدَّجَاجَةُ جمع دُجَجٌ | مرغی |
| فُرُوْخِهَا واحد فَرْخٌ | پرندہ کا بچہ |
| النَّجْدَيْنِ نَجِدٌ کا تثنیہ ہے، جمع نِجَادٌ | بلند زمین، بلند راستہ |
| أُحِلَّ (فعل ماضی) إِحْلالاً الشَّيْءَ | حلال کرنا |
| حُرِّمَ (فعل ماضی) تَحْرِيْماً | حرام کرنا |

## تمرین (۷)

| | |
|---|---|
| هُدِيَ (فعل ماضی مجہول) هِدَايَةٌ (ض) | رہنمائی کرنا |

| | |
|---|---|
| أَسْتَيْقِظُ (فعل مضارع) اِسْتِيْقَاظاً | نیند سے بیدار ہونا |
| اِنْكِحُوْا (فعل امر) نَكْحاً (ف) | نکاح کرنا |
| أَحْسَنُ (اسم تفضیل) حُسْناً (ک) | خوب صورت ہونا |
| قَصَصٌ واحد قِصَّةٌ | قصہ، کہانی |
| مَصَّ (فعل ماضی) مَصًّا (ن) | چوسنا |
| ثَدْيٌ | پستان |
| اَلْقَلَمُ الْأَحْمَرُ | لال قلم |

## تمرین (۸)

| | |
|---|---|
| ظَبْيٌ جمع أَظْبِيَا | ہرن |
| اِنْتَشَرَ (فعل ماضی) اِنْتِشَاراً | پھیلنا |
| اَلْأَخْبَارُ الْكَاذِبَةُ | جھوٹی خبر |
| لُبٌّ جمع أَلْبَابٌ | عقل |
| حَسَنَاتٌ واحد حَسَنَةٌ | نیکی، نیکیاں |
| اُسْتُرْ (فعل امر) سَتْراً (ن) | چھپانا |
| هَنَا | شرمگاہ |
| حَيٌّ | محلّہ |
| الطَّبِيْبَاتُ واحد طَبِيْبَةٌ | ڈاکٹرنی |
| اَلْمُسْتَشْفىٰ | ہسپتال |
| اَلْكَلِمَاتُ الْجَدِيْدَةُ | نئے الفاظ |
| سِجِّلَاتٌ واحد سِجِلَّةٌ | رجسٹر |

| | |
|---|---|
| نَبْطِشُ (فعل مضارع) بَطْشاً (ض) | پکڑنا |
| لا یُعْطِیْ (فعل نفی) اِعْطَاءً | دینا، عطا کرنا |

## تمرین (۹)

| | |
|---|---|
| لَأَجِدُ (فعل مضارع) وُجُوْداً (ض) | پانا، ضائع ہونے کے بعد کامیاب ہونا |
| الْبِقَاع واحد بُقْعَةٌ | زمین کا ٹکڑا |
| اِتَّبِعُوْا (فعل امر) اِتِّبَاعاً | پیروی کرنا |
| بُخْتَ نَصَّرُ | ایک بادشاہ کا نام |
| قَلَنْسُوَةٌ جمع قَلانِسٌ | ٹوپی |

## تمرین (۱۰)

| | |
|---|---|
| أَعْطَيْنَا الشَّيْءَ إِعْطَاءً | کسی کو کوئی چیز دینا |
| اَلْكَوْثَرَ | خیر کثیر، جنت کی ایک نہر کا نام |
| آیاتٌ واحد آیةٌ | نشانیاں |
| تَغْرُبُ غُرُوْباً (ن) | ستارہ کا غائب ہونا، ڈوبنا |
| مُنْطَلِقٌ (اسم فاعل) اِنْطِلَاقاً | چلنے والا، منتقل ہونا |
| لَمَثُوْبَةٌ | جزاء، اعمال کا بدلا |
| الْكُنُوْزُ واحد كَنْزٌ | خزانہ |
| مَفَاتِيْحَهٗ واحد مِفْتَاحٌ | چابی |
| لَتَنُوْءُ نَاءَ بِهٖ نَوْءًا (ن) | بوجھل کرنا، جھکا دینا |
| بِالْعُصْبَةِ جمع عُصَبٌ | جماعت، گروہ |

| | |
|---|---|
| اِحْتَرَمْتُ (فعل ماضی) اِحْتِرَاماً | احترام کرنا |
| الخُلُقُ جمع أخْلَاق | طبعی خصلت، عادت |
| لَيْلَةُ الْقَدْرِ جمع لَيَالِيْ | شبِ قدر |
| تَنْطِقُوْنَ (فعل مضارع) نَطْقاً و نُطُوْقاً و مَنْطِقاً (ض) | بولنا |
| مُجْتَهِدٌ (اسم فاعل) اِجْتِهَاداً | محنت کرنا |
| يُوْحىٰ إِلىٰ أَحَدٍ إِيْحَاءً | وحی بھیجنا |
| مُنْحَرِفٌ (اسم فاعل) اِنْحِرَافاً | پھرنا، لوٹنا |
| ظَنُّوْا (فعل ماضی) ظَنّاً (ن) | گمان کرنا |
| مَلْجَأٌ جمع مَلَاجِيْ | پناہ گاہ |
| يُسَاقُوْنَ (فعل مضارع) سَوْقاً (ن) | ہانکنا |

## تمرین (۱۱)

| | |
|---|---|
| الْأَعْرَجُ (صیغہ صفت) عَرَجاً (س) | پیدائشی لنگڑا ہونا |
| جُنَاحَ | گناہ، جرم |
| اِفْتَدَتْ (فعل ماضی) اِفْتِدَاء | اپنی طرف سے فدیہ دینا |
| اِكْرَاهٌ (مصدر) | مجبور کرنا |
| تَبْدِيْلَ (مصدر) | بدل دینا |
| أَصْغَرَ (اسم تفضیل) صَغْراً (س) | چھوٹا ہونا |
| أَهْلَ يَثْرِبَ | مدینہ والے |
| جَلِيْسَ جمع جُلَسَاءُ | ہمنشیں، مصاحب |

| | |
|---|---|
| بُخْلُ الْبَخِيْلِ (مصدر)(س) | بخل کرنا، کنجوسی کرنا |
| بَخِيْلٌ (صیغہ صفت) | |
| اِسْرَافُ الْمُسْرِفِ (مصدر) | زیادہ خرچ کرنا |
| تَبْذِيْرٌ (مصدر) | فضول خرچی کرنا |
| تَقْتِيْرٌ (مصدر) | خرچ میں تنگی کرنا، بخل کرنا |
| مَخْذُوْلٌ (اسم مفعول)خُذْلَانًا (ن) | مدد چھوڑ دینا |
| قَضَيْتَ (فعل ماضی)قَضَاءً (ض) | پورا کرنا |
| لَعِبَ (فعل ماضی)لَعِباً (س) | کھیلنا |

## تمرین (۱۲)

| | |
|---|---|
| الدَّكَاكِيْنُ واحد دُكَّانٌ | دوکان |
| اَلْحَيَّةَ جمع حَيَّاتٌ | سانپ |
| اَلتُّجَّارُ واحد تَاجِرٌ | تجارت کرنے والا |
| الشَّأْيَ الْحَارَّ | گرم چائے |
| اَلْأَطْفَالُ واحد طِفْلٌ | بچہ |
| بِالْكُرَةِ الْقَدَمِ | فٹ بال |
| اَلْقَهْوَةَ | چائے |
| اِسْتَيْأَسَ (فعل ماضی)اِسْتِيْآساً | مایوس ہونا |
| اِشْتَعَلَتِ (فعل ماضی)اِشْتِعَالاً | بھڑکنا |
| اَلنَّارُ جمع نِيْرَان | آگ |
| نِسْوَةٌ جمع نِسَاءٌ | عورت |

## تمرین (۱۳)

| | |
|---|---|
| الرِّسَالَةُ جمع رِسَالَاتٌ | پیغام، خط، رسالہ |
| أَعَدَّ (فعل ماضی) إِعْدَاداً | تیار کرنا |
| أَهْلَكَ (فعل ماضی) إِهْلَاكاً | ہلاک کرنا، برباد کرنا |
| يَعْصِمُكَ (فعل مضارع) عِصْمَةً (ض) | حفاظت کرنا |
| يَحْكُمُ (فعل مضارع) حُكْماً (ن) | فیصلہ کرنا |
| لَا تَسْجُدُوْا (فعل نہی) سُجُوْداً (ن) | سر جھکانا، سجدہ کرنا |
| سِرٌّ جمع أَسْرَار | راز، پوشیدہ بات، بھید |
| وَجَهْرَكُمْ وَجَهَارَةَ الْأَمْرَ (مصدر) (ف) | اعلان کرنا |
| بَلَدٌ آمِنٌ جمع بِلَاد | شہر |
| آمِنٌ (اسم فاعل) أَمْناً (س) | مأمون ہونا |
| وَارْزُقْ (فعل امر) رِزْقاً (ن) | روزی دینا |
| التَّوَّابِيْنَ واحد تَوَّابٌ | خوب توبہ کرنے والا |
| لِمُتَطَهِّرِيْنَ واحد مُتَطَهِّرٌ | خوب پاک صاف |
| طَيِّبٌ جمع طَيِّبُوْنَ | پاک، عمدہ |
| بَوَائِقَةٌ واحد بَائِقَةٌ | فتنہ، مصیبت |

## تمرین (۱۴)

| | |
|---|---|
| أَسَاتِذَتِيْ واحد أُسْتَاذ | استاذ، معلم |
| فَرَقْنَا (فعل ماضی) الشَّيْءَ فَرْقاً (ن) | پھاڑنا، جدا کرنا |

| | |
|---|---|
| فَأَنْجَيْنٰكُمْ (فعل مضارع) إِنْجَاءً | بچانا |
| أَغْرَقْنَا (فعل ماضی) إِغْرَاقاً | غرق کرنا، ڈبانا |
| اِشْرَحْ (فعل امر) شَرْحاً (ف) | کھولنا، وضاحت کرنا |
| وَيَسِّرْ لِيْ (فعل امر) تَيْسِيْراً | آسان بنادینا |
| وَاحْلُلْ (فعل امر) حَلٌّ (ن، ض) | کھولنا، حل کرنا |
| عُقْدَةٌ جمع عُقَدٌ | گرہ، بند |
| يَفْقَهُوْا (فعل مضارع) فِقْهاً فَقْهاً | اچھی طرح سمجھنا |
| يَشَاءُ (فعل مضارع) شَيْئاً وَمَشِيْئَةً (ف) | چاہنا |
| قَصَدَ (فعل ماضی) قَصْداً (ن) | ارادہ کرنا |
| يُعْرَضُ (فعل مضارع) إِعْرَاضاً | پیش کرنا |
| اِعْتَرَفُوْا (فعل ماضی) بِالشَّيْءِ اِعْتِرَافاً | اقرار کرنا، منانا |
| يَبْسُطُ (فعل مضارع) بَسْطاً (ن) | کشادہ کرنا، کھولنا |
| وَيَقْدِرُ (فعل مضارع) عَلَيْهِ قُدْرَةً (ض) | قادر ہونا |
| تَجْتَنِبُوْا (فعل مضارع) الشَّيْءَ اِجْتِنَاباً | بچنا |
| كَبَائِرَ واحد كَبِيْرَةٌ | بڑا گناہ |
| تُنْهَوْنَ (فعل مضارع) نَهْياً (ف) | روکنا، منع کرنا |
| نُكَفِّرْ (فعل مضارع) تَكْفِيْراً عَنْهُ | کسی سے معاف کرانا |
| سَيِّاٰتِكُمْ واحد سَيِّئَةٌ | برائی، گناہ |

## تمرین (۱۵)

| | |
|---|---|
| زَوَّجَ (فعل ماضی) الشَّيْءَ تَزْوِيْجاً | جوڑنا، ملانا، شادی کرنا |

| | |
|---|---|
| سَمَّانِيْ (فعل ماضی) تَسْمِيَةً | نام رکھنا، نام بیان کرنا |
| وَكَسَوْنَا (فعل ماضی) كَسْواً (ن) | چڑھانا، پہنانا |
| الْعِظَامَ واحد عَظْمٌ | ہڈی |
| لَحْماً جمع لُحُوْمٌ | گوشت |
| مَنَحَ (فعل ماضی) مَنْحاً (ف) | عطا کرنا، دینا |
| وَالْفِطْرَةُ السَّلِيْمَةُ جمع فِطَرٌ | پیدائشی صفت |
| أَلْبَسَكَ (فعل ماضی) إِلْبَاساً | ڈھانکنا، کپڑا پہنانا |
| ظَنَّنِيْ (فعل ماضی) ظَنّاً (ن) | گمان کرنا، خیال کرنا |
| حَسِبْتُكُمَا (فعل ماضی) حِسْبَاناً (ح) | گمان کرنا |
| زَعَمْتُ (فعل ماضی) زَعْماً (ن) | گمان کرنا، دعوی کرنا |

## تمرین (۱۶)

| | |
|---|---|
| أَعْلَمَنِيْ (فعل ماضی) إِعْلَاماً | بتانا، اعلان کرنا |
| ذَكِيَّةٌ جمع ذَكِيَّاتٌ | ذہین، تیز دماغ والی |
| فَأَرُوْنِيْ (فعل ماضی) إِرَاءَةً | دکھانا |
| أَلْحَقْتُمْ (فعل ماضی) إِلْحَاقاً | لاحق کرنا، ملانا |
| كَلَّا | حرف ردع ہے تنبیہ اور زجر کے لیے آتا ہے (ہرگز نہیں) |
| أَخْبَرْتَنِيْ (فعل ماضی) إِخْبَاراً | خبر دینا، بتانا |
| فَاضِلَاتٍ واحد فَاضِلَةٌ | عالمہ |
| سَأُحَدِّثُ (فعل مضارع) تَحْدِيْثاً | بیان کرنا |

| | |
|---|---|
| خَبَّرْتُمُوْنِيْ (فعل ماضی) تَخْبِيْراً | بتانا، کسی کو کوئی بات بتانا |
| أَنْبَاهُمْ واحد نَبَأٌ | خبر |
| أَرَأَيْتَ (فعل ماضی) إِرَاءَ ةً | دکھانا |
| يُدْرِيْكَ (فعل مضارع) إِدْرَاكاً | بتانا، پانا |

## تمرین (۱۷)

| | |
|---|---|
| يَغْفُلُ (فعل مضارع) غَفْلَةً (ن) | غافل ہونا |
| يَتَمَرَّنُ (فعل مضارع) تَمَرُّناً | مشق کرنا |
| سَمَحَ (فعل ماضی) سَمْحاً (ف) | سخاوت کرنا |
| وَصَلَ (فعل ماضی) وُصُوْلاً (ض) | پہنچا |
| يُوَاظِبُ (فعل مضارع) مُوَاظَبَةً عليهِ | پابندی کرنا |
| أَتىٰ (فعل ماضی) إِتْيَاناً (ض) | آنا |
| اِعْتَذَرَ (فعل ماضی) اِعْتِذَاراً إِلىٰ أَحَدٍ | عذر پیش کرنا |
| يَمِيْلُ (فعل مضارع) مَيْلاَناً إِليهِ (ض) | مائل ہونا |
| اَلْحَضَارَةُ الْغَرْبِيَّةُ | مغربی تہذیب |
| اَلْعَصْرُ الرَّاهِنُ | موجودہ زمانہ، عصر حاضر |
| سَلَّمَ (فعل ماضی) تَسْلِيْماً وَسَلاَماً | سلام کرنا |
| رَغَّبَ (فعل ماضی) تَرْغِيْباً | خواہش دلانا |
| يَعْتَمِدُ (فعل مضارع) اِعْتِمَاداً | بھروسہ کرنا |
| أَحْسِنْ (فعل امر) إِحْسَاناً | نیکی کرنا |
| يَتَقَرَّبُوْنَ (فعل مضارع) تَقَرُّباً إِليهِ | نزدیکی حاصل کرنا |

| | |
|---|---|
| اِلْتَحَقَ (فعل ماضی) اِلْتِحَاقاً | لاحق ہونا |
| يَسْخَرُ (فعل مضارع) سَخْراً (س) | مذاق اڑانا |

## تمرین (۱۸)

| | |
|---|---|
| يَبْكُوْنَ (فعل مضارع) بُكَاءً (ض) | رونا |
| خَائِفاً (اسم فاعل) خَوْفاً (س) | ڈرنا |
| يَتَرَقَّبُ (فعل مضارع) تَرَقُّباً | انتظار کرنا |
| مَرَحاً (مصدر) (س) | اترانا |
| صَفّاً صَفّاً (مصدر) (ن) | لائن لگانا |
| يَتَلَاوَمُوْنَ (فعل مضارع) تَلَاوُماً | ایک دوسرے کو ملامت کرنا |
| غَضْبَانَ (مصدر) (س) | غصہ ہونا |
| أَسِفاً (فعل ماضی) أَسَفاً عَلَيْهِ (س) | غمگین ہونا، افسوس کرنا |
| فَنَادَتْهُ (فعل ماضی) مُنَادَاةً | پکارنا، آواز دینا |
| أَفَتَأْتُوْنَ (فعل مضارع) إِتْيَاناً (ض) | آنا |
| الضُّيُوْفُ واحد ضَيْفٌ | مہمان |
| الْمُضِيْفُ جمع مُضِيْفُوْنَ | میزبان |
| حَارًّا حَرَارَةً (ض) | گرم ہونا |
| فَرِحُوْنَ واحد فَرِحٌ | خوش عیش |
| لَا تَعْثَوْا (فعل نہی) عُثُوّاً (ن) | فساد کرنا |
| اِصْطَادَ (فعل ماضی) اِصْطِيَاداً | شکار کرنا |
| الصَّيَّادُ جمع صَيَّادُوْنَ | شکار کرنے والا |

| | |
|---|---|
| اَلْغَزْلَانِ تثنیہ، واحد غَزَالٌ | ہرن |
| يَخْتَبِئُ (فعل مضارع) اِخْتِبَاءً | چھپنا |
| حُلَّتِهِمْ جمع حُلَلٌ | جوڑا، ڈریس |
| اَلنَّظِيْفَةُ جمع نَظِيْفَاتٌ | صاف ستھری |
| ضِفَّةٌ جمع ضِفَافًا | کنارہ، ساحل |
| سُكْرٰى واحد سَكْرَان | مدہوش |
| اِسْتَيْقَظْتُ (فعل ماضی) اِسْتِيْقَاظًا | بیدار ہونا |

## تمرین (۱۹)

| | |
|---|---|
| رَحْمَةٌ (مصدر) (س) | رحم کرنا |
| لِلْعٰلَمِيْنَ واحد عَالَمٌ | دنیا |
| اَلْبَلَاغُ (مصدر) | پہنچانا |
| لَا يُكَلِّفُ (فعل مضارع منفی) تَكْلِيْفًا | کسی کو مکلّف بنانا، کسی کے سپرد کوئی کام کرنا |
| وُسْعَهَا | طاقت وقوت |
| مَا سَعٰى (فعل ماضی) سَعْيٌ (ف) | کوشش کرنا |
| هَالِكٌ (اسم فاعل) هَلَاكًا (ض) | برباد |
| وَجْهُهٗ جمع وُجُوْهٌ | چہرا |
| جُنُوْدٌ جمع جُنْدٌ | لشکر، فوج |
| تَمَسَّنَا (فعل مضارع) مَسًّا (س) | چھونا |
| اَلنَّارُ جمع نِيْرَانٌ | آگ |
| مَعْدُوْدَةٌ (اسم مفعول) عَدًّا (ن) | شمار کرنا، گننا |

| | |
|---|---|
| تَتْبِيْبٌ (مصدر) | ہلاک کرنا |
| تَخْسِيْرٌ (مصدر) | نقصان کرانا، ہلاک کرنا، گمراہ کرنا |
| شَكَا (فعل ماضی)شَكْواً وَشِكَايَةً اِلَيْهِ | شکایت کرنا |
| اَلْفَلّاحُوْنَ واحد فَلّاحٌ | کسان |
| اَلْقَمْحُ جمع قُمُوْحٌ | گیہوں |
| يَنْمُوْا (فعل مضارع)نُمُوًّا (ن) | بڑھنا |

## تمرین (۲۰)

| | |
|---|---|
| بُرْهَةٌ | تھوڑی دیر |
| ثَلْجٌ جمع ثُلُوْجٌ | برف |
| عَادِلٌ (اسم فاعل)عَدْلاً (ض) | انصاف کرنا |
| مُسْتَطِيْرٌ (اسم فاعل)اِسْتِطَاراً | چھپنا |
| يَبِيْتُوْنَ (فعل مضارع)بَيْتاً (ض) | رات گذارنا |
| عَاكِفِيْنَ (اسم فاعل)عَكْفاً على الْأَمْرِ | منع کرنا، کسی چیز پر رو کے رکھنا |
| حَرَضاً (مصدر)(س) | مرض فاسد میں مبتلا ہونا، دبلا ہونا |
| فَارِغٌ (اسم فاعل)فُرُوْغاً (ن) | فارغ ہونا، خالی ہونا |
| خَاضِعِيْنَ (اسم فاعل)خُضُوْعاً (ف) | عاجزی کرنا |
| أَوْصَانِيْ (فعل امر)إِيْصَاءً | وصیت کرنا |

## تمرین (۲۱)

| | |
|---|---|
| سَيَهْدِيْنِ (فعل مضارع)هِدَايَةً (ض) | راہ دکھانا |

| | |
|---|---|
| لَذَائِقُوْا (فعل امر) ذَوْقاً (ن) | چکھنا |
| الْعَذَابُ الْأَلِيْمُ | سزا، دردناک سزا |
| نَاسِخٌ (اسم فاعل) نَسْخاً (ف) | بدلنا، نسخ کرنا |
| شَرَائِعَ واحد شَرِيْعَةٌ | شریعت |
| قَاطِعٌ (اسم فاعل) قَطْعاً (ف) | کاٹنا |
| الْأَشْجَارُ واحد شَجَرٌ | درخت |
| مُوْرِقَةٌ (اسم فاعل) اِيْرَاقاً | پتہ والا ہونا |
| الْأَزْهَارُ واحد زَهْرٌ | پھول |
| مُتَفَتِّحَةٌ جمع مُتَفَتِّحَاتٌ | کھلی ہوئی |
| مُهْمِلٌ جمع مُهْمِلُوْنَ | لاپرواہ |
| سَاطِعَةٌ (اسم فاعل) سَطْعاً (ف) | روشن ہونا |
| الطُّيُوْرُ واحد طَيْرٌ | پرندہ |
| مُغَرِّدَةٌ (اسم فاعل) تَغْرِيْداً | چہچہانا |

## تمرین (۲۲)

| | |
|---|---|
| مَجْمُوْعٌ (اسم مفعول) جَمْعاً (ف) | جمع کرنا اکٹھا کرنا |
| مَرْضِياً جمع مَرْضى | پسندیدہ |
| مُفْتَرىً (اسم مفعول) اِفْتِرَاءً | جھوٹ گھڑنا |
| مُفَصَّلاً (اسم مفعول) تَفْصِيْلاً | کھولنا، وضاحت کرنا |
| مَآب (اسم ظرف) أَوْباً (ن) | لوٹنا |
| مُفَتَّحَةٌ (اسم مفعول) فَتْحاً (ف) | کھلا ہوا |

| | |
|---|---|
| نَوَافِذُهَا واحد نَافِذَةٌ | کھڑکی |
| خُلُقُهُ جمع أَخْلَاق | اخلاق وکردار |
| اللَّئِيْمُ جمع لِئَامٌ | کمینہ |
| الْمَذْمُوْمُ جمع مَذْمُوْمُوْنَ | قابلِ مذمت، ناپسندیدہ |
| خِصَالُهُ واحد خَصْلَةٌ | خصلت، عادت، طریقہ |
| مَكْرُوْهٌ جمع مَكْرُوْهُوْنَ | ناپسندیدہ |
| مَبْغُوْضٌ جمع مَبْغُوْضُوْنَ | ناپسندیدہ |
| لَدىٰ (ظرف مکان) | پاس، نزدیک |

## تمرین (۲۳)

| | |
|---|---|
| خَلْقاً (مصدر)(ن) | پیدا ہونا |
| بِئْرٌ جمع اٰبَارٌ | کنواں |
| أَعْمَقَ (اسم تفضیل) عُمُوْقاً (س) | گہرا ہونا |
| الْبَحْرِ جمع بِحَارٌ | سمندر |
| أَزْكىٰ (اسم تفضیل) زُكَاءً (س) | نیک وصالح ہونا، ذکی ہونا |
| الْأَحْذَقُ (اسم تفضیل) حَذْقاً (ض، س) | ماہر ہونا |
| أَظْلَمَ (اسم تفضیل)(ض) | زیادہ ظلم کرنا |
| أَطْغىٰ (اسم تفضیل) طُغْيَاناً (س) | سرکش ہونا |
| عَدَاوَةٌ (مصدر) | دشمنی، دوری، بغض |
| أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ | بہترین سانچہ |
| لَا يَحْزُنُهُمْ (فعل نہی) حُزْناً (ن) | غمزدہ کرنا |

| | |
|---|---|
| اَلْفَزَعُ الْاَکْبَرُ | بڑی گھبراہٹ |
| وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ (فعل مضارع تاکید) اِذَاقَةٌ | چکھانا |
| الْاَدْنٰی (اسم تفضیل) دَنَاً وَدُنُوْءٌ (ف،ک) | کمینہ و ذلیل ہونا |
| اَکْرَمَکُمْ (فعل ماضی) اِکْرَاماً | عزت کرنا |
| اَتْقٰکُمْ (اسم تفضیل) تُقٰی (ض) | پرہیز کرنا |

## تمرین (۲۴)

| | |
|---|---|
| لَبِثْنَا (فعل ماضی) لُبْثاً (س) | ٹھہرنا |
| فَوَکَزَهٗ (فعل ماضی) وَکْزاً (ض) | مارنا |
| فَقَضٰی (فعل ماضی) (ض) عَلَیْهِ | پورا کرنا، مار ڈالنا |
| فَقَدَّرَهٗ (فعل ماضی) تَقْدِیْراً | مقرر کرنا، اندازہ کرنا |
| یَسَّرَهٗ (فعل ماضی) تَیْسِیْراً | آسان بنانا |
| اَمَاتَهٗ (فعل ماضی) اِمَاتَةً | مار ڈالنا |
| فَاَقْبَرَهٗ (فعل ماضی) اِقْبَاراً | کسی کے لیے قبر بنانا |
| اَنْشَرَهٗ (فعل ماضی) اِنْشَاراً | دوبارہ زندہ کرنا |
| یَدَّبَّرُوْا (فعل مضارع) اِدَّبُّراً | غور فکر کرنا |
| الرُّمَّانِ واحد رُمَّانَةٌ | انار |
| التُّفَّاحُ جمع تَفَافِیْحُ | سیب |
| یَزْرَعُ (فعل مضارع) زَرَاعَةً (ف) | کھیتی کرنا |
| الْفَلَّاحُ جمع فَلَّاحُوْنَ | کسان |
| الْقَمْحُ جمع قُمُوْحٌ | گیہوں |

| | |
|---|---|
| يَحْصُدُ (فعل مضارع) حَصَادَةٌ (ن،ض) | کھیتی کاٹنا |
| الشَّعِيْرُ واحد شَعِيْرَةٌ | جو |
| دَوَاةٌ جمع دَوِيٌّ وَدُوِيٌّ | دوات |
| إِسْتَمْرَرْتُ (فعل ماضی) إِسْتِمْرَاراً | مسلسل رہنا |
| مُدِيْرٌ جمع مُدِيْرُوْنَ | ایڈیٹر |
| اَلإِحْتِفَالُ جمع إِحْتِفَالاَتٌ | جلسہ |
| نَفَعْنَا (فعل ماضی) نَفْعاً (ف) | فائدہ دینا |

## تمرین (۲۵)

| | |
|---|---|
| أَمْسَكْتُ (فعل ماضی) إِمْسَاكاً | پکڑنا |
| أَهُشُّ (فعل ماضی) هَشًّا (ن) | جھاڑنا، گرانا |
| لاَ تُلْقُوْا (فعل نہی) إِلْقَاءٌ | ڈالنا |
| غَنَمِيْ جمع أَغْنَامٌ | بکری |
| التَّهْلُكَةِ (مصدر) (ض، ف، س) | ہلاک ہونا، مرنا |
| اِهْبِطْ (فعل امر) هَبْطاً وهُبُوْطاً (ض، ن) | اترنا |
| لَتَنُوْءُ (فعل مضارع) نَوْءٌ (ن) | اٹھانا، بوجھل کرنا |
| اَلْعَصَبَةُ جمع عُصَبٌ | مرد یا گھوڑوں یا پرندوں کی جماعت |
| اَلْجُوْعُ (مصدر) (ن) | بھوکا ہونا |
| بَرَيْتُ (فعل ماضی) بَرْياً (ض) | تراشنا، چھیلنا |
| اَلسِّكِّيْنُ جمع سَكَاكِيْنُ | چاقو، چھری |

## تمرین (۲۶)

| | |
|---|---|
| أَصْنَامُكُمْ واحد صَنَمٌ | بت |

## تمرین (۲۷)

| | |
|---|---|
| اَلْأَجَلُ جمع اٰجَالٌ | موت |
| اِیْلَافٌ (مصدر) | عادی ہونا، خوگر ہونا |
| لِتَحْكُمَ (فعل امر) حَكْمًا (ن) | فیصلہ کرنا |
| لَعَادُوْا (فعل ماضی) عَوْدًا (ن) | لوٹنا |
| اَلْمَوَازِیْنُ واحد مِیْزَانٌ | ترازو |
| یَخِرُّوْنَ (فعل مضارع) خَرًّا (ض) | گرنا |
| اَلْأَذْقَانُ واحد ذِقْنٌ | ٹھوڑی |

## تمرین (۲۸)

| | |
|---|---|
| كَئِیْبٌ (صیغہ صفت) كَأْبًا (س) | غمگین ہونا |
| تَنْدیٰ (فعل مضارع) نَدیً (س) | تر ہونا، نمناک ہونا، آنسو بہانا |
| جُفُوْنٌ واحد جَفْنٌ | آنکھ، اوپر کا پپوٹہ، نیام |
| أَشْعَثُ (اسم تفضیل) شَعْثًا (س) | پراگندہ ہونا |
| مَدْفُوْعٌ (اسم مفعول) دَفْعًا (ف) | دور کرنا |
| لَأَبَرَّهٗ (فعل ماضی) اِبْرَارًا | پورا کرنا |
| جَبَانٌ ج جَبَانَاتٌ و جُبَنَاءُ | بزدل |
| اَلْمَجْدُ جمع أَمْجَادٌ | عزت، شرافت، بلندی |

| | |
|---|---|
| مَا أَنْفَقَ (فعل ماضی) إِنْفَاقاً | خرچ کرنا |

## تمرین (۲۹)

| | |
|---|---|
| مَلَکٌ جمع مَلٰئِکَةٌ | فرشتہ |
| نُوْدِيَ (فعل ماضی مجہول) مُنَادَاةً | آواز دینا |
| لَنْ تَنَالُوْا (فعل مضارع) نَیْلاً (ف) | پانا |
| مُمْسِکٌ (اسم فاعل) إِمْسَاکاً | روکنا |
| تَفَاوُتٌ (مصدر) | مختلف ہونا، دور دور رہنا |

## تمرین (۳۰)

| | |
|---|---|
| نَنْسَخُ (فعل مضارع) نَسْخاً (ف) | زائل کرنا، باطل کرنا، مٹانا، بدلنا |
| الطُّیُوْرُ واحد طَیْرٌ | پرندہ |
| تَیَسَّرَ (فعل ماضی) تَیَسُّراً | آسان ہونا |

## تمرین (۳۱)

| | |
|---|---|
| اَلْکُوْزُ جمع أَکْوَازٌ | پیالہ |
| أُسْوَةٌ جمع أُسًی | اقتداء، نمونہ |
| هِرَّةٌ جمع هِرَّاتٌ | بلی |
| لُمْتُنَّنِيْ (فعل ماضی) لَوْماً (ن) | ملامت کرنا |

## تمرین (۳۲)

| | |
|---|---|
| رَغِبْتُ (فعل ماضی) رَغْباً عَنِ الشَّيْءِ | کسی چیز سے اعراض کرنا |
| مُعْرِضُوْنَ (اسم فاعل) إِعْرَاضاً | اعراض کرنا |

## تمرین (۴۳)

| | |
|---|---|
| فَضَّلْنَا (فعل ماضی) تَفْضِیْلاً | فضیلت دینا |
| تَزِیْدُ (فعل مضارع) زِیَادَۃً (ض) | زیادہ کرنا |
| غَفْلَۃٌ (مصدر) (ن) | غافل ہونا، بھول جانا |
| اَلْفُلْکُ جمع فُلُوْکٌ | کشتی |
| عَطَایَا واحد عَطِیٌّ | بخشش |

## تمرین (۴۴)

| | |
|---|---|
| قَضَیْتُ (فعل ماضی) قَضَاءً (ض) | پورا کرنا، گزارنا |
| مَطْلَعٌ (اسم ظرف) طُلُوْعاً (ن) | طلوع ہونا |
| اَلْخَیْطُ (مصدر) (ض) | سینا، دھاگا |
| اَلْأَبْیَضُ ج بِیْضٌ | سفیدی |
| اَلْأَسْوَدُ ج سُوْدٌ | کالا |

## تمرین (۴۵)

| | |
|---|---|
| اِنْتَهَیْتُ (فعل ماضی) اِنْتِهَاءً | جانا |
| ظِلٌّ ج ظِلَالٌ | سایہ |
| أَحَبُّ (اسم تفضیل) حَبًّا (ن) | پسند کرنا |
| وَاضْمُمْ (فعل امر) ضَمًّا (ن) | ملانا |
| أَتِمُّوْا (فعل امر) اِتْمَاماً | پورا کرنا |
| لَیَجْمَعَنَّکُمْ (فعل مضارع) جَمْعاً (ف) | جمع کرنا |